Vol. I
No. 14.



Thursday
19th March, 1953.

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

Price: Eight Annas.

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Thursday, 19*th March*, 1953.

The House met at Five Minutes Past Five of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR].

Starred Questions and Answers

Mr. Speaker : Let us proceed with questions.

COLLECTION OF REVENUE IN OLD JAGIRS

*139 (42) *Smt. S. Laxmi Bai* (*Banswada*) : Will the hon. Minister for Revenue be pleased to state :

(*a*) Whether it is a fact that the revenue is being collected at the old Jagir rates, in Nizampet, Chillergi, Sindoor villages of Banswada taluq, Nizamabad district ?

(*b*) If so, the reasons for not bringing the Jagir rates to the level of Diwani areas in spite of the amalgamation of the above villages ?

چیف منسٹر (شری بی - رام کشن راؤ) - اے - ہاں -

بی - سوال میں جن مواضعات کا ذکر کیا گیا ہے وہ نواب شہاب جنگ کی جاگیر تھے جو پہلے تعلقہ یلا ریڈی میں شامل تھے - انضمام جاگیرات کے بعد جب نئے تعلقوں کی گروپ بندی ہوئی تو انہیں بانسواڑہ تعلقہ میں شریک کیا گیا - اس میں کوئی شک نہیں کہ وہاں کے موجودہ ریوینیوریٹس (Revenue Rates) زیادہ ہیں - جو ریٹس گروپ بندی کے پہلے جبکہ یہ مواضعات تعلقہ یلا ریڈی میں شریک تھے وصول کئے جاتے تھے وہی ریٹس آج یہ مواضعات بانسواڑہ میں شریک کئے جانے کے بعد بھی وصول کئے جا رہے ہیں - سٹلمنٹ کمشنر نے ان ریٹس کو بانسواڑہ کے موجودہ ریٹس کے مساوی کرنے کے لئے تحریک پیش کی ہے - انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ خشکی زمینات کے تحت سے جو سوایل کلاسیفیکیشن (Soil classification) ہوا ہے وہ غلط ہے - یہ تحریک ریوینیو بورڈ کے پاس آچکی ہے - تحریک منظور تو ہو جائیگی - لیکن اس میں کچھ دیر لگے گی -

श्रीमती संगम लक्ष्मीबाओी :—अबतक जो जियादा वसूल कियागया है क्या गव्हर्नमेंट अुसे वापस करेगी ?

شری بی - رام کشن راؤ - ایسا تو طریقه نہیں - پرانے ریٹس کے لحاظ سے جو کچھ عمل ہوا ہے وہ تو ہوچکا - آئندہ جو ریٹس مقرر کئے جائینگے ان پر عمل ہوگا -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - (اپا گوڑہ) - یہ تحریک گورنمنٹ کے پاس کب آئی ؟

شری بی - رام کشن راؤ - مجھے تاریخ یاد نہیں - لیکن عنقریب (شائد ایک مہینے) ہی آئی ہے -

شری داجی شنکر (عادل آباد) - کیا ان مواضعات کے ریٹس میں کمی ہوگی ؟

شری بی - رام کشن راؤ - نئے ریٹس میں کمی ضرور کی جائیگی - جو ریوینیو پرانے ریٹس کے تحت وصول کیا گیا ہے اس میں اب نئے ریٹس کے تحت جو کمی ہونے والی ہے اسکے تحت واپس نہیں کیا جائیگا -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - سٹلمنٹ (Settlement) کے بارے میں مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ باوجود آپکے آرڈر کے وہاں سٹلمنٹ نہیں ہو رہا ہے -

شری بی - رام کشن راؤ - یہ صحیح نہیں ہے - سٹلمنٹ کا کام شروع ہوچکا ہے جو مختلف اسٹیجس سے گذر رہا ہے - کہیں کاغذی کام کی تکمیل کی جاچکی ہے - کہیں پیمائش ہو رہی ہے وغیرہ - یہ تفصیلات میں نے کٹ موشنس اور اس سے قبل بجٹ پر جنرل ڈسکشن کے سلسلہ میں عرض کی ہیں - میں اور زیادہ تفصیلات ہاؤس کے ٹیبل پر رکھنے کے لئے تیار ہوں - آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے بیدر کا ذکر کیا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ وہاں بھی بہت سے مواضعات کی حد تک اعلان ہو چکا ہے - شائد ۱۱ مواضعات کی حد تک کام ہوچکا ہے اور دوسرے مواضعات میں کام جاری ہے - غرض یہ کہ مختلف مواضعات میں کام مختلف اسٹیجس پر ہے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - سٹلمنٹ کا آرڈر دینے کے بعد کام کی تکمیل کے لئے کتنی مدت درکار ہوتی ہے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - یہ بات اسٹاف کی تعداد اور وہاں کے حالات پر منحصر ہے - کام کی تکمیل کے لئے کبھی چھ مہینے کبھی ایک یا دو سال بھی درکار ہوتے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ بیدر میں ۸ - ۹ مہینے سے کام ہو رہا ہے اور کچھ مواضعات کا کام ختم بھی کیا جاچکا ہے -

श्री. अण्णाजीराव गव्हाणे (परभणी) :—क्या चीफ मिनिस्टर साहब यह बता सकते हैं कि वैसे मवाजियात में भी २५ परसेंट टेंपररी रिलीफ दिया गया है ?

شری بی - رام کشن راؤ - ۲۵ فیصدی کا ٹمپرری ریلیف (Temporary Relief) جن جن علاقوں کو حکومت نے دیا ہے وہاں پر وہ لاگو ہوچکا ہے -

श्री. अण्णाजीराव गव्हाणे :—क्या पूरे जैसे-जागीर मवाजियात के लिये यह अहकामात जारी नहीं हुवे हैं ?

شری بی - رام کشن راؤ - جن جن علاقوں کی حد تک جہاں سیٹلمنٹ - سروے
... کے ریمس ریٹ ... ہیں یہ عمل ہو رہا ہے - جن علاقوں کے بارے
میں ... سروے سٹلمنٹ نہیں کی وہاں یہ عمل نہیں ہو رہا ہے -

شری نارائن راؤ نرسنگ راؤ - (بلولی) - کیا وجہ ہے کہ مرہٹواڑہ کے علاقوں
میں تیری ریٹ نہیں دیا گیا ہے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - میں نہیں جانتا کہ آنریبل ممبر کس ضلع سے متعلق
معلومات چاہتے ہیں -

شری نارائن راؤ نرسنگ راؤ - ضلع ناندیڑ متعلقہ ......

Mr. Speaker: This question pertains to Nizamabad district. Let us proceed with the next question.

Shri Ch. Venkatram Rao—Question No. 140 (89).

†(Shri Ch. Venkatram Rao was not present in the House).

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - مسٹر اسپیکر - بس فل ہو گئی ہے اسلئے بہت
سے آنریبل ممبرس دیر سے آسکے - انکے آنے کے بعد موقع دیا جائے -

Mr. Speaker: We shall see afterwards. Next question. Shri G. Hanumantha Rao.

Revenue in Jagir Villages

*141 (121) *Shri G. Hanumantha Rao* (*Mulug*): Will the hon. Minister for Revenue be pleased to state:

(*a*) The maximum and minimum rates of Revenue assessment in the former Jagir villages?

(*b*) Whether there is any difference between the assessment rates of Jagir villages and the adjacent Diwani villages?

(*c*) Whether any reduction was effected in the land revenue rates at the time of or after the abolition of Jagirs?

(*d*) Whether Government would review the whole position of revenue assessment of the former Jagir villages in the light of the compensation paid to the Jagirdars on the basis of their 'net income'?

شری بی - رام کشن راؤ - اے - ریٹس حسب ذیل ہیں -
خشکی زمینات کے لئے میکزمم ریٹس (Maximum Rats) ۵ روپے . باغات ۱۸ روپیے
تری زمین ۳۱ روپیہ ۸ آنہ

†Answer to *140 (89) under Unstarred Questions and Answers.

منیمم ریٹس (Minimum Rates) خشکی ۱ روپیہ ۴ آنہ

باغات ۵ روپیہ -

تری ۱۰ روپیہ -

بی - ھاں ، فرق ھے جسکو دور کرنیکی حکومت کو شاں ھے - ۸۴۹۶ جاگیری مواضعات ھیں جنکے متعلق عام طور پر یہ کہا جاسکتا ھے کہ ریٹس میں فرق ھے - علاقہ دیوانی - اور جاگیرات کے ریٹس یہ ھیں -

علاقہ دیوانی - خشکی	۰ - ۲ - ۴ روپیہ
جاگیرات خشکی	۰ - ۰ - ۵ روپیہ
علاقہ دیوانی باغات	۰ - ۰ - ۱۰ روپیہ
جاگیرات باغات	۰ - ۰ - ۱۸ روپیہ
علاقہ دیوانی تری	۰ - ۰ - ۲۵ روپیہ
جاگیرات تری	۰ - ۸ - ۳۱ روپیہ
خشکی	۰ - ۱۲ - ۰
منیمم ریٹس علاقہ دیوانی خشکی	۰ - ۱۲ - ۰
تری	۰ - ۸ - ۴ روپیہ
باغات	۰ - ۰ - ۳ روپیہ
منیمم علاقہ جاگیرات خشکی	۰ - ۴ - ۱ روپیہ
باغات	۰ - ۰ - ۵ روپیہ
تری	۰ - ۰ - ۱۰ روپیہ -

ان تفصیلات سے ظاھر ھوگا کہ ریٹس میں تفاوق ھے - اور ریٹس علاقہ جاگیرات کے مقابلہ میں علاقہ دیوانی میں کم ھیں -

سی - میں سمجھتا ھوں کہ اسبارے میں کئی مرتبہ تفصیلات پیش کی جاچکی ھیں - ابھی جیسا کہ میں نے ایک آنریبل ممبر کے جواب میں عرض کیا ایک ضلع واری تختہ ھاؤس کے ٹیبل پر رکھدیا جائیگا تاکہ ضلع واری تفصیلات آنریبل ممبرس کو معلوم ھوسکیں - مختصراً جواب یہ ھے کہ ۸۴۹۶ مواضعات کے منجملہ ۳۱۱۷ مواضعات میں میں دیوانی ریٹس لاگو کردئے گئے ھیں - باقی ۵۳۸۱ مواضعات میں ابھی لاگو کرنا ھے -

ڈی - میں نے اس جزو کا مطلب نہیں سمجھا - اگر سوال کا منشاء یہ ھے کہ جاگیرداروں کو جو کمپنسیشن دیا جا رہا ھے وہ ریوینیو اسسمنٹ کو بڑھا کر اسکے لحاظ سے دیا جا رھا ھے تو اس کا جواب یہ ھے کہ ایسا نہیں ھے - ریوینیو اسسمنٹ (Revenue Assessment) کو کم یا زیادہ کرنے کا سوال یونیفارمیٹی (Uniformity) اور اکوالیٹی (Equality) کے اصولوں پر منحصر ھے .. وہ دوسری بنیادوں پر رکھا گیا ھے - اس لئے اس کا کمپنسیشن سے کوئی سمبندھ(संबंध) نہیں ھے -

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ میں آنریبل چیف منسٹر کے سوال کے آخری جزو کی جانب توجہ دلاتا چاہتا ہوں کہ جاگیری مواضعات کے ریٹس دیوانی کے مقابلہ میں دو تین گنے زیادہ ہیں ۔ اس لحاظ سے کیا یہ مناسب نہیں تصور کیا جاتا کہ ان جاگیری مواضعات کے جو معاوضے جاگیر داروں کو دئے جا رہے ہیں اون میں اسی تناسب سے کمی کی جائے ؟

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ جاگیر داروں کو جو معاوضہ دیا جا رہا ہے اس کا کیالکیولیشن (Calculation) اس طرح کیا گیا ہے کہ انکم میں سے کچھ پرسنٹیج کم کرکے ہی یہ معاوضہ دیا جا رہا ہے ۔ اسلئے میں نہیں سمجھتا کہ محض اس وجہ سے کہ جاگیری مواضعات کے ہمارے دیوانی سے زیادہ ہیں لہذا مزید کمی کی جانی چاہئے ۔ ایسا ہوسکتا ہے یا کہ کیونکہ یہ لیجسلیشن (Legislation) کو چینج کرنے کا معاملہ ہے ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ میرا کہنا یہ ہے کہ جو انکم جاگیرداروں کو مل رہی ہے اس میں کمی کی جاسکتی ہے ۔

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ جاگیرات بحال ہوتے تو ایسا ہوسکتا تھا ۔ اب یوں کیا گیا ہے کہ دس سالہ انکم جو آبکاری وغیرہ کے سلسلہ میں تھا اسکو ریڈیوس (Reduce) کرکے ملٹی پل (Multiple) بناکر دیا گیا ہے ۔ بعض جاگیرات پر فوج وغیرہ کے رکھنے کی ذمہ داری تھی ۔ ایسے جاگیرات کو (۶۰) فیصدی کم دیا گیا ہے ۔

شری ورکانتم گوپال ریڈی (میڑچل) ۔ کیا صرفخاص میں سٹلمنٹ (Settlement) کیا گیا ہے ؟ اگر کیا گیا ہے تو کن اصولوں پر کیا گیا ہے ؟

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ سٹلمنٹ ڈپارٹمنٹ کے ذریعہ دیوانی علاقوں میں جو قواعد جاری ہیں انکے لحاظ سے سٹلمنٹ کیا گیا ہے ۔ اگر کوئی غلطی ہوئی ہے تو اسکی اصلاح ہوسکتی ہے ۔

श्री. रंगराव देशमुख (गंगाखेड) :–जिस वक्त जागीरी मवाजियात में दिवानी के मुकाबले में जो जाअिद मालगुजारी वसूल की जारही है अुसको क्यों कम नहीं किया जाता ?.

Mr. Speaker : This question has already been put.

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ جاگیرات میں جو ریٹس ہیں وہ دو تین گنا زیادہ ہیں ۔ بعض مواضعات کو (۲۵) فیصد جو رمیشن (Remission) دیا گیا ہے بقیہ (۵۳۸۱) مواضعات کی حدتک بھی کیوں یہ نہیں دیا جاسکتا ؟

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ ہرجگہ ۲۰ فیصدی کمی کرنے کی جو تجویز ہے ، میں نہیں سمجھتا کہ یہ ان وقت مناسب ہے کیونکہ پراکٹیکل (Practical)

طور پر یہ ممکن نہیں ہے - (۴۰) فیصدی دیہاتوں میں اس کا عمل ہوچکا ہے - کام تیزی سے چل رہا ہے ایک آدھ سال میں سارے مواضعات میں ریٹس (Rates) یکساں ہوجائینگے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - کیا ایکویٹی (Equity) کے لحاظ سے گورنمنٹ یہ ضروری نہیں سمجھتی ؟

شری بی - رام کشن راؤ - ایک سال میں خود بخود ایکویٹی ہوجائیگی -

PREVENTION OF EVICTION OF TENANTS

*142 (141) *Shri G. Sree Ramulu (Manthani)* : Will the hon. Chief Minister be pleased to state :

(*a*) The number of cases instituted under the 'Prevention of Eviction of Tenants Ordinance' in the State during the period of its operation ?

(*b*) The number of cases wherein the landlords were imprisoned or heavily fined ?

(*c*) The names of such landlords district-wise ?

شری بی رام کشن راؤ - اس سوال کے تین اجزاء ہیں - پہلے جزو کا جواب یہ ہے کہ پریوینشن آف ایوکسن آف ٹیننٹس آرڈیننس (Prevention of Eviction of Tenants Ordinance) کے تحت ہوئے اسٹیٹ میں اسکی عمل آوری کے زمانے میں (۴۹۸۱) کیسس ہوئے -

دوسرے جزو کا جواب یہ ہے کہ گلبرگہ ضلع میں ایک لینڈ لارڈ کو ایک ہزار روپیہ جرمانہ کیا گیا - کسی اور جگہ سزا نہیں دیگئی - جزو سی کا جواب یہ ہے کہ جن صاحب کو یہ جرمانہ کیا گیا ہے انکا نام رامچندرا ریڈی دیشمکھ ہے جو مرسے پلی تعلقہ تانڈور ضلع گلبرگہ میں رہتے ہیں -

WATER FOR IRRIGATION

*143 (263) *Shri G. Hanumantha Rao* : Will the hon. Minister for Revenue be pleased to state :

(*a*) Whether it is a fact that under Ghanpuram, Laknavaram Tanks (Mulug taluq) water has been given for irrigation on 26th January 1953 instead of 1st week ?

(*b*) How much tabi 'Tai Bandi' has been made under these tanks respectively ?

(*c*) Is it not a fact that water is available under Laknavaram tank to irrigate 2,500 acres for Tabi ?

(*d*) If so, why less ' Tai Bandi ' has been made ?

شری بی - رام کشن راؤ - جو فیگرس لکھنا ورم پراجکٹ کے بارے میں دریافت کئے گئے ھیں وہ کلکٹر کے پاس سے ابھی وصول نہیں ھوئے ھیں - اگلے ھفتہ میں میں خاص طور پر اس سوال کا جواب دونگا - میں سمجھتا ھوں کہ اس وقت تک کلکٹر کے پاس سے جواب آجائیگا -

FALLOW LANDS AT TUKARAM PROJECT

*144 (264) *Shri G. Hanumantha Rao* : Will the hon. Minister for Revenue be pleased to state :

(*a*) Is it a fact that 10,000 acres of Government land is lying fallow at Tukaram Project in spite of the fact that it was highly recommended by the Agriculture, P.W.D. and Revenue Departments for Paddy cultivation ?

(*b*) If so, why ?

شری بی - رام کشن راؤ - جزو (اے) کا جواب یہ ھے کہ یہ دس ہزار ایکڑ کا فیگر (Figure) صحیح نہیں ھے - چیف انجینیر نے جو تخمینہ کیا ھے صرف تین ھزار ایکڑ ھے - انہوں نے تخمینہ کیا ھے کہ اگر اس پراجکٹ کی تعمیر ھو جائے تو تین ھزار ایکڑ زمین پر آبی کلٹیویشن (Cultivation) ھوسکتا ھے -

جزو بی کا جواب یہ ھے کہ اس پراجکٹ کی تعمیر کے بعد جو تین ھزار ایکڑ زمین قابل کاشت بنائی جاسکتی ھے وہ محصورہ جنگل ھے اور ایسا ایریا ھے جو شکار گاہ کے نام سے موسوم ھے - سررشتہ جنگلات کی رائے یہ ھے کہ اس کو محصورہ سے خارج نہ کیا جانا چاھئے جبتک کہ پی - ڈبلیو - ڈی کی جانب سے کوئی سروے نہ ھو جائے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - کیا یہ وٹ لینڈ (Wet land) نہیں بن سکتا ؟

شری بی - رام کشن راؤ - یہاں اس وقت پراجکٹ نہیں ھے - ایک پرپوزل ھے کہ یہاں پراجکٹ بنایا جائے - چند لوگ ایسے ھیں جو تار دیتے ھیں اور درخواستیں دیتے ھیں کہ یہاں پراجکٹ بنایا جائے - لیکن جب تک پی - ڈبلیو - ڈی اسکی جانچ نہ کرلے یہ نہیں ھوسکتا -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - کیا یہاں پراجکٹ بنانے کی کوئی اسکیم ھے ؟

شری بی - رام‌کشن راؤ - پراجکٹ کے لئے جو تخمینہ کیا گیا ہے وہ بہت بڑا ھے اور خرچے کے مقابلے میں اسکے فوائد اتنے زیادہ نہیں ھیں - اسلئے فی الحال کوئی اسکیم نہیں ھے - جو آمدنی اسکے ذریعہ سے ھو سکتی ھے وہ اتنی کم ھے کہ خرچ کے تناسب سے ٹھیک نہیں بیٹھتی -

شری جی - ھنمنت راؤ - کیا سروے کیا گیا ھے ؟

شری بی - رام‌کشن راؤ - تفصیلی سروے نہیں کیا گیا ھے -

شری جی - ھنمنت راؤ - تفصیلی سروے کب کیا جائیگا ؟

شری بی - رام‌کشن راؤ - یہ پی - ڈبلیو - ڈی کے زیر غور ھے -

شری جی - ھنمنت راؤ - کیا فائیو ایر پلان (Five-Year Plan) میں اسکو شریک کیا گیا ھے -

شری بی - رام‌کشن راؤ - فائیو ایر پلان میں اسکو نہیں رکھا گیا ھے -

ایک آنریبل ممبر - ریزرو فارسٹ (Reserve Forest) کو محصورہ سے نکالکر تری کاشت کے قابل بنایا جائے تو کیا برا ھے ؟ گورنمنٹ کی پالیسی کیا ھے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - یہ کوئی دور اندیشی کی پالیسی نہیں کہلائی جائیگی اس طریقہ سے ملک کو مفلس بنانا ھے - بصورت موجودہ ملک میں جنگل کا پرسنٹیج خود کم ھے - ملک کے لئے فارسٹ کی شدید ضرورت ھے - فارسٹ کی مزید توسیع پر غور کرنا چاھئے نہ کہ اسکو گھٹایا جائے -

شری جی - سری راملو - لیکن اریگیشن پرپز (Irrigation purpose) کے لئے دینے میں کیا نقصان ھوسکتا ھے ؟ کیا منتھنی میں ایسا کیا جاسکتا ھے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - میں نے عرض کیا کہ جنگل ملک کی دولت ھے منتھنی میں جو جنگل ھے اسکے ٹکڑے ٹکڑے کرکے اس میں قحط زدہ کاشتکاروں کو نہیں بسایا جاسکتا -

شری گنپت راؤ واگھمارے (دیگلور - محفوظ) - کیا ان رقبوں کو جو جنگل نہیں ھیں اریگیشن میں تبدیل کیا جاسکتا ھے یا محصورہ میں شامل کیا جاسکتا ھے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - آنریبل ممبر جس ضلع سے آئے ھیں وھاں فارسٹ موجود ھی نہیں ھے - گورنمنٹ کی پالیسی تو یہ ھے کہ جن کے پاس زمین ھے ان سے حاصل کرکے اسکو فارسٹ میں شامل کیا جائے -

Mr. Speaker : This is a hypothetical question.

Shri B. Ramakrishna Rao : That is why I have answered hypothetically.

Unstarred Questions And Answers

Tenancy Cases

*140 (89) *Shri Ch. Venkatram Rao (Karimnagar) :* Will the hon. Chief Minister be pleased to state :

(*a*) The number of tenancy cases which were brought to the notice of Tenancy Commission of Karimnagar, Jagtial and Sultanabad Taluks ?

(*b*) The number of cases settled and the number still pending ?

Shri B. Ramakrishna Rao : (*a*) The total number of cases upto the end of February, 1953 is 513.

(*b*) Out of 513 cases, 211 cases have been disposed of and the remaining 302 are still pending.

Car of Salar Jung Estate

*145 (28) *Shri Syed Hasan (Hyderabad City) :* Will the hon. Chief Minister be pleased to state :

(*a*) Whether it is a fact that the senior member of the Board of Revenue has kept a car belonging to the Salar Jung Estate for his personal use ?

(*b*) Whether it is not a fact that the same car is used by him when he goes on tour to districts in the capacity of the Civil Supply Commissioner and Member of the Board of Revenue ?

(*c*) If so, whether he returns one-fourth of the total mileage he receives as T.A. to the Estate as per rules ?

Shri B. Ramakrishna Rao: (*a*) yes.

(*b*) Government have been informed.

(*c*) There is no such rule in the Estate. He pays the running charges himsielf ; moreover he gets no remuneration for working as Chairman.

Supply of Crockery to State Counsellor

*146 (281) *Shri Syed Hasan :* Will the hon. Chief Minister be pleased to state :

(*a*) Whether it is a fact that rare and expensive crockery was given to the State Counsellor from the Estate of late Salar Jung at a nominal price ?

(b) If so, under whose direction this transaction was made ?

Shri B. Ramakrishna Rao : (a) No.

(b) In view of the above answer, the question does not arise.

TERMINATION OF TENANCY

*147 (290) *Shri G. Sreeramulu :* Will the hon. Minister for Revenue be pleased to state :

(a) Whether and if so who issued orders to the Revenue Officers to keep in abeyance the disposal of "termination of Tenancy" cases instituted under Section 44 of the Tenacy Act of 1950 ?

(b) Whether Government is aware of the hardships caused to petty Pattedars by the above orders ?

(c) Under what authority or Rules such an order was issued ?

Shri B. Ramakrishna Rao : (a) At the instance of the Government the Senior Member, Board of Revenue, has issued instructions to keep in abeyance the disposal of "termination of Tenancy cases" instituted under Section 44 of the Tenancy Act of 1950.

(b) It cannot be denied that the above orders have caused hardships to petty Pattedars, but this step had to be taken as a temporary measure to stop the indiscriminate use of Section 44 of the Tenancy Act.

(c) This question does not arise as it was a matter of staying only which has now been considered under the amending Bill and suitable instructions will follow in view of the fact that there is no longer any necessity to continue staying of cases under Section 44.

GOONDAISM AT CHARMINAR FACTORY

*148 (90) *Shri Ch. Venkatrama Rao :* Will the hon. Minister for Labour be pleased to state :

(a) Whether any incidents of 'Goondaism' occured at Charminar Factory in the month of October or November 1952 ?

(*b*) If so, what steps did the Government take to protect the factory labourers ?

The Minister for Commerce, Industries and Labour (*Shri Vinayak Rao Vidyalankar*) : (*a*) It is a fact that there was trouble near the Charminar Factory in the month of November 1952. It is reported that during mid-day recess on 13-11-1952, some men crowded outside the gates and attempted to force their way into the factory compound. They are reported to have pelted stones at the workers who were leaving the factory at 4 p.m. as a result of which the workers received injuries.

(*b*) It was wholly a matter of law and order and not an industrial dispute in which the Labour Department could intervene.

COLLECTION OF JATRA RENT

*149 (168) *Shri Shrihari* (*Kinwat*) *:* Will the hon. Minister for Local Self-Government be pleased to state :

(*a*) Whether it is a fact that Tahsildar of Kinwat collected Jatra rent at Mandwi in February 1952 but did not remit the amount to the District Board ?

(*b*) If so, what action has been taken in the matter ?

The minister for Local Self Govt. and Labour Housing (*Shri Anna Rao Ganamukhi*) *:* (*a*) This is a fact.

(*b*) The explanation of the Tahsildar has been called by the Collector, Adilabad, for keeping the amount in the Miscellaneous kirdi for such a long time.

SCARCITY OF DRINKING WATER IN BASMAT

*150 (318) *Shri Bhagwanrao Boralkar* (*Basmat—General*) *:* Will the hon. Minister for Local Self-Government be pleased to state :

(*a*) Whether Government are aware of the scarcity of drinking water in Basmath taluka ?

(*b*) The number of applications received in this connection?

(*c*) What steps have been taken by the Government in this regard ?

Shri Annarao Ganamukhi : (*a*) Government are aware of the scarcity of drinking water in Basmat taluka.

(*b*) No application has been received by this Department.

(c) A sum of Rs. 1,50,000 has been sanctioned from the balances of the District Board, Parbhani, for excavating new wells and deepening of the existing wells in Parbhani district including Basmat taluka.

ADVISORY BODIES

*151 (206) *Shri L. K. Shroff* (*Raichur*): Will the hon. Minister for Planning be pleased to state:

(a) Whether any Advisory Bodies have been constituted for enlisting public co-operation in executing the Community Projects?

(b) If so, when were they formed and what are their functions?

(c) How many times have these bodies met since their formation?

(d) What are the recommendations of the Committee for the Munirabad Community Project?

MINISTER FOR AGRICULTURE, SUPPLY, PLANNING AND LEGISLATURE.

(Dr. Chenna Reddy): (a) Yes.

(b) They were formed in November, 1952.

The main function of the Project Advisory Committee is to offer aid and advise for the implementation of the objectives of the Community Projects.

(c) The Nizamsagar Project Advisory Committee met twice and the Project Advisory Committee, Mulug met once. The Tungabhadra Project Advisory Committee is to meet on 23rd March, 1953.

(d) The question does not arise.

DISTRIBUTION OF LAND TO HARIJANS

52 (321) *Shri D. Ramaswamy* (*Nagarkarnool*): Will the hon. Minister for Revenue be pleased to state:

The places and the respective districts where the 77,000 acres of land have been distributed among the Harijans under Laoni Special Rules.

Shri B. Ramakrishna Rao: A statement showing the places and the respective Districts where the 77,000 acres of land have been distributed among the Harijans under Special Laoni Rules is appended.

Statement showing the distribution of Land to Harijans under Special Laoni

STARRED QUESTION NO. 321

Srl. No.	Name of the District		Land distributed under Special Laoni Rules		Places
1	2		3		4
			Acres	*Guntas*	
1.	Nizamabad	..	1121	0	
2.	Nanded ..	..	5531	10	
3.	Nalgonda	..	2201	10	Nalgonda, Devarkonda, Miryalguda, Huzurnagar, Suryapeth, Jangaon, Bhongir, Ramannapeth.
4.	Khammam	..	1379	18	Madhira
			982	2	Borgampahad
			480	38	Yellandu
			775	7	Khammam
	Total	..	3617	25	
5.	Bidar ..	..	169	39	
6.	Parbhani ..	..	176	2	Gangakhed
			4445	0	Jintur
			143	0	Partur
			78	0	Hingoli
			458	0	Kalamnuri
			439	0	Basmath
	Total	..	5739	2	
7.	Adilabad ..	..	2048	0	
8.	Aurangabad	..	5142	0	
9.	Hyderabad	..	1165	18	Hyderabad, Medchal, Shahabad, Ibrahimpatam
10.	Mahbubnagar	..	733	0	Wanparthi Taluq
			1609	0	Mahbubnagar ,,
			51	0	Pargi ,,
			518	0	Achampeth ,,
			180	0	Kalvakurthi ,,
			128	0	Nagarkurnool ,,
			1331	0	Shadnagar ,,
	Total	..	4550	0	

Statement showing the distribution of Land to Harijans under Special Laoni—(Contd.)

Srl. No.	Name of the District		Land distributed under Special Laoni Rules		Places
1	2		3		4
11.	Medak ..	..	4938	6	
12.	Raichur ..	..	235	2	Gadwal
			206	19	Alampur
			10	25	Devdurg
			13	39	Lingsugur
		Total ..	466	5	
13.	Bhir ..	..	337	35	
14.	Osmanabad	..	407	0	
15.	Gulbarga ..	..	2443	2	Chitapur & Yadgir Taluqas.
16.	Warangal	..	1138	0	Mahbubabad
			1358	20	Warangal
			421	22	Mulug
			734	32	Pakhal
		Total ..	3652	34	
17.	Karimnagar	..	459	15	Karimnagar Taluq
			285	36	Sultanabad "
			339	1	Jagtial
			324	15	Sircilla "
			255	15	Huzurabad "
			325	30	Manthani "
			24	32	Parkal "
		Total ..	3014	24	

REJECTION OF NOMINATION PAPERS

53 (24) *Shri Ch. Venkatrama Rao:* Will the hon. Minister for Local Government be pleased to state:

Whether it is a fact that the nomination papers of P.D.F. candidates for Municipal Elections were rejected on the ground that they were Ms. L. A.?

Shri Anna Rao Ganamukhi: The nomination papers of certain Ms. L. A. who were candidates for the Municipal Elections at Nalgonda were rejected by the Returning Officer because they were in receipt of salaries.

Statement showing the Strength of the Officers who know Telugu

Sl. No.	Name of the Officer	Telugu Read	Telugu Write	Telugu Speak
1.	Shri Fiaz Hussain, Director, Social Service Department	Yes	Yes	Yes
2.	Shri Khaja Mahbub Hussain, Dy. Director	No	No	Yes
3.	Shri Babu Rao Varma, Asst. Director	Yes	Yes	Yes
4.	Shri Anant Rao Bodhankar, Spl. Social Service Officer, Nalgonda ..	No	No	Yes
5.	Shri Chalapathi Rao, Social Service Officer, Nizamabad	Yes	Yes	Yes
6.	Shri Gulam Mujthaba Khan, Social Service Officer, Burgumpahad ..	Yes	Yes	Yes
7.	Shri Raghavendar Rao Desai, Social Service Officer, Raichur ..	No	No	No
8.	Shri Prem Raj Mathur, Spl. Social Service Officer, Hyderabad ..	No	No	Yes
9.	Shri Anand Rao, Social Service Officer, Medak	Yes	Yes	Yes
10.	Shri F. J. Mehta, Spl. Social Service Officer, Adilabad	Yes	Yes	Yes
11.	Shri M. A. Hadi, Social Service Officer, Aurangabad	No	No	No
12.	Shri F. A. Ansari, Spl. Social Service Officer, Mananur	No	No	Yes
13.	Shri S. B. Jogalkar, Social Service Officer, Asifabad	No	No	Yes

Sl. No.	Names of the Officer	Telugu Read	Write	Speak
14.	Shri F. A. Faizi, Spl. Social Service Officer, Karimnagar	No	No	No
15.	Shri Anant Rao, Social Service Officer, Osmanabad	Yes	Yes	Yes
16.	Shri Syed Hashim Ali, Spl. Social Service Officer, Yellandu ..	No	No	Yes
17.	Shri Kamala Manohar Rao, Special Social Service Officer, Warangal ..	Yes	Yes	Yes

MEMBERS IN PLANNING COMMITTEES

54 (25) *Shri Ch. Venkatrama Rao :* Will the hon. Minister for Planning be pleased to state :

(*a*) The percentage of members belonging to parties other than the Congress Party in the Planning Committee of each District ?

(*b*) The member of meetings held by these Committees in each district ?

(*c*) The schemes proposed by them and those accepted by the Government so far ?

Dr. Chenna Reddy : (*a*) The nominations on the Committee are not done on party basis. The question of percentage does not therefore arise.

(*b*) The number of meetings held by the various District Planning Committees are as under :

1.	Nizamabad	1
2.	Mahbubnagar	3
3.	Medak	3
4.	Adilabad	1
5.	Nalgonda	7
6.	Karimnagar	1

7.	Warangal	4
8.	Hyderabad	3
9.	Osmanabad	2
10.	Bhir	2
11.	Parbhani	4
12.	Gulbarga	3
13.	Raichur	2
14.	Bidar	Nil
15.	Nanded	Nil
16.	Aurangabad	Nil

(*c*) Because of the immediate necessity of having a plan in response to Government of India's letter in April it was not possible to consult the District Planning Committees and therefore the plans were approved by the Planning Board, itself subdivided into Sub-Committees, on which Districts were represented. The District-wise distribution of the plan is now being made and they will be sent to the District Planning Committees who will fix up all priorities.

TELUGU KNOWING GAZETTED OFFICERS IN SOCIAL SERVICE DEPARTMENT

55 (23) *Shri Ch. Venkatrama Rao:* Will the hon. Minister for Social Service be pleased to state:

(*a*) the Number of Telugu knowing Gazetted Officers in the Social Service Department?

(*b*) Whether it is a fact that officer in-charge of Karimnagar district does not know the local langauge?

The Minister for Social Service (Shri Shanker Dev): (*a*) The number of Telugu knowing Gazetted Officers in the Social Service Department is 14. Statement giving the names of those who can read, write and speak in Telugu is placed on the table of the House.

(*b*) Yes, it is a fact.

Business of the House

Mr. Speaker: Before taking up the motion for Demands, I would like to read out the letter received from the Rajpramukh:

"I receive with great satisfaction the expression of thanks by the Members of the Assembly for the address I delivered to them on 2nd March, 1953".

شری سید حسن - میں اس چیز پر انسٹ (Insist) تو کرنا نہیں چاهتا - لیکن یه عرض کرنا چاهتا هوں که نو بجکر دس منٹ سے اجلاس سروع کیا گیا - اس لئے پورا آدها گهنته سوالات کے لئے ملنا چاهئے - جناب والا ملاحظه فرماسکتے هیں که (۲۰) منٹ کے عرصه میں کتنے سوالات هوسکے هیں -

(Pause)

مسٹر اسپیکر - دوسرے بهی اهم کام هیں - اس لئے سوالات کا وقت ختم هوجائے تو اچها هے -

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - اگر پانچ منٹ اور دے دئے جائیں تو مناسب هوگا -

مسٹر اسپیکر - مجهے ٹائم دینے میں کوئی عذر تو نہیں - لیکن دوسرے بهی کام هیں جنهیں مقرره ٹائم کے اندر ختم کرنا هے -

General Budget—Demands for Grants

Mr. Speaker: Now, let us proceed with the motion for Demands of the Minister for Excise.

منسٹر فار ایکسائز فارسٹس اینڈ کسٹمس (شری وینکٹ رنگا ریڈی)- میں تحریک کرتا هوں که مطالبه نمبر (۳) آبکاری کی بابته مبلغ (۷۸۸۰۰۰۰) روپیه راج پرمکه کے نام اون مدات کے اخراجات کے لئے جو ۳۱ مارچ سنه ۵۴ع کے ختم هونے سے پہلے لاحق هونے ضروری هیں منظور کئے جائیں - اس مطالبه کو راج پرمکه کی سفارش حاصل هے-

Mr. Speaker: Motion moved:

"That a sum not exceeding Rs. 78,80,000 under Demand No. 3 (State Excise Duties) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

شری وینکٹ رنگا ریڈی - میں تحریک کرتا هوں که مطالبه نمبر (۴) اسٹامپس کی بابته (۳۲۸۰۰۰) روپیے راج پرمکه کے نام اون مدات کے اخراجات کے لئے جو ۳۱ مارچ سنه ۵۴ع کے ختم هونے سے پہلے ادا هونے چاهئیں منظور کئے جائیں - اس مطالبه کو راج پرمکهکی سفارش حاصل هے -

Mr. Speaker: Motion moved:

"That a sum not exceeding Rs. 3,28,000 under Demand No. 4 (Stamps) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

شری وینکٹ رنگا ریڈی - میں تحریک کرتا هوں که مطالبه نمبر (٥) جنگلات کی
بابته (۳۴۸۸۰۰۰) روپیه راج پرمکھ کے نام اون مدات کے اخراجات کے لئے جو ۳۱ مارچ
سنه ۵۴ء کے ختم هونے سے پہلے ادا هونے ضروری هیں منظور کئے جائیں - اس مطالبه
کو راج پرمکھ کی سفارش حاصل هے -

Mr. Speaker : Motion moved :

" That a sum not exceeding Rs. 34,88,000 under Demand No. 5 (Forest) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh ".

شری وینکٹ رنگا ریڈی - میں تحریک کرتا هوں که مطالبه نمبر (٦) رجسٹریشن
کی بابته (۴۲۴۰۰۰) روپیه راج پرمکھ کے نام اون مدات کے اخراجات کے لئے جو ۳۱ مارچ
سنه ۵۴ء کے ختم هونے سے پہلے ادا هونے ضروری هیں منظور کئے جائیں - اس مطالبه
کو راج پرمکھ کی سفارش حاصل هے -

Mr. Speaker : Motion moved :

" That a sum not exceeding Rs. 4,24,000 under Demand No. 6 (Registration) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh ".

شری وینکٹ رنگا ریڈی - میں تحریک کرتا هوں که مطالبه نمبر (۹) کروڑ گیری کی
بابته مبلغ (۳۹۸٦۰۰۰) روپیه راج پرمکھ کے نام اون مدات کے اخراجات کے لئے
جو ۳۱ مارچ سنه ۵۴ء کے ختم هونے سے پہلے ادا هونے ضروری هیں منظور کئے جائیں -
اس مطالبه کو راج پرمکھ کی منظوری حاصل هے -

Mr. Speaker : Motion moved :

" That a sum not exceeding Rs. 39,86,800 under Demand No. 9 (Inter State Transit Duties) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh ".

DEMAND NO. 3 (HEAD OF ACCOUNT 8)—STATE EXCISE DUTIES, RS. 78,80,000.

LACK OF PROPER SUPERINTENDENCE OVER STATE EXCISI DUTIES

***Shri Ankush Rao Ghare* (*Partur*) :** Sir I beg to move :

" That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100."

'THE TREE-TO-THE-TAPPER SCHEME' AND EXCISE DUTIES

Shri G. Sreeramulu: Sir, I beg to move:

"That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100."

NON-IMPLEMENTATION OF "TREE-TO-THE-TAPPER SCHEME"

Shri M. Buchiah (Sirpur): Sir, I beg to move:

"That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: It is practically the same as Shri Sreeramulu's cut motion.

Shri M. Butchiah: I do not know what he means by 'The tree-to-the-tapper Scheme.' I feel that the Government failed to implement the scheme.

Mr. Speaker: He must also feel the same.

Shri G. Sreeramulu: The non-implementation of the scheme is too well known to the people.

Mr. Speaker: This cut motion need not be put to vote.

DEPLORABLE LIVING CONDITIONS OF THE TODDY TAPPERS

Shri M. Buchiah: Sir, I beg to move:

"That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100."

POLICY REGARDING AUCTIONS

Shri Mohd. Abdul Rahman (Malakpet): Sir, I beg to move:

"That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100."

CORRUPTION IN EXCISE DEPARTMENT

Shri P. Vasudev (Gajwel): Sir, I beg to move:

"That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100."

EXCISE ADMINISTRATION IN NALGONDA DISTRICT

Shri B. Dharmabiksham (Suryapet—General): Sir, I beg to move:

"That the Grant under Deman dNo. 3 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100."

CONTRACT SYSTEM IN EXCISE DEPARTMENT

Shri K. Venkatrama Rao (Chennakondur): Sir, I beg to move:

"That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100."

ADULTERATION AND POISONOUS DRUGGING OF TODDY AND LIQUORS

Shri K. Ananth Reddy (Balkonda) : Sir, I beg to move :

"That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the Grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100."

DEMAND NO. 4 (HEAD OF ACCOUNT 9)—STAMPS—RS. 3,28,000

LACK OF SUPERINTENDENCE IN THE STAMPS DEPARTMENT

Shri Ankushrao Ghare : Sir, I beg to move :

"That the Grant under Demand No. 4 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the Grant under Demand No. 4 be reduced by Rs. 100."

DEMAND NO. 5 (HEAD OF ACCOUNT 10) —FOREST— Rs. 34,88,000

INEFFICIENCY AND CORRUPTION IN THE FOREST DEPARTMENT IN NIRMAL TALUK

شری گو پی ڈی گنگا ریڈی (نرمل - عام) - میں ڈیمانڈ نمبر (۵) پر یہ کٹ موشن پیش کرتا ہوں کہ مبلغ (۳۴۸۸۰۰۰) کے مطا لبہ آبکاری میں (۲۰۰) روپیے کی کمی کی جائے - کیونکہ میں نرمل تعلقہ کے صیغہ جنگلات کی نااهلیت اور خرابی پر بحث کرونگا -

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 200."

WORKING OF FOREST DEPARTMENT IN WARANGAL DISTRICT

Shri K. L. Narsimha Rao (Aland—General) : Sir, I beg to move :

"That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

" That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100."

POLICY OF PROVIDING FACILITIES TO THE PEASANTS REGARDING FOREST PRODUCTS

Shri B. Krishniah (Khammam—General) : Sir, I beg to move :

" That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

" That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100."

WASTAGE OF FOREST WEALTH OF THE STATE

Shri G. Sreeramulu : Sir, I beg to move :

" That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

" That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100."

AFFORESTATION IN ADILABAD DISTRICT

Shri Daji Shankar Rao : Sir, I beg to move :

" That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

" That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100."

RESUMPTION OF FOREST LAND GIVEN FOR CULTIVATION

Shri P. Vasudev : Sir, I beg to move .

" That the Grant under Demand No, 5 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100."

MALPRACTICES OF FOREST RANGERS

Shri K. Ananth Reddy : I beg to move :

"That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100."

HEAVY RISE IN ESTABLISHMENT CHARGES OF FOREST DEPT.

Shri Ankushrao Ghare : I beg to move :

"That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100."

CURRUPTION IN THE DEPARTMENT

Shri Gopidi Ganga Reddy : I beg to move :

"That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the Grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100."

DEMAND No. 9—Rs. 39,86,800—INTER STATE TRANSIT DUTIES ABOLITION OF EXPORT DUTY

Shri Udhavrao Patil (Osmanabad-General) : I beg to move :

"That the Grant under Demand No. 9 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the Grant under Demand No. 9 be reduced by Rs. 100."

RETRENCHMENT IN CUSTOMS DEPARTMENT

Shri V. D. Deshpande : I beg to move :

"That the Grant under Demand No. 9 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the Grant under Demand No. 9 be reduced by Rs. 100."

Now we shall take up general discussion on these demands. I would like to find out from the House whether we should work without break till 12 noon or whether we should adjourn for half an hour.

Dr. Chenna Reddy : We would like to sit continuously till 12 noon, Sir.

Shri V.D. Deshpande : We have no objection to sit continuously till 12 noon.

Mr. Speaker : All right, we can work till 12 noon.

Shri Annajirao Gavane : We may have a recess for half an hour, Sir and sit till 12 or 12-30 as required.

Shri V.D. Deshpande : That would be better, Sir.

Mr. Speaker : We will adjourn for a recess at 11 and continue till 12-30 or more.

Mr. Speaker : Shri Krishniah.

Shri G. Sriramulu : There seems to be a change in the method of catching the eye of the Speaker, Sir.

Mr. Speaker : The change is because of the complaint that was made by some Members to the effect that they do not get any opportunity to speak. Of course, I found that this is true. I may be wrong in some cases and so I want to give opportunity for those persons who did not have occasions so far to speak. Shri Krishniah.

శ్రీ బి. కృష్ణయ్య:

మిస్టర్ స్పీకర్, సర్,

నేను అడవులలో ఉన్నటువంటి కలప, లేక రైతులకు అవసరమైనటువంటి వస్తువుల నిమిత్తం రైతులకు ఎంతవరకు సౌకర్యాలు ప్రభుత్వం కలిగిస్తోందో దానిమీద మాట్లాడుతాను.

అడవిదగ్గరగా ఉండేటటువంటి రైతులు అడవులోనుంచి కలప, వ్యవసాయ పనిముట్లకు అవసరమైనటువంటిది, తెచ్చుకొనుటకు ప్రభుత్వం అనుమతించింది. కాని అవి సక్రమంగా రైతులకు అక్కడ దొరుకుతున్నాయా అంటే అక్కడ వున్నటువంటి అధికారులు, చౌకీదార్లు వాటిని రైతులకు దొరకనివ్వకుండా చేస్తున్నారు. లంచాలు ఇచ్చినవారికి మాత్రమే అడవులలో ఉన్న వ్యవసాయ పనిముట్లు దొరుకుతుంటాయి. లంచములు ఇవ్వలేని వారు మాత్రం అడవులనుంచి ఏ విధమైన వస్తువులు తెచ్చుకొనుటకు వీలు లేదు.

అడవిప్రక్కన వ్యవసాయముచేసే రైతుల పశువులు అడవిలోకి ఒక అడుగు అవతలకు వెళ్ళితే పట్టుకొని జరిమానాలు వసూలు చేయడం జరుగుతోంది. అయితే ఈ మధ్యన ఖమ్మం ఆ ప్రాంతాలలో వర్షాలు లేక, పంటలు పండక, ప్రజలు తినడానికి తిండి, కట్టడానికి గుడ్డలేక, ఏరకమైన కూలి పనులు లేకుండా బాధలు పడుతున్న రోజుల్లో అడవినుంచి ఎండు కట్టెలు కొట్టితెచ్చి అమ్ముక తినడానికి కూడా అవకాశము లేకపోయింది. అధికారుల వద్దకు రాయబారం వెళ్ళినా ప్రజలకు సౌకర్యములు కలిగించ లేదు. ఒక కావిడి కట్టెలు ఖమ్మం తీసుకు వచ్చినట్లయితే ఫారెస్టు డిపార్టుమెంటు (Forest Department) వారు పట్టుకొని కావిడిని కట్టెలతో సహాతీసుకొని విరగ గొట్టడం, బండబూతులు తిట్టి పంపడం జరుగుతోంది. ఒకవైపు తిండిలేక బాధపడుతూ ఇంకొకవైపున కష్టపడి కొట్టి తెచ్చుకొన్న కట్టెలను అమ్ముకొని ఆ ఫలితాన్ని పొందలేక పోతున్నారు. ఎన్నిసార్లు అధికారులతో చెప్పినా కనీసము అడవులలో ఎండి కూలిపోయిన చెట్ల కట్టెలను అక్కడ రైతాంగము, ప్రజలు వాడుకొనేందుకు నోచుకోలేక పోయారు. ఆ విధంగా అడవులలోని కట్టెలు కొట్టి తెచ్చు కొనేందుకు వీలేలుకుండా పోతోంది.

అడవిప్రక్కన ఉన్న గొల్లలు, వాళ్ళ మేకలను గాని గొఱ్ఱెలను గాని అడవులలో పడకపోయినా సరే చౌకీదార్లు వాళ్ళూ, లంచాలు కాజేయుటకు అవి అడవులలోకి పోకముందే వాటిని లోలుకు రావడం, అడవులలోకి పోయాయని జుర్మానాలు వేయడం చేసారు. ఇటువంటి విషయాలు అధికార్లకు చెప్పుకున్నా మాటవినే పరిస్థితుల్లో లేరు. చౌకీదార్లు చెప్పినది మాత్రమే వింటారు రైతులు చెబితే వినే పరిస్థితిలో ఎవరూ లేరు. ఖమ్మం తాలూకాలో కొందరు రైతులు అడవికివెళ్ళి డబ్బుఇచ్చి కొనుక్కున్న కలపను ఖమ్మం వచ్చిన తరువాత పట్టుకొన్నారు. వారిని అక్కడ ఒక రాత్రి ఉంచారు. ఎంతచెప్పినా చౌకీదార్లు విడువము అని అక్కడ వుంచుట జరిగింది. ఒక రోజల్లా ఖమ్మంలో ఉంచి పశువులకు మేత లేక పోయినా, వాళ్ళకు తిండిలేక పోయినా ఉంచి అవస్థ పెట్టారు. ఈ అటవీ శాఖ ఉద్యోగులు ప్రజలకు తీవ్ర నష్టాన్ని కలుగ జేస్తున్నారు. అక్కడ ఉన్నటువంటి రైతాంగానికి ఏ మాత్రం సహాయం చేయుట లేదు. కాబట్టి నేను ఈ అటవీశాఖ మంత్రిగారిని కోరేదేమిటంటే అక్కడ ఉన్నటువంటి రైతాంగానికి పూర్తి సౌకర్యాలు కలిగించాలని అక్కడ ఏవైతే వ్యవసాయ పనిముట్లు ఉన్నాయో వాటిని రైతులకు ఉచితముగా అడవినుంచి తెచ్చుకొనుటకు అవకాశము కల్పించాలని కోరుతున్నాను.

వర్షాలు లేనిరోజుల్లో అడవులలో గడ్డి దొరుకుతుంది. [illegible]
అడవులలో చెట్ల నీడన గడ్డి పెరుగుతుంది. అడవి ప్రక్కనే వున్న రైతాంగం [illegible]
మేపుకొనుటకు పెళ్ళితే, మేపుకోనివ్వడం లేదు. అక్కడ కరువు పరిస్థితులు ఏర్పడ్డాయి
ఆహారశాఖా మంత్రి గారుకూడా పర్యటన చేశారు.

రైతాంగం పశువులను అడవులలో మేపుకొనుటకు పెళ్ళితే వాటిని పట్టుకొని అటవీశాఖ ఉద్యోగులు వాటి మీద జుర్మానాలు వేశారు అటవీశాఖ మంత్రిగారికి [illegible] రైతులను పూర్తి సౌకర్యాలు కలిగించాలని, అక్కడ వున్న కోయలు, లంబాడీ వారిని అడవులలో పశువులను మేపుకోనివ్వాలని, అక్కడవున్న రైతాంగానికి అడవులనుంచి కట్టెలు కొట్టి తెచ్చుకోవడానికి అవకాశాలు కల్పించాలని కోరుతున్నాను.

పోలీసు యాక్షను (Police Action) తరువాత రిహాబిలిటేషన్ సెంటర్లు (Rehabilitation Centres) ఏవైతే పెట్టారో ఆ సెంటర్లనుండి ప్రజలుతిరిగి వారి ఇండ్లకు పెళ్ళుతున్నారు. వాళ్ళకు ఇళ్ళు కట్టుకొనుటకు కలప దొరుకుట లేదు. అడవిలోనుంచి తెచ్చుకుంటే జుర్మానా విధిస్తున్నారు. ఏదో విధంగా చిన్న చిన్న పంది గుడిసెలు వేసుకొని వాళ్ళు జీవిస్తున్నారు. ఈ విషయాలన్నీ ఇంతకు ముందే ప్రభుత్వ దృష్టికి తీసుక వచ్చారు. ప్రభుత్వానికిచ్చిన మెమోరాండాలలో ఆ విషయాలన్నీ ఉన్నాయి. కాని వాటికి ఏ విధమైనటువంటి సమాధానం ఇంతవరకు చెప్పలేదు. అడవినుంచి సేవనారకూడా తీయడానికి అవకాశాలు లేవు. పేరేనార వారికి లేదు. పశువులను కట్టడానికి, ఇళ్ళు కట్టుకొనుటకు, వ్యవసాయము సాగించడానికి నార చాలా అవసరం. ఆ నారను కూడా తీయడానికి అవకాశం లేకుండా చేశారు కాబట్టి నార, గడ్డి, ఇళ్ళు కట్టుకొనుటకు కలపను ఉచితముగా అక్కడ రైతాంగం తెచ్చుకొనుటకు అవకాశాలు కల్పించాలని కోరుతూ ఇంతటితో విరమిస్తున్నాను.

శ్రీ పెండెం వాసుదేవ్ :

అధ్యక్ష మహాశయా,

ఇప్పుడు ఆబ్కారీ, అటవీశాఖలు రెండింటిమీద తీర్మానాలు ప్రవేశపెట్టాను. నేను నిన్న జరిగిన చర్చలో చెప్పాను. ఇక్కడ ప్రతిపక్ష సభ్యులు ఏవైనా సూచనలు చేసినట్లయితే "ఆది ప్రతిపక్షం వారికి అలవాటు, ఆ విధంగానే చెప్పుచుండెదరు" అని ప్రభుత్వపక్షంవారు ప్రతిఘటించారు. ఆవిధంగా కాకుండా గౌరవ సభ్యులు చెప్పే ప్రతి విషయం ఆలోచించి మంత్రిగారు వాటిపై తగు చర్య తీసుకోవాలని కోరుతున్నాను.

ఈ ఆబ్కారీశాఖ విషయంలో ఇక్కడున్న గౌరవ సభ్యులందరికన్నా ఆబ్కారీ మంత్రిగారికే ఎక్కువ తెలుసు. ఇదివరకు వీరు మామ్లాలు పట్టేవారు. ఈ శాఖలో ఉండే ఉద్యోగ బృందము యొక్క లంచగొండితనం వారికి బాగా తెలుసు, మంచి అనుభవం ఉన్నది. అటువంటివారు ఇప్పుడు ఈ శాఖను చూస్తున్నారు కాబట్టి అందులోని అన్యాయాన్ని, అక్రమాన్ని తొలగించి క్రిందినుంచి పైవరకు వున్న లంచగొండి తనాన్ని నిర్మూలిస్తారని ఆశిస్తున్నాను.

మంత్రిగారు సెలవిచ్చిన ప్రకారం నలగొండ జిల్లాలో నెంబర్లు లేకుండా గీయబడే చెట్లు 3 లక్షలకు పైగా ఉన్నాయన్నారు. భువనగిరిలో ౫౫ వేల చెట్లు గీశారని చెప్పారు. ఈవిధంగా అనుమతిలేకుండా ఈనాడుకూడా లక్షలకొలది చెట్లు ఎందుకు గీయబడుతున్నాయో అనుభవంగల మంత్రిగారు బాగా వివరిస్తే బాగుంటుంది. ముస్తాజర్లు, నంబరు అందాజర్లు, ఇన్స్పెక్టర్లునుంచి పై మొహతమీముల వరకు వారికి తెలియకుండా గీయరని తెలుసు. కాబట్టి క్రిందినుంచి పైవరకు జరుగుతున్న ఈ లంచగొండి తనం చూస్తే వాళ్ళకుండే వాటాలు పుచ్చుకుంటూ, ప్రభుత్వానికి లక్షలకొలది నష్టం కలుగ జేస్తున్నారు. మంత్రిగారు ఈ లంచగొండి పద్ధతిని ఆపుటకు ఏమి స్కీము ఆలోచించారో బోధపడుటలేదు.

భువనగిరి తాలూకాలో ౫౫ వేల చెట్లు నెంబర్లు లేకుండా గీయబడ్డాయి. తురకపల్లి రేంజిలో ఒక ఉదాహారణ చూపిస్తాను. అక్కడ కూచిరెడ్డి అనే ఆయన ౧౯౫౨ లో మామ్లాపట్టి ఎన్నిచెట్లు గీయించారో వాటిని గురించి ఇన్స్పెక్టరుగారు చేసిన పంచనామా చూస్తే తెలుస్తుంది.

చీకటిమామిడి గ్రామంచీలో ౬౭ తాటి, ౪౦౯ ఈతచెట్లున్నాయి. ౧౨–౪–౫౨ న పంచనామా జరిగింది.

పేరవరం గ్రామంలో ౨౦౭ తాటి, ౫౭ ఈతచెట్లున్నాయి. ౧౨–౪–౫౨ న పంచనామా జరిగింది.

జలాల్‌పురంలో ౨౨౫ తాటి, ౬౦ ఈతచెట్లున్నాయి. ౧౩–౪–౫౨ న పంచనామా జరిగింది.

యాలిపురంలో ౨౫ తాటి, 30 ఈతచెట్లున్నాయి. ౧౩–౪–౫౨ న పంచనామా జరిగింది.

సోమాజీపేటలో ౨౨౫ తాటి చెట్లున్నాయి. ౧౩–౪–౫౨న పంచనామా జరిగింది.

అదే విధముగా మాడుచింతల పల్లి, ఉద్దెమర్రి, తామకుంట, మునీరాబాదు, ఉషరుపల్లి, బండకాడిపల్లి, సోలిపేట మొదలగు ౧౨ గ్రామాల్లో ౧,౧౩౨ తాటిచెట్లు, ౩౬౫ ఈతచెట్లు బిలానెంబరు గీయబడ్డాయి. వీటికి పంచనామా జరిగినా వారిమీద చర్య ఎందుకు తీసుకోలేదు. దీనివల్ల ప్రభుత్వానికి రూ. ౧౭,౪౧౫ లు నష్టం వస్తోంది. కూచిరెడ్డిగారు కాంగ్రెసు నాయకుడు పంచనామా అయినప్పటికీ ఆయనమీద చర్య తీసుకోలేదు. కాంగ్రెసు నాయకుల కట్టుబాట్లలో ఉండే రైతులు తాటిచెట్లకు డబ్బు చెల్లించక ఎగనామం పెడుతున్నారు. దీనిపేరేనా స్వరాజ్యం అంటే ? ఆనాటినుండి అనగా జమీందార్ల జాగిర్దార్ల కాలంనుండి ఉన్న సంబంధాలు క్రిందినుంచి పైకి ఈనాటి వరకు ఉన్నాయి. ఇప్పుడు మాకు ఒక లాంటి బడ్జెటు ఇచ్చారు. దీనిని జమీందార్ల జాగిర్దార్ల బడ్జెటు అనక తప్పదు. అటువంటి అక్రమాలు, ఆచారాలు మన సంస్థానంలో తొలగించడానికి తీవ్ర ప్రయత్నం చేయాలని అటవీశాఖ మంత్రిగారిని కోరుతున్నాను.

شری ورکانتم گوپال ریڈی - میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کوچ ریڈی نے کانگریس میں کوئی معاملہ نہیں لیا ہے - اسکے باوجود انکا یہاں نام لیاجارہا ہے - میں یہ چیلنج کرتا ہوں کہ انہوں نے کوئی آبکاری کا معاملہ نہیں لیا - اگر آنریبل ممبر ثابت کرسکتے ہیں تو ثابت کریں -

శ్రీ వాసుదేవు :—

నేను మీకు ఋజువు పరచడానికి సిద్ధంగా ఉన్నాను. [illegible]

شری ورکانتم گوپال ریڈی - میں یہ بول رہا ہوں کہ اونہوں نے آبکاری کا کوئی معاملہ نہیں لیا ہے -

مسٹر اسپیکر - آپ آگے بڑھئے -

శ్రీ వాసు దేవు :—

మామ్లా తీసుకొన్నట్లు రామయ్యా ముంతకిల్ చేశాడు. సభ్యులు కోరిన యెడల వారి అనుమానం తొలగించ గలను.

ఈ సంస్థానం మొత్తంలో ౪౧,౯౨,౧౩౬ ఎకరాల అడివి వున్నది. మెదక్ జిల్లాలో ౧,౯౯,౬౩౨ ఎకరాలున్నది. ఇది మైఫూజా, నీమ్ మైఫూజా, గైర్ మైఫూజా అని మూడురకాలున్నది. గైర్ మైఫూజా విషయంలో గడ్డి కోసుకొనడానికి ప్రభుత్వంనుంచి అనుమతి దొరుకుతుంది. మెదక్ జిల్లాలో గైర్ మైఫూజా భూమి ౨౨ వేల ఎకరాల వరకు వున్నది. అందులో ౧౦ వేల ఎకరాలపై వరకు గడ్డిపోచ లేకుండా, చెట్టు చేమా లేకుండా నాగలితో దున్నేందుకు తగిన భూమి ఉన్నది. ఈ భూమికి అక్కడి ప్రజలు దరఖాస్తులు పంపారు. అది సుబిక్షంగా పండుతుంది. దానిని దున్నుకునే వారికి ఇవ్వవలెనని కోరుతున్నాను. చెట్లుకూడా పెంచవలసినది. ఇటువంటి పట్టణాల్లో వెనుక ముందు చెట్లు ఉంటే ఆరోగ్యకరంగా ఉంటుంది. ఇంతకు ముందు ప్రధాన మంత్రిగారు సెలవిచ్చారు; ప్రభుత్వానికి అడవులను పెంచే దృష్టి వుందని, ఎంతోమంది పెద్దపెద్ద భూస్వాములకు లక్షలకొలది ఎకరాల భూమి ఉన్నది. జన్నారెడ్డికి—ప్రతాపరెడ్డికి ౧,౩౦,౦౦౦ ఎకరాలు, గోవిందరెడ్డికి ౫౦,౦౦౦ ఎకరాలు, లక్ష్మీకాంతారావు దేశముఖ్‌కు ౬౦,౦౦౦ ఎకరాలు భూమి ఉన్నది. విస్నూరు రామచంద్రారెడ్డికి ౧౦,౦౦౦ ఎకరాలున్నది. నాలుగేసి వేల ఎకరాలు ప్రభుత్వంవారు అడవులక్రింద తీసుకొనవచ్చును. పైన చెప్పిన అడవులలోని దున్నటానికి సాగుకు లాయకి అయిన భూమిని ప్రజలకు ఇప్పించ వలెను. ఇటువంటి భూములను ప్రజలకివ్వకుండా అడవులను పెంచే స్కీము తీసుక వచ్చారు. క్రిందనుంచి పైవరకు లంచాలు తినేందుకు వీలయ్యే స్కీములు గాక ప్రజలకు ఉపయోగ పడే స్కీములను వేయాలని కోరుతున్నాను. రైతులకు ఉన్నటువంటి తాటిచెట్లు కొట్టితే ౫ రూపాయల జుర్మానా వేస్తున్నారు. కొద్దో గొప్పో ప్రజలకు సౌకర్యములు కలుగ జేయబడునని ఆశతో ఉన్నారు. మూలిగే నక్కమీద తాటిపండు పడిందన్నట్లు ఎప్పుడు చేసినా క్రొత్త బిల్లులు ప్రజలను అణచి పెట్టేందుకు చేస్తున్నట్లు ఉన్నది. అంతేగాని వారిని కరువుబాధనుంచి, పన్నుల భారంనుంచి తగ్గించుట లేదు.

మెదక్ జిల్లా పక్షాన ఏ తాలూకాలో మహాసూలో ఎంత భూమి సాగుకు లాయకి ఉన్నది ప్రభుత్వానికి చెప్పుకున్నాము. ప్రభుత్వంవారికి తెలుసు. ఈ సాగుకు లాయకి అయిన భూమిని, భూమిలేని రైతులకు ఇప్పించేందుకు ఆలోచించాలని, ముఖ్యంగా ఈ శాఖ మంత్రిగారు అడవులలోని సాగుకు లాయకి అయిన భూములను ప్రజలకు ఇప్పించాలని కోరుతున్నాను.

శ్రీ పి. ధర్మభిక్షం :

స్పీకర్, సర్,

నల్లగొండ జిల్లాలో ఆబ్కారీశాఖలోని పరిపాలన గురించి మాట్లాడే విషయంలో యీ కట్ మోషన్‌ను ప్రవేశపెట్టాను. ఈ బడ్జెటులో ౬౬ లక్షలు హర్రాజు లోటు వచ్చిందని పేర్కొన బడింది. దానికి కారణము చెప్పబడింది. ఏమంటే, ఒక లక్ష చెట్లు గీయని కారణము ఒకటి. మరొక కారణము గుత్తేదార్లు కుట్రపన్నారని. ఈ ఆబ్కారీశాఖవారు హర్రాజు పద్ధతిలో వ్యవహరించడం ఎందుకో నాకు బోధపడడం లేదు. ఈ హర్రాజు పద్ధతి ఏమిటి? ఈ శాఖలో ఆదాయాన్ని పెంచడానికి యీ ప్రభుత్వముచేసే కృషి ఏమిటి?—అని ఆలోచిస్తే ఏమీ కనుపించడం లేదు ౧౯౩౫వ సంవత్సరములో ఉండే హర్రాజు ఇప్పుడు ౧౯౫౨ వ సంవత్సరములో ఆకాశము అంటేటట్లు పెరిగి పోయింది. ఉదాహరణకు సూర్యాపేటలో ౧౯౩౫వ సంవత్సరములో హర్రాజు అడ్డ ౪౦౦ రూపాయలు ఉండేది. గత సంవత్సరము నాలుగువేలకు పెంచబడింది. అంతేకాకుండా ౧౯౩౫ వ సంవత్సరములో తాడి, యీతచెట్ల ధర ౨—౮—౦ ఉండేది. ఇప్పుడు ౭, ౯ రూపాయల వరకు ధర పెంచ బడింది. ఈ రకంగా చెట్లధరలు ఎన్నోరెట్లుగా పెరిగి పోయింది. హర్రాజులు పెరుగుతున్నాయి. రైతులు అనేక కష్టాలు పడుతున్న ఈ దినాల్లో ఆబ్కారీ శాఖలోని పెద్దపెద్ద అధికారులు మొదలుకొని జిల్లా అధికారుల వరకు లంచాలు తీసుకొని కంట్రాక్టర్లును తీసుకొని వచ్చి కలాలీలకు పోటీపెట్టి వాళ్ళకు అన్యాయాలు చేసి లంచాలు తీసుకొంటున్నారు. ఈ లంచాల మొత్తాలు లెక్కలు చూస్తే గౌరవ సభ్యులు ఆశ్చర్య పడుతారు. హుజూర్‌నగరు తాలూకాలో పోనోడు గ్రామంలో ౨౧వేల రూపాయల రెవిన్యూ ఉంటే, ౬ వేల రూపాయల లంచం వసూలు చేయ బడింది. ముస్తాజర్స్ రికార్డు చేసిన లెక్కల్లో చూస్తే సుమారు ౨౧ వేల రూపాయలు శిస్తు కట్టాల్సి వుంటే ౬ వేలు లంచాలు లెక్కలు వ్రాయబడిం దన్నమాట. ముస్తాజరుకు ఇంత; ఇనస్పెక్టరుకు ఇంత; అని ఆబ్కారీశాఖలోని వారందరూ పేరుపేరుగా లంచాలు తీసుకోవడం జరుగుతుంది. ప్రతి గ్రామంలోనూ, ఎంతెంత లంచాలు తీసు కొంటున్నదీ లెక్కలు మాదగ్గర ఉన్నాయి. అయితే ఇప్పుడు చెప్పేదేమంటే, ఒక వైపున లంచాలు పెరుగుతున్నాయి. మరో వైపున యీ ఆబ్కారీ శాఖకు ఎంతో ఆదాయము ఉందో, అందులో నాలుగవ వంతు లంచాలు వసూలు అవుతున్నవి. అది చూడకుండా హర్రాజులను మాత్రం పెంచు తున్నారు. ధరలు పెరిగిపోయాయి. కలాలీలు ప్రభుత్వమునకు చెల్లించవలసిన డబ్బు పేరి ఉన్నాయి. వాళ్ళకు ఏమైనా డబ్బు ఆదాయం ఉందా? లేదా? అనేది దృష్టిలో లేకుండా వాళ్ళనుంచి డబ్బు వసూలు చేయడం జరుగుతోంది. సూర్యాపేట తాలూకా దేవరకొండ వెళ్ళి చూస్తే కొన్ని కొన్ని సందర్భాలలో కలాలీలు ౧౨ జతల బంగారు గంటీలు అమ్మేసి డబ్బు కట్టారు. మరికొందరు ఎడ్లు బండ్లు అమ్మేసి, పొలాలు తాకట్టుపెట్టి డబ్బు కట్టారు. కలాలీలకు ఆదాయము లేని కారణాన వేరే మార్గమున వ్యవసాయమో, మరే ఇతర వృత్తిమీదో వచ్చిన ఆదా యంతో బ్రతికి ఆబ్కారీవారికి డబ్బు చెల్లిస్తున్నారు. ఈ కలాలీలు అనేక విధములైన కష్టనష్టములకు గురికావలసి వస్తోంది. ఉదాహరణకు ఎన్నైనా చూపెడుతాను. ఇప్పుడు ఆబ్కారీశిస్తు వసూలుచేసే పద్ధతి సరిగా లేదు. వసూలు చేసే పద్ధతి చూస్తే తెలంగాణాలో పోలీసులతో గ్రామాలను చుట్టేయటమే. ఈ శాఖవారు కూడా పోలీసు తోడు వదలలేకుండా ఉన్నారు. నల్లగొండ తాలూకాలోని రేగట్టె గ్రామంలో కలాలీలు గీయడానికి చెట్లలోనికి పెడుతూంటే

వాళ్ళపై ౫ గురు **H. S. R. P.** పోలీసులు, ఒక కమాండరు ఆబ్కారీ పోలీసులు వారు వీళ్ళందరూ దాడి చేశారు. వాళ్ళను దెబ్బలు కొట్టారు. వాళ్ళకు బలమైన గాయాలు తగిలాయి. ఏడుమంది గాయపడ్డారు. బర్ల లచ్చయ్య హాస్పటల్‌లో చేర్చబడ్డాడు. రేపల్లె గ్రామంలో ఆబ్కారీశాఖ పోలీసువారి సహాయంతో ముస్తాజరుకాడా కలిసి వారిని దెబ్బలు కొట్టారు. సూర్యాపేట, దోరేపల్లి, రేగట్టె, కూర్మాపల్లి, ఈటూరు, పెన్పాల, లక్ష్మపల్లి, ఏపూరు, వర్ధమాను కోట, రెడ్లరేపాక, చిన్నకాపర్తి మొదలైన గ్రామాల్లో ఆబ్కారీవారులు పోలీసులు కలిసి దాడిచేసి అక్కడివాళ్ళను దెబ్బలు కొట్టారు. ఈ విషయాలు పై అధికారులకు కూడా దృష్టిలోకి తేబడింది. ఇంతవరకు దాన్ని గురించి చర్య తీసుకున్నట్లు కనుపించదు. ఇక, చెట్లకు నెంబరు వేయని కారణము చూపెడుతూ ప్రభుత్వ కలాలీలను చాల నష్టపరుస్తుంది. కొన్ని కొన్ని గ్రామాల్లో చెట్లకు నెంబర్లు వేయలేదని కొన్ని వేలరూపాయలు వసూలుచేయడం జరుగుతోంది. నెంబర్లువేసే పద్ధతుల్లో రెండు రకాలుగా తప్పులు జరుగుతున్నవి. ౧. వరుసచెట్లు ౨. కన్నె బొత్తలకు నెంబరు వేయటం. వరుస చెట్లు రెండు సంవత్సరముల కొకసారి పారుతవి. కన్నెబొత్తలు చిన్నచెట్లు. వాటిని మొదలు రెండు సంవత్సరములు సాగుచేస్తే తర్వాత ఉపయోగ పడతవి. ఈ రెండు రకాల చెట్లకు నెంబర్లు వేస్తే కలాలీలకు నష్టమగును. వరుసచెట్లకు కల్లు పారుదినాల్లో నెంబర్లువేయాలి. కన్నెబొత్తలకు సాగు వచ్చిన తర్వాత నెంబర్లు వేయాలి. ఒక్కొక్కప్పుడు కలాలీలు నెంబర్లు గల చెట్లు ఉన్నాకూడా నష్టపడే అవకాశం ఉంది. వరి పంట వేస్తున్నాము అనుకోండి ఆ పంటకు అప్పుడప్పుడు రోగాలు వచ్చి చెడిపోతాయి. అందు కోసం ప్రభుత్వం ఒక ఖానూను తలపుమాలు చేసింది. కలాలీలకు ఆ విధంగా ఏ ఖానూన్‌చేసింది లేదు. ౮౦% తాడిచెట్ల గెలలకు పురుగుపట్టి చెడిపోతున్నాయి. అందుచేత కలాలీలకు ఎన్నో రకాల నష్టము వస్తోంది. ప్రభుత్వంమాత్రం వాటిని ఏమాత్రం లెక్కపెట్టదు. అటువంటప్పుడు ఆ నష్టము ప్రభుత్వం భరించాలా ?—లేక కలాలీలు భరించాలా ? ఆబ్కారీ శాఖవారు నష్టమగుచున్న చెట్లలెక్కలు తీయాలి కలాలీలకు ప్రభుత్వం అలా సహాయ పడాలి ?—వాళ్ళకు ఎలా సౌకర్యములు కలిగించాలి అనేది దృష్టిలో పెట్టుకొని పని చేయాలి. బకాయిలు ఇచ్చుకోలేని కారణాన అనేక కుటుంబాలు వలసపోతున్నారు ఆ వలసలు చాలా ఎక్కువైపోతున్నాయి. సుమారు ౫౦౦ కుటుంబాలు వలస పోయాయి. ఈ కలాలీలు నష్టపడి శిస్తులుచెల్లించుకోలేక వలస పోతున్నారు. ఆత్మకూర్‌లో ౫౦ కుటుంబాలలో ౭ కుటుంబాలు, పంతంగిలో ౧౫౦ కుటుంబాలలో ౨ కుటుంబాలు, మోత్కూర్‌లో ౧౨౦ కుటుంబాలలో ౧౬ కుటుంబాలు, రహాకాన్‌పేటలో ౫౦ కుటుంబాలలో ౧౧ కుటుంబాలు, చిన్నకాపర్తిలో ౫౦ కుటుంబాలలో ౨ కుటుంబాలు, ఒడుకుడు పల్లిలో ౩౦ కుటుంబాలలో ౮ కుటుంబాలు, కూర్తిల్లలో ౭౦ కుటుంబాలలో ౭ కుటుంబాలు వలస పోయాయి. ఈ రకంగా వలస పోయిన కుటుంబాలు ఉదాహరణగా చూపించాను. కలాలీలు భూములు తాకట్టుపెట్టి ఆబ్కారీ శిస్తులు కట్టలేక వాళ్ళు ఏమి చేయలేక స్థలాలు వదలి వెళ్ళిపోతున్నారు. లింగగిపరగణా మద్రాసు రాష్ట్రంలో ఉండేది. ఇప్పుడు హైదరాబాదు స్టేటులోకి మార్చారు. హైదరాబాదు స్టేటుతో చేర్చిన తరువాత కూడ అక్కడ ప్రోహిబిషన్ ఆక్టు అమలు పరుస్తున్నారు. ఈ రకంగా ప్రభుత్వానికి ఆదాయము తక్కువ అవుతోంది. అక్కడ ఉండే చెట్లను గియించి ప్రభుత్వం ప్రభుత్వం డబ్బును వసూలు చేస్తే కొంతవరకు నష్టము పూడే అవకాశం ఉంది. ఇచ్చటి కలాలీలకు పని లేకుండా చేయడం ప్రోహిబిషన్ అలాగే పెట్టడానికి కారణం ఏమిటో తెలియదు. ఆ ప్రభుత్వానికి యీ ప్రభుత్వానికి ఏమైనా అగ్రిమెంటు కుదిరిందేమో తెలియదు. లేకపోతే ఇక్కడ

కూడా ప్రోహిబిషన్ పెట్టాలని అనుకొంటున్నారా? ఈ కారణమువల్ల ప్రభుత్వానికి నష్టము వస్తోందని గుర్తుకు తెస్తున్నాను. అచ్చట ప్రోహిబిషన్ రద్దుచేయాలని అక్కడివారు దరఖాస్తులు పెట్టుకొన్నారు.

రజాకార్ ప్రభుత్వం ఆబ్కారీ చేయనప్పటికీ జబర్దస్తీగా లక్షలుగ శిస్తులు వసూలు చేసింది. కాంగ్రెసు ఇతర ప్రజాసంఘాల పిలుపు ననుసరించి ఆబ్కారీ పనులు బాయ్‌కాట్ చేయబడినవి. ఆ ప్రభుత్వం కలాలీలనుంచి లక్షల రూపాయలు ఫైన్‌గా—శిస్తుల రూపంగా వసూలు చేసింది. ఒక సూర్యాపేట టౌన్ గ్రూపు కలాలీలనుండి పదివేలు వసూలు చేయబడినవి. ఈ విషయం గురించి మంత్రిగారు వెళ్ళిన చోటగ్లా ప్రజలు మెమోరాండాలు ఇచ్చుకొన్నారు. ఈ డబ్బంతా నేరుగా కలాలీలకు చెందునట్లు చూడాలి. గుత్తేదార్లకు ఇప్పించు ప్రయత్నము చేయకూడదు. ఈ విషయాన్ని ప్రభుత్వం దృష్టిలో పెట్టుకోవాలని కోరుతూ ఇంతటితో విరమిస్తున్నాను.

شری جی - سری راملو - مسٹر اسپیکر سر- میرا کٹ موشن اکسائیزاور فارسٹ سے متعلق ہے - اکسائیز کے منسٹر صاحب نے الکشن کے زمانے میں ٹری ٹو دی ٹیپر (Tree-to-the Tapper) کےحامی تھےاور اسی کی چرچا ئیں کررہے تھے ہم سب یہ خیال کررہے تھے کہ آنربل منسٹر صاحب کا یہ خیال درست ہے - لیکن جب اسکے امپلی منٹیشن (Implementation) کا وقت آیا تو آنریبل منسٹر صاحب کی نیت پر پرجا کو شبہ کرنا پڑا اور خاص طور پر نلگنڈہ کے کلالوں کو اس بات سے دھوکے میں ڈالنے کی کوشش کیگئی .. آج پرجا یہ کہہ رہی ہے کہ جو اسکیم بنائی گئی تھی اس پر عمل نہیں ہورہا ہے - محنت کا ثمرہ محنت کشوں کو ملنا چاہئے - درخت تراشنے والے کو درخت ملنا چاہئے اور تاڑ کے بھل نکالنے والوں کو اسکا فائدہ حاصل ہونا چاہئے - لیکن یہ سارے اسکیمس اسکیمس ہی رہے - اون پر کوئی عمل نہیں کیا گیا -آنریبل منسٹر نے جو ڈھونگ الکشن کے وقت رچایا تھا اوس سے مقصود یہ تھا کہ عوام کو اپنی طرف مائل کیا جائے - اب یہ کہا جا رہا ہے کہ فلاں وجہ سے یہ ممکن نہیں ہے - فلاں وجہ سے ایسا نہیں ہوسکتا - میں نہیں سمجھتا کہ اس ڈھانچے کو بدلنے میں کچھ دیر لگتی ہے - حکومت کے پاس اسٹاف موجود ہے - مشنری موجود ہے - ڈھانچہ بدلا جاسکتا ہے - لیکن الکشن کے فوری بعد اعلان کیا گیا کہ ٹری ٹو دی ٹیپر کی جو اسکیم ہے ہم نے اسکو پوسٹ پون (Postpone) کردیا ہے- اس طریقہ عمل سے نہ صرف عوام بلکہ ہم بھی نا امید ہوگئے - میں نہیں سمجھتا کہ کیوں اس کو پوسٹ پون (Postpone)کیا گیا - ہمکو معلوم ہوا کہ الکشن میں ایسا ڈھونگ رچانا مقصود تھا - آکشنس (Auctions) کے بارے میں بھی ایسی ہی بدعنوانیاں ہوئی ہیں .. اس قسم کا جو خراب سوشیل اٹماسفیر (Social Atmosphere) ہے اسکو ختم کرنا چاہئے - اس طرح کے حالات سے فائدہ اٹھا کر خزانے بھرنا چاہتے ہیں- یہ چیزیں گاندھی جی کے نام لیوا لوگوں کے لئے شوبھا نہیں دیتیں کہ چھوٹے چھوٹے لوگوں کی محنت کو لوٹا جائے اور اسطرح کی لوٹ کھسوٹ جاری رہے - میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آنریبل منسٹر کی نیت کیا ہے - کیا اب بھی وہ کچھ کرنا چاہتے ہیں یا نہیں - کوئی نہ کوئی ٹھوس چیز عمل میں لائی جانی چاہئے - میں

کہینگے کہ بہت سی چیزیں کہکر ایک پر بھی عمل نہ کرنا مناسب نہیں ہے - اس سے تو بہتر یہ ہے کہ تھوڑی باتیں کہی جائیں اور اون پر عمل کیا جائے - میں جو کچھ کہہ رہا ہوں کنسٹرکٹیو (Constructive) طریقہ پر کہہ رہا ہوں - میرا کرٹیسیزم (Criticism) کنسٹرکٹیو ہے - جو کچھ کہا جائے اسکو پورا کرنے کا خیال رکھنا چاہئے - یہ تو وہی پرانی بات ہوئی کہ جو کچھ کہا جائے پورا نہ کیا جائے - جیسا کہ نظام شاہی یا جاگیرداری کے زمانے میں ہوا کرتا تھا - آنریبل منسٹر اکسائیز سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ٹری ٹو دی ٹیپر (Tree-to-the Tapper) کی اسکیم کب لاگو کیجائیگی ؟ سوشلسٹ پارٹی اسکی خواہش مند ہے کہ اس اسکیم کو نافذ کیا جائے تاکہ چھوٹے چھوٹے تراشنے والوں کو انکا حق مل جائے - اسکو جلد روبعمل لایا جانا چاہئے - آنریبل منسٹر نے جو وعدے کئے ہیں انکو پورا کرنا چاہئے -

اکسائیز کی آمدنی ساڑھے نو کروڑ روپیہ ہے اورخرچ (۹۷) لاکھ ہے - یہ ٹاپ ہیوی اڈمنسٹریشن (Top heavy administration) کی وجہ سے ہے - دو دو تین تین ہزار روپیے تنخواہ پانے والے کمشنر بیٹھے ہوے ہیں - کرپشن اس ڈپارٹمنٹ میں بہت زیادہ ہے - نمبر اندازی برابر نہیں کیجاتی اور ان چیزوں کو روکنے کی تدابیر اختیار نہیں کیجاتیں - آنریبل منسٹر نے فرمایا تھا کہ ” کوئی شکایت یا کوئی درخواست میرے دفتر میں آئے تو اسکی تحقیقات عجلت سے کیجاتی ہے - وہ فوراً فوراً ایک صیغے سے دوسرے صیغے میں آٹومیٹیکلی (Automatically) چلی جاتی ہے - درخواست ہر وقت ناچتی رہتی ہے - اتنا بہتر انتظام میں نے کیا ہے وغیرہ “- یہ ساری باتیں ہیں - باتیں کرنے سے کام نہیں چلتا - میں آج دیکھتا ہوں کہ درخواست ناچنا تو کجا ، یہاں آج درخواست گزاروں کو ان کی کارروائی کے نتیجے و جوابات کے لئے ناچنا پڑرہا ہے - آج ہم اپوزیشن والے یہاں بیٹھکر یہ دیکھنا چاہ رہے ہیں کہ اس سلسلہ میں کتنا کام ہورہا ہے - ضروری چیزوں کو آپ کی درشٹی ( ) میں ضرور لائینگے اور دیش کو آگے بڑھانے کے لئے آپ کا ہاتھ بٹائینگے - اکسائیز ڈپارٹمنٹ میں کرپشن کے سلسلہ میں میں کہونگا کہ بلا نمبر اندازی کے کام ہورہا ہے اور اس سلسلہ میں کلالوں سے رشوت لی جارہی ہے - اپوزیشن کے ایک آنریبل ممبر نے اس سلسلہ میں کہا ہے - میں نے بھی تعلقہ منتھنی کے کوتارم حلقہ سے درخواست روانہ کی تھی - لیکن ایسی درخواستوں پر کوئی باز پرس نہیں ہوتی - جو کرپشن (Corruption) بڑھ رہا ہے اوس کو روکنے کے لئے آپ کی مشنری برابر کام نہیں کررہی ہے اگر رینجرس (Rangers) کو جیپ کارس دے جائیں تو وہ لوگ بروقت موقع پر پہنچ سکتے ہیں اور جانچ کرسکتے ہیں آپ کا ڈھانچہ پرانے حساب سے چل رہا ہے اور کرپشن دن بدن بڑھ رہا ہے آنریبل منسٹر فار اکسائیز اس کے متعلق کیا تدابیر اختیار کرینگے ، ہم جاننا چاہتے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ اس سلسلہ میں کوئی تدابیر اختیار نہیں کرینگے تو اس کی ذمہ داری خود حکومت پر ہوگی اور حکومت کو اس کا حصہ دار بننا پڑیگا - اس لئے مجھے صاف طور پر کہنا پڑتا ہے کہ جلد کوئی موثر قدم اٹھانا چاہئے - اودھر درخت بلا نمبراندازی کے تراشے جارہے ہیں اور ادھر پیسہ برباد ہورہا ہے - اسکے علاوہ رشوت کا بازار

بھی گرم ہے - ہر درخت کی نمبر اندازی کے سلسلہ میں کچھ نہ کچھ رشوت دینی پڑتی ہے -
پریوینٹیو میزرس (Preventive Measures) اور کنٹنجنسی فنڈ (Contingency
Fund) کے لئے بالترتیب (۱۳) لاکھ اور (۲) لاکھ روپیہ رکھے گئے ہیں - نتہ
نہیں کہ کیا پریوینٹیو میزرس اختیار کئے گئے - اتنا روپیہ خرچ کرنے کے باوجود بھی رشوت
کا بازار گرم ہے - میری سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ اس کے لئے کیا تدابیر اختیار کئے گئے
ہیں - افارسٹیشن میں بھی کرپشن ہے جسکی وجہ سے فارسٹ کی ویلتھ (Wealth)
ویسٹ (Waste) ہورہی ہے - گاؤں میں کسان اور مزدور کو اپنے اپنے گھر ، اراضیات
زراعتی کے آلات اور ناگر وغیرہ کے لئے لکڑی لئے بغیر کام نہیں چلتا - باڑ وغیرہ کے لئے
جنگل سے یہ لوگ لکڑی لیجاتے ہیں - وہ لوگ کس طرح گورنمنٹ کی اشیاء حاصل کرسکتے
ہیں ، قابل غور ہے - اس کے لئے کیوں نہیں باضابطہ محصول عائد کیا جاتا ، چوکیدار اور
صحراء دار ان لوگوں سے کچھ رقم لیکر چھوڑ دیتے ہیں - اس طرح اون کی جیبوں میں یہ
پیسہ چلا جاتا ہے - آنریبل منسٹر کا فرض ہے کہ وہ اس کو روکنے کے متعلق تدابیر
سوچیں - کہا جاتا ہے کہ ناگرپٹی وصول نہیں کیجاتی ہے - لیکن یہ کہنا کہ کہیں بھی
ناگرپٹی کا سسٹم نہیں ہے غلط ہے - اور ہاؤس کو اس کے متعلق دھوکہ دیا گیا - ڈپارٹمنٹ
کو اس کے متعلق سوچنا چاہئے کہ دیہاتوں میں کس طرح غریب لوگوں کو لکڑی بہم
پہنچائی جاسکتی ہے - ورنہ فارسٹ کی ویلتھ برباد ہوجائیگی - اوس کے بارے میں ہم
چاہتے ہیں کہ آنریبل منسٹر سوچیں اور کوئی پلان ہاؤس کے سامنے لائیں -

شری عبدالرحمن - مسٹر اسپیکر سر - سررشتہ آبکاری کے ہراجات کے تعلق سے جو
عمل ہوتا ہے اس پر بحث کرنے کے لئے میں نے اپنا کٹ موشن لایا ہے - آبکاری کے جو
ہراجات ہوتے ہیں اون میں بے ضابطگیاں اور من مانی کارروائیاں ہوتی ہیں - میں
سمجھتا ہوں کہ ہندوستان کے کسی حصہ میں ایسی بے ضابطگیاں نہیں ہوئیں - یہ سب
بدعنوانیاں عام طور سے پچھلے دو سال سے دیکھنے میں آرہی ہیں - جیسا کہ ایوان واقف
ہے یہاں ایک سوال کیا گیا تھا کہ شہر حیدرآباد میں بڑے بڑے مستاجرین کے نام پر
ہراج کئے جاتے ہیں جسکی وجہ سے چھوٹے چھوٹے مستاجرین متاثر ہورہے ہیں - یہ
چھوٹے چھوٹے مستاجرین بڑے مستاجرین سے زائد رقم دیکر معاملہ حاصل کرلیتے ہیں -
اس کے جواب میں کہا گیا کہ اس عمل سے زیادہ فائدہ ہورہا ہے - ایوان خود اس کا اندازہ
لگا سکتا ہے کہ عقل سلیم کس حد تک اس کو باور کریگی - سالانہ جو ہراجات ہوا کرتے
ہیں وہ کافی طور پر ہوتے ہیں - اس وقت عہدہ داران آبکاری کی جانب سے کرپشن یہ
کیجاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ رقم مل جائے - اس لئے بیعانہ اور دھروت داخل کرنے کی
جو تاریخ ہوتی ہے اگر اسمیں ایک دن کی بھی تاخیر ہوجائے تو مکرر معاملہ کا ہراج
کیا جاتا ہے جسکو ہراج ثانی کہا جاتا ہے - بعض دفعہ چند ہفتوں نہیں ، چند دنوں نہیں بلکہ
چند گھنٹے کی بھی تاخیر ہوجائے تو ہراج ثانی کردیا جاتا ہے - فرض کیجئے کہ ٥ - تاریخ رقم
داخل کرنے کے لئے مقرر کی جاتی ہے - اگر کسی وجہ سے ٥ تاریخ کو رقم داخل نہ ہوسکے
یا ٥ تاریخ کی شام کو بھی داخل کرنے کی کوشش کیجائے تو یہ رقم قبول نہیں کیجاتی بلکہ

شرح دی جا رہی ہے - ابھی کئی مثالیں سررشتہ آبکاری کے عہدہ داراں کے پاس زیر دوران ہیں جن میں مستاجرین نے احتجاج کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ معزز منسٹر صاحب کے پاس ایسی کئی کارروائیاں زیر تجویز ہیں ایوان کی دلچسپی کے لئے میں ایک واقعہ کا ذکر کرتا ہوں جس سے معلوم ہوگا کہ سررشتہ آبکاری کی جانب سے کس طرح من مانی کارروائیاں عمل میں لائی جاتی ہیں - سنہ ۵۰ء میں نرسمہا ریڈی کے نام پر ایک ہراج ثانی ختم ہوا - اوس نے کچھ رقم داخل کردی - لیکن تکمیلہ رقم (۸۰۰) روپیہ مقررہ تاریخ پر داخل نہ کرسکا - اوسکی وجہ یہ ہوئی کہ جس تاریخ کو رقم داخل کرنا تھا اوسی دن اسکا بھائی مرگیا - اس کی اطلاع محکمہ کو دیجاتی ہے کہ اس شخص کا بھائی مرگیا ہے - اس کا کریا کرم کرکے رقم داخل کرنے کی اجازت دیجائے - چنانچہ اس سلسلہ میں مہتمم صاحب کے پاس درخواست پیش کی گئی کہ جس میں یہ کہا گیا تھا کہ دوسرے ہی دن رقم داخل کر دیجائیگی - مہتمم صاحب حکم دیتے ہیں اور اون کے حکم کی بناء پر چالان لکھا جاتا ہے - لیکن چالان جانے کے باوجود رقم نہیں لی جاتی ، بلکہ ہراج ثالث ایک اور آدمی کے نام ختم کیا جاتا ہے جس سے مہتمم صاحب دلچسپی رکھتے تھے - وہ شخص اس کے بعد نظامت آبکاری میں رجوع ہوتا ہے اور ناظم صاحب کی خدمت میں درخواست پیش کرتا ہے کہ رقم داخل کرنے میں صرف ایک دن کی تاخیر ہوئی ہے اور وہ بھی اس وجہ سے کہ اس کا بھائی مرگیا تھا - اوسکی لاش گھر میں پڑی تھی - بڑی نا انصافی کی گئی حالانکہ اس کے لئے اشتہار اور نوٹس جاری کرکے ہراج کیا جانا چاہئے تھا - لیکن ایسا نہیں کیا گیا - ناظم صاحب نے اس کے متعلق التواء کے احکام دئے - لیکن اس کی تعمیل سے مہتمم انکار کرتا ہے - بورڈ میں مرافعہ پیش کیا گیا جو منظور ہوگیا اور بورڈ کی جانب سے توجہ دلائی گئی کہ اسٹے آرڈر (Stay Order) کی تعمیل کی جائے اور جو ہراج کیا گیا ہے اوس کا قبضہ دلایا جائے - لیکن مہتمم اس پر بھی انکار کرتا ہے - اور ان احکامات کو بھی درگزر کرتا ہے - اس کے بعد بورڈ سے حکم جاری ہوتا ہے کہ حکم کی تعمیل کیوں نہیں کی گئی - لیکن مہتمم کی جانب سے اس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا - بلکہ کارروائی ساکت ہوگئی - غرض یہ کہ بورڈ سے مرافعہ منظور ہونے کے باوجود بھی اس شخص کو قبضہ نہ مل سکا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مہتمم جس شخص کو معاملہ دینا چاہے دیدیتا ہے - اس کے بعد وہ شخص درخواست پیش کرتا ہے کہ میری دھڑوت کی رقم واپس کی جائے - لیکن ۱ و سال کا عرصہ گزر گیا ابھی تک اوس کو پیسہ واپس نہیں کئے گئے - اس قسم کی بد انتظامی کا ایک اور واقعہ ہے کہ ناظم صاحب کے پاس ایک اور کارروائی تھی - ناظم صاحب ۲ یا ۳ ڈسمبر کو کسی کانفرنس میں شریک تھے - اون مددگار صاحب نے اجلاس سے اس کارروائی کو منگوایا اور اوس پر تجویز کردی کہ مثل داخل دفتر ہو - حالانکہ مددگار صاحب اس کے مجاز نہیں تھے - مگر وہ اجلاس سے مثل منگواتے اور اوس پر داخل دفتر ہونے کی تجویز کرتے ہیں - غرض اس طرح سررشتہ آبکاری میں من مانے کارروائیاں ہوتی ہیں - عہدہ داروں کی بیضابطگیوں کی ایک نہیں سینکڑوں مثالیں ہیں -

کل میں ایک درخواست پیش کرنے کے سلسلہ میں نظامت آبکاری میں گیا وہاں جاکر درخواست پیش کی تو معلوم ہوا کہ درخواست کو صیغہ میں آنے کے لئے (۷) مدارج طے کرنے پڑتے ہیں - پہلے یہ درخواست ناظم صاحب کے پاس جاتی ہے - وہاں سے تجویز ہونے کے بعد صدر موصولہ کو آتی ہے - پھر صدر مرسلہ سے مددگار متعلقہ کے پاس جاتی ہے اور وہاں سے پھر صیغہ میں آتی - پھر صیغہ سے مددگار متعلقہ کے پاس جاتی ہے جہاں سے دستخط ہونے کے بعد صیغہ دار کے پاس واپس آتی ہے - اسی طرح کئی مرتبہ گردش کرنے کے بعد وہ کارروائی مکمل ہوتی ہے - اس کے لئے مجھے معلوم ہوا کہ کم از کم دو دن لگ جاتے ہیں - یہاں ایوان میں آنریبل منسٹر کی جانب سے یہ کہا گیا تھا کہ یوں کارروائی پیش ہوئی اور یوں جواب آیا - مجھے حیرت ہے کہ ایوان میں کس طرح یہ بات کہی گئی -

خلاف ورزی کے سلسلہ میں کئی مرتبہ محبوب نگر ضلع کے اکسائز سپرنٹنڈنٹ کو توجہ دلائی گئی - محبوب نگر میرا وطن ہے - مجھے وہاں آنا جانا پڑتا ہے - کئی کارروائیوں کے متعلق توجہ دلائی گئی کہ فلاں موضع میں بلا ادخال محصول خلاف ورزی کی جارہی ہے - فلاں مقام پر بلا اجازت دوکانات شراب سیندھی قائم ہیں - یوں تو شہر حیدر آباد کے متعلق بھی کئی مرتبہ عہدہ داران متعلقہ کو توجہ دلائی گئی - لیکن کبھی کوئی توجہ نہیں ہوئی - تو میں محبوب نگر کے متعلق ذکر کررہا تھا - وہاں کے مہتمم آبکاری سررشتہ سال سے آئے ہیں - وہ آبکاری کے معاملات سے قطعاً واقف نہیں ہیں ، البتہ جب کوئی بات کہی جاتی ہے تو اپنا موٹا سا سر ہلا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انتظام کیا جائے گا - اگر ہمارے معزز صدر المہام بہادر آبکاری اس جانب تھوڑی سی توجہ فرمائیں تو ساری بد انتظامیاں دور ہوسکتی ہیں - ناظم صاحب آبکاری سررشتہ کے کام سے اچھی طرح واقف ہیں اور کارروائیوں کا تصفیہ سوچ سمجھ کر کرتے ہیں - لیکن وہاں کا جو پروسیجر (Prosedure) ہے اوسکو بدلنے کی ضرورت ہے - آبکاری کے انسپکٹروں اور سب انسپکٹروں کو آبکاری کا معمول ملا کرتا ہے اور وہ ایک مقررہ معمول ہے - آنریبل منسٹر صاحب بھی اس سے اچھی طرح واقف ہیں کہ یہ معقول اون کو دینا پڑتا ہے - اس کی روک تھام کی جانب بھی توجہ فرمائی جائے تو مناسب ہے - اس کے متعلق یہ حکم دیا جانا چاہئیے کہ آبکاری کا کوئی انسپکٹر یا سب انسپکٹر ایک سال سے زائد کسی رینج (Range) میں نہ رہے - ایک سال کے بعد تبادلہ کردیا جائے - اگر چیکہ آبکاری کے سررشتہ میں یہ احکام ہیں کہ ان کا تبادلہ تین سال کے بعد کیا جائے - لیکن وہاں رشوت کا بازار اتنا گرم ہے کہ دوسرے کسی محکمہ میں نہیں - لیکن میں عرض کرونگا کہ اس سکشن کے متعلق خاص طور پر ایسے احکامات دئے جانے چاہئیں -

جنگلات کے سلسلہ میں میں عرض کرونگا کہ گرگٹ پلی میں ہریجن کسانوں کے کچھ اراضیات ہیں جو اون کے مقبوضہ ہیں - سررشتہ جنگلات ان کو حاصل کرنا چاہتا تھا - اگر حاصل کرنا ہی مقصود تھا تو باضابطہ طور پر ان اراضیات کو حاصل کیا جاسکتا

گیا - لیکن وہاں من مانے کارروائی کی گئی - نئی اسمہار جاری نہیں ہوا اور نہ کوئی
اعلان ہوا کیا - گزشتہ سیزن میں جب اس ادارہ میں تحریک عدم اعتماد آئی تھی وہ لوگ
یہاں منسٹر صاحب سے ملنے کے لئے آئے تھے - لیکن منسٹر صاحب چونکہ مصروف تھے
اس لئے اون سے ملنے کا موقع نہ مل سکا - بالآخر وہ لوگ میرے پاس آئے - چنانچہ میں
اون کو لیکر صدرالمہام بہادر کے پاس پہنچا - صدرالمہام بہادر نے ناظم صاحب سے
تین ماہ کی مدت کے اندر جواب دینے کے لئے کہا - لیکن تین مہینے کی مدت گزر جانے
پر بھی جواب نہیں دیا گیا - اس اثناء میں وہاں ان کسکاروں سے مددگار صاحب سنت
گلبرگہ نے (۹۰۰) روپے رسوت حاصل بھی کرلی - بیسہ حاصل کرنے کے بعد انہیں
کاشت کرنے کی اجازت دیگئی - لیکن اسکے باوجود بھی وہ کاشت نہیں کرسکتے - میں
آنریبل منسٹر فار کسٹمس ، ایکسائز اینڈ فاریسٹس سے درخواست کرتا ہوں کہ اس قسم
کی بدعنوانیاں جب اون کے علم میں آتی ہیں تو ان پر توجہ کریں اور ایسا مسئلہ نہیں
جس پر خاموشی اختیار کی جاسکے -

Shri M. Buchiah: Mr. Speaker, Sir, the total revenue budget for the year is something like 28 crores of rupees. Out of this, the Excise Department alone contributes some 9½ crores, which is approximately one-thirds of the total revenue. I would therefore request the hon. Members of the House to think cooly of the magnitude of the excise problem, particularly the plight of the poor tappers, who work hard day and night to contribute so much to the national income of the State.

Since the popular Government came into existence in Hyderabad, the Excise Minister—either willingly or unwillingly has been promising through press statements and in public meetings, that he has realized the grievances of the tappers and that he knows well their living conditions. He admitted that the only way to save the tappers was to implement a new type of tapping industry scheme, which he named as 'The Tree-to-the Tapper' Scheme.

Mr. Speaker: Cannot the hon. Member speak in Urdu so that the Minister concerned may understand what he says?

Shri M. Buchiah: I can express myself best in English. I do not think there is any restriction on it.

The Excise Minister said that he wanted to eliminate the contractors, who were more or less middlemen and who enjoyed all the profits that might accrue due to the hard work of the tappers. I call tapping an industry not because it produces liquor for consumption, but because liquor can be utilised for better purposes. As has been recently discovered due to the several researches made, from liquor we can

manufacture power alchohol, Penicillian, sugar, sacchrine, etc. But this tapping industry is so badly treated, that no one cares to improve the conditions of the tappers. On the other hand everyone talks about prohibition, not only in Hyderabad State, but all over India. If prohibition is going to help the people and is going to achieve better results, this particular groups of people, the tappers, are not dead against it. They are ready to fall in line with their bretheren, but what they want is that under no circumstances should they be deprived of their source of earnings or their source of living. In the best interests of the State, I request that all the resources of this industry should be tapped to achieve better results and wherever possible to explore new methods of increasing this source of national income.

Coming back to the Tree-to-the Tapper schme, it is an admitted fact that the present contract system is defective, in that that it helps the moneyed people—the wealthy class, who do not work, but who can be called 'absentee landlords.' We are trying to put an end to absentee landlords, because the principle is accepted that no man should enjoy the fruits of the hard-working peasants. Then, why should we not implement the Tree-to- the Tapper Scheme as soon as possible? What are the difficulties that made the Excise Minister postpone the scheme? There were several applications made by the Tappers Associations all over Hyderabad suggesting that this scheme is the best and would go a long way to help the tappers at large and that it would also relieve the unemployment problem among the tappers. The Excise Minister originally said that he would like to apply the scheme throughout the State. Then he gradually came down. He limited it to three districts, later. At this juncture, I had a talk with the Minister and he said that he would be willing to implement the scheme in three districts, namely, Warangal, Karimnagar and Nalgonda. I requested him to include Adilabad also under the Scheme. He assured me that he would examine whether there was a possibility of extending the scheme. I am now greatly surprised to find that even his promise to implement the scheme in three districts has been cut down to three Talukas. At the end of all this, we find that the whole thing has come to a zero point. The scheme is not going to be implemented anywhere in the State.

There is a proverb in Telugu which says:

పంచపాండవులు మంచం కోళ్ళలాగా మూడు అనుకొని రెండు వ్రాయబోయి సున్నా వ్రాసినట్లు ఉన్నది.

The hon. Excise Minister began proudly with the whole State and in the course of the examinations and discussions of the scheme, he has brought the scheme to nothing. This is the fate of the Tree-to-the Tapper Scheme. The Tappers want this scheme to be implemented. With what intention do they want it ? The rules under the present contract system are deplorable and are one-sided. The rules do not help the tappers, who are the actual workers. Under the present system, the contractors do not tap the trees, which are allotted to them for individual shops or villages or towns.

During the general discussion on the budget recently, one of the hon. Members said that due to the mischief played by some of the contractors, Government had to lose some 6 lakhs of rupees, as estimated during the year 1952-53. That figure is not correct. The total estimates for the year 1951-52 is 9 crores, 46 lakhs and for the year 1952-53, 9 crores 90 lakhs, whereas we get 9 crores 41 lakhs. The amount of 6 lakhs is not correct. Even taking it for granted that the loss is only 6 lakhs, what is it due to ? It is not only due to the contractors being hand-in-glove or any miscehief played by them, but also due to the inefficiency of the Department dealing with excise. The Government lost because the contractors are hand-in-glove ; they do not number the tree in several places. Many complaints have been lodged, but Government is not moving at all. I can quote an instance from Warangal. One Sub-Inspector of Excise, Shri Pratap Reddy, has swallowed not less than 20 thousand rupees. Several applications have been sent to the Excise Minister, who promised on the floor of the House that he would dispose off all the applications within three days. Though the application was submitted to the Minister 7 months back, nothing has, as yet, been done. Seven months mean 210 days, but the Minister had promised that he would dispose off the cases within 3 days. There is no comparison between 3 days and 210 days. Recently when I asked a question in the Assembly regarding this matter, the Minister had replied that it was still under investigation. I would like to know what is it that requires investigation for such long periods ? Is it not the Government that should take the initiative to put down corruption in their own interests ? On the contrary, even when the people themselves take interest in finding out corruption and bring it to the notice of the Government, the Government sleeps over the matter. If the Government has no idea of putting down corruption, how can we expect them to work for the betterment of the administration and the people ? If there is any loss to Government, I challenge that it is not because of the contractors or the

tappers, but it is because of the inefficiency of the Government not only by way of encouraging corruption, but also by encouraging the contractors to tap the trees without payment of tree-tax to the Government, by which we lost some crores of rupees. The Excise Minister himself stated in this House last year that by putting down corruption and by the collection of tree-taxes, he was expecting to get Rs. 3 crores more revenue, but he failed. Why? Because he could not put down corruption and he could not arrange for all trees to be numbered. That is why he failed. Instead of getting Rs. 3 crores, a loss of a few lakhs is shown in the existing budget.

Another point on which I wish to stress is the adulteration of toddy. During the last budget session, I raised a question in this House whether it was not a fact that adulteration of toddy was going on on a huge scale, to which the Excise Minister replied that it was not correct to say that. Very recently, a case was filed at Bellampalli, where there were deaths of one or two persons. Post-mortem was conducted on one of the bodies and when it was sent up to the Central Laboratories, it was stated that the person died because of adulteration of toddy. Deaths taake place in this manner, but our Excise Minister feels shy to admit that it is due to adulteration. I cannot understand why he should feel shy. The only way is that strong measures should be taken and adulteration should be prevented. It is no good feeling shy. If the Government does not do any thing about this, the people will not of only lose their patience but will not give any importance to the Government and it would lead them to think that the Government is not prepared to do anything for the betterment of the people.

With these few observations, I conclude my speech.

The House then adjourned for recess till Thirty-five Minutes past eleven of the Clock.

The House re-assembled after recess at Thirty-five Minutes past Eleven of the Clock.

[MR. DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR.]

శ్రీ గోపిడి గంగారెడ్డి :—

పూజ్య సభాపతి, స్వామీ,

ఇప్పుడు నేను అడవిశాఖను గురించి, యీ కల్లుశాఖను గురించి అందులో ఉండే విశేషాలు అందులో ప్రజలకు కలిగే ఉపకారాలు మొదలయిన విషయాలు కొన్ని యీ సభముందర పెట్ట

దలచుకొన్నాను. ఇప్పుడు చెప్పేదేమంటే, కల్లుశాఖను [illegible] [illegible] ఉపదేశము చేశాడు? మద్యపాన నిషేధము కావాలని చెప్పా... [illegible] ఉపదేశముయొక్క ఉపకారానికి, యీ అబ్కారీశాఖ నుంచి [illegible] ఒకచోట అగ్నితో తగలబెట్టి ఇంకోచోట నీళ్ళు పోసినట్లు ఉన్నది. ఈ కల్లు [illegible] నష్టము కలుగుతోంది. కల్లువల్లనే దొంగతనములు, కల్లువల్లనే [illegible], కల్లు[illegible] జరుగుతున్నాయి. ప్రజలకు అపకారము కలిగించే కల్లు;—వారికు ఏమి కలిగించే [illegible]; యీ ఆబ్కారీ శాఖగా కనుపిస్తుంది. ఉదాహరణకు కల్లు, ఈత, తాడిచెట్లనుండి వస్తుంది. బియ్యమునుంచికూడా కల్లు వస్తుందనుకోండి. విప్పచెట్లయొక్క పువ్వుతో కల్లు వస్తుంది. విప్పచెట్టు ఋతువుకు వచ్చినప్పుడు ఆ చెట్టుకు పువ్వు కలుగును. తల్లి అనే చెట్టుకు పిల్ల అనే పువ్వు రాగానే చెట్టు ఆకులు రాలిపోవును. ఉదాహరణ: నేను తల్లిఅనేచెట్టు కడుపులో వచ్చి తల్లిని నగ్నత్వము చేసినాను. కావున నేను ఎవరి కడుపులకు పోయిన వారిని నగ్నత్వము చేయుదును. ఇప్పుడు ఏమి కష్టము వచ్చిందంటే, స్టేటులోపల డబ్బు లేక దరిద్రము వచ్చింది. అందుకోసము యీ మద్యము ఉండాలంటున్నారు. తెడ్డులేక, పాదరక్షతో కలిపినట్లుగా హర్రాజు చేసేటప్పుడు అక్కడ వుండే ఇన్స్పెక్టరు ఉద్దేర పోయువద్దు. రయుజ్ పెట్టవద్దు అంటారు. ఈ కల్లుపాటపైన కోచిగాడికింత, ఇన్స్పెక్టరుకింత, వాడికింత, వీడికింత అని ఇవ్వాల్సి ఉంటుంది. ఇంకోసంగతి ఏమంటే, హర్రాజు కానటువంటి గ్రామాల్లో కల్లు విక్రయించరాదని నిర్బంధము ఉంటుంది. కాని ఆ గ్రామాల్లోనే కల్లు దుకాణాలుంటాయి. ఇన్స్పెక్టరుకు సబ్-ఇన్స్పెక్టరుకు లంచాలుయిస్తే కల్లు హాయిగా ఎక్కడైనా అమ్ముకోవచ్చు. కంచె చేనుమేస్తే ఉండేది ఏమిటి?— చెట్లకు నెంబర్లు వేయటానికి మునుపే, కల్లు గీస్తారు. అబ్కారీశాఖలో సంవత్సరమునకు పన్నెండు నెలలు కట్టే ధరావతు ఇంకా రెండు నెలలు అధికంగా డబ్బు కట్టవలసి వస్తుంది. ఇన్స్పెక్టరుకు ఒక నెల సబ్–ఇన్స్పెక్టరుకు అర్ధనెల యీ మోస్తరుగా చూచినట్లయితే అబ్కారీశాఖలోపల సంవత్సరానికి ౧౪ మాసాలు చొప్పున ఒక సంవత్సరం కట్టాల్సి ఉంది. అందులో కల్లులో విషము కూడా కలుపుతున్నారు. కల్లు ఎట్లా ఉందా? అనేది చూచేవారు లేరు. కల్లులో కూడా బ్లాక్‌మార్కెట్టు ఉంది.

ఇక జంగ్లాత్ విషయం చూచినట్లయితే అందులో ఒక నీతి కనపడటం లేదు. ప్రభుత్వంలో శాఖలన్నింటిలోకి యీ జంగ్లాత్ శాఖలో ఉన్న లంచములు మరే శాఖలోనూ లేదు. మా తాలూకాకు గౌరవనీయ మంత్రిగారు వచ్చినప్పుడు అక్కడి విషయాలు సంగతులు చెప్పాము. కలెక్టర్ గారు ఆ విషయాలను పరిశీలిస్తారని అనుకొన్నాము. కాని ఏమి జరుగలేదు. మంత్రులు తిరగడం మాత్రము జరుగుతున్నది. మళ్ళా వస్తారు. వాళ్ళకు ట్రావెలింగు అలవెన్సులు వస్తాయి కదా, ఈ ఉద్యోగులు అనగా చౌకీదార్లు మొదలైన గ్రామాలు పోయి. ఒక జత కట్టెన వాళ్ళకు అరకపట్టి వాళ్ళతో ౨–౩–౦ రూ. వసూలు చేస్తూ ఉంటారు. చౌకీదారు ౮౦౦ రూపాయలు అమీన్‌గారికి యివ్వవలసి వుంటుంది. వడ్లు, ధాన్యం కూడా వసూలుచేయబడుతోంది.

చౌకీదారుకు ౫౦ రూపాయల జీతం ఉంటుంది. కాని అతనిక్రింద నలుగురు జీతగాండ్రు పిల్ల చౌకీదార్లు పని చేస్తూ ఉంటారు. ఒక్కొక్క పిల్ల చౌకీదారుకు పాతిక రూపాయలు ఇస్తూ ఉంటే వాళ్ళ జీతముల క్రింద వందరూపాయలవుతుంది. అతని జీతము ౫౦ రూపాయలై అతనిక్రింద పనిజేసే వారి జీతాలకు వందరూపాయలవుతుంది. ఈ విషయము ఎవరైనా ఆలోచిం

చూరా? ఎవడివద్దనైనా ఆదాయానికి మించిన బంగారము వగైరా ఉంటే, మించిన బంగారము ఉందని చెప్పి కేసులు పెడుతారు. తరువాత వాడిని తన్ని అంతడబ్బు ఎక్కడిదని అడుగుతారు అనుకోండి. అట్లాగే ఈ చౌకీదారుకు ఇంతడబ్బు ఎట్లా వస్తుందో ఆలోచించారా? ౫౦ రూపాయలు జీతము ఉండే చౌకీదారుకు నాలుగువేలడబ్బు, మోటారు సైకిలు ఇవన్నీ ఎక్కడివని ఎందుకు అడుగరు? పెద్దపెద్ద వాండ్లు లంచాలు తీసుకొంటున్నారు. పైగా రైతులు లంచాలు ఎందుకివ్వాలని అంటున్నారు. వాళ్ళకు తెలివి తేటలు లేకపోవడం వల్లనే ఇస్తున్నారు. అందు వల్లనే ఇటువంటి శాఖలు ఏర్పడినవి. వాళ్ళకే తెలివి తేటలు ఉంటే యీ ప్రభుత్వమే అక్కరలేదు. రామరాజ్యమే ఏర్పడుతుంది. వాళ్ళు అనేక మోస్తరుగా ఆటలు ఆడుతున్నారు. పోలీసు యాక్షన్ తరువాత అడవిఅంతా నష్టమైనట్లు తెలుస్తోంది. మేకలు అడవులలో మేయరాదని ఖానూన్ ఉంది. కాని మేకలు ఎక్కడ మేస్తున్నాయియా? ఎక్కడా మేయడం లేదు; అడవులలోనే మేస్తున్నాయి. కాని ఖానూన్‌లో మాత్రం మేయడంలేదు. ఆ ప్రాంతాలకు మంత్రిగారి రూపం లోనో, కలెక్టరుగారి రూపంలోనో కాకుండా మామూలు మనిషిగా తలపాగ చుట్టుకొనివస్తే ప్రతి గ్రామములోనూ చూపిస్తాను. మంత్రులు వచ్చినప్పుడు సరియైన స్థలములకు రారు. అక్కడకు జీపుకారు వెడుతుందా అని అడుగుతారు. ప్రజారాజ్యం వచ్చినప్పటికీ ఏమీ ఫరక్ కాలేదు, ఇప్పుడు ప్రభువుల బానిసత్వముపోయి పార్టీ బానిసత్వము బయలుదేరినది. ప్రతి మేకకు ౨-౮-౦ యిచ్చి దాన్ని అడవిలోనికి తోలుతారు. తహశీల్దారు కాని కలెక్టరుగాని వస్తున్నారని ముందు గానే చౌకీదారుకు చెప్పుతారు. ఆ చౌకీదార్లు వాళ్ళను కాసేపు ఆ మేకలను బయట నిలపెట్టమని చెపుతారు. లంక ఎట్లా నష్టమైందంటే విభీషణుడి వల్ల నష్టమయింది. అల్లాగే వుంది. యీ అడవిశాఖ కూడ. కంపగాని, కట్టెలుగాని,—అవి ఎట్లాగైనా బయటకు పోతున్నాయి. కాబట్టి ఇప్పుడు నేను ప్రభుత్వంతో ప్రార్థన చేసేదేమంటే, కొంత భూమిని రిజర్వు చేయాలి. ఆభూమిలో మేకలు మేపుకోవచ్చునని, అచ్చటనుంచి కట్టెలు, కంప తెచ్చుకోవచ్చునని నిర్ణయముచేయాలి. ఆబ్కారీ శాఖవారు ఈ విషయాన్ని గుర్తుంచుకోవాలని కోరుతున్నాను.

"మొదలుచూచిన కడుగొప్ప, పిదప కురుచ
నదీ కొంచము తర్వాత నధికమవును,
దనరు దినపూర్వ పరభాగ
చాయపోలిక, కుజన సజ్జనుల మైత్రి"

యీ విధంగా తెలుపుతూ నా భాషను సమాప్తము చేస్తున్నాను.

شری داجی شنکر - مسٹر اسپیکر سر - سارا ضلع عادل آباد جنگلات سے بھرا ہوا ہے - " جنگل زیادہ اگاؤ ،، کے پروپگنڈہ یا اس قسم کے کسی اسکیم یا کمپین کی وہاں کوئی ضرورت نہیں ہے - عادل آباد میں مختلف دفعات کے تحت محصورہ اراضیات کو خارج کیا جارہا ہے - وہاں ایسی زمینات کو بھی جو کاشت کے قابل ہیں محصورہ میں شامل کیا جارہا ہے - اس کے بارے میں چند اعداد و شمار ہاؤس کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں -

ڈویژن عادل آباد - ۱ - محصورہ دفعہ ۱۹ کے تحت (۳۰) بلاک اور تین لاکھ ۱۳ ہزار ۳۴ ایکڑ ۱۳ گنٹہ اراضی ہے -

۔ محفوظ دفعہ ۶ کے تحت ۳ بلاک اور ایک لاکھ ۳۴ ہزار (۶۰۲) ایکڑ ۶ گنٹہ اراضی ہے -

۳ - [illegible] کے تحت [illegible] بلاک اور ایک لاکھ ۹۵ ہزار (۷۹۶) ایکڑ ۱۲ [illegible] رہتی ہے -

۴ - مجوزہ دفعہ ۴ ۲ کے تحت ۴ ۲ ہزار دو سو (۳۹) ایکڑ اراضی ہے -

اسطرح جملہ صحرا (۶) لاکھ ۷۷ ہزار ۴ سو ۹۰ ایکڑ ۲ گنٹہ ہے -

جسمہ صحرا جسکی قطع و برید سنہ ۴۹ع سے پہلے ہوئی ہے ایک ہزار تین سو دو ایکڑ ہے۔

ڈویژن کا رقبہ تقریباً (۴۲) سو مربع میل ہے - قابل کاشت اراضی کا محصورہ (۷۱) فیصد ہے - مجوزہ اور محفوظہ شامل کیا جائے تو جملہ صحرا قابل کاشت اراضی کا (۳۰) فیصد ہوگا - ڈابولی بلاک میں ۱۶ ہزار ایکڑ کا اینکلوژر (Enclosure) قائم ہو رہا ہے - میں نہیں سمجھتا کہ ان حالات میں وہاں جنگلات بڑھانے کی کوئی اسکم لانے کی ضرورت ہے -

سرچلمہ بلاک ساڑھے چار ہزار ایکڑ کا اینکلوژر قائم ہورہا ہے - یعنی جتنی اراضی کا انکلوژر قائم ہورہا ہے وہ کاشتکاروں کو پٹہ پر دیجائیگی - اسیطرح سات نالہ ، بورڈی (کنوٹ) لکڑکوٹ (کنوٹ) ، اجھروجھر (بوتھ) کے اراضیات بھی زیر غور ہیں۔ دوسرے ڈویژن میں عادل آباد سے بھی زیادہ صحرا موجود ہیں - ایسی بدعنوانیاں ہورہی ہیں کہ کوئی شخص کسی صحرا دار کو رشوت نہ دے تو وہ اوس زمین کو جو لائین کے قریب ہے صحرا میں داخل کر کے کاشتکاروں کو بیدخل کردیتا ہے۔ اوٹنور اور آصف آباد میں ایسے کیسس ہوئے ہیں - وہاں جو گونڈوانہ علاقہ ہے وہاں بھی ایسے کیسس ہوئے ہیں - گونڈوں کو فیرنگ کے ذریعہ بیدخل کیا گیا ہے - میں خاص طور پر ڈویژن عادل آباد کے بارے میں عرض کرونگا کہ وہاں (۳۰) فیصد قابل کاشت اراضی جنگل ہے - اس سے قبل جیسا کہ آنریبل منسٹر نے کہا کہ انکے پاس ایک وفد بھی آیا تھا - زمین کے بارے میں اس کا مطالبہ تھا کہ جو قابل کاشت اراضی ہے اس کو بلاوجہ محصورہ میں شامل کیا گیا لہذا اسکو محصورہ سے خارج کر کے کاشت کیلئے واپس دیا جائے - انہیں یہ جواب دیا گیا کہ حکومت (۲۵) فیصد جنگل بڑھانا چاہتی ہے - اس وقت اوسطاً ۱۷ فیصد جنگل ہیں ۸ فیصد کا اضافہ ہونا ہے - اسلئے وہ اراضی جو محصورہ میں شامل کرلی گئی ہے واپس نہیں دیجاسکتی - اسکے معنی یہ ہوئے کہ عادل آباد میں بھی حکومت جنگل بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے - ڈویژن عادل آباد کے آباد کاشتکاروں کو وہاں سے نکالنا مقصود ہے - جہاں جہاں بندوبست شدہ سروے نمبرات ہیں وہاں کے لوگ آنریبل منسٹر صاحب کے پاس آئے تھے اور انہوں نے یہ مطالبہ کیا کہ اتنی زیادہ قابل کاشت اراضی ہے اور اس علاقہ میں چونکہ یہاں جنگل کافی ہے لہذا یہ اراضی واپس دیجائے - انہوں نے جواب دیا کہ حکومت کی موجودہ پالسی کے مدنظر ایسا نہیں ہوسکتا - اور زبانی یہ وعدہ کیا کہ اگر محصورہ میں کچھ ایسی زمین ہو جہاں تری کاشت ہوسکتی ہے تو اس کی نشاندھی کی جائے تو ہم غور کریں گے - عادل آباد اور نرمل تعلقہ سے سات آٹھ سو درخواستیں دیجاچکی ہیں جن میں سے کم از کم ابتک دس پندرہ درخواستوں کا بھی

لحاظ نہیں کیا گیا - میں یہ نہیں کہتا کہ جنگل بڑھانے کی جو اسکیم ہے حقیقت میں کوئی
اس کے خلاف نہیں ہے - ظاہر ہے کہ جنگل زیادہ ہوں تو پیداوار بڑھیگی - بارش
کافی ہوگی - جہاں جنگل زیادہ ہے وہاں ایسے اراضیات کو جو محصورہ میں شامل کرلئے گئے
ہیں حکومت واپس دینے سے کیوں ہچکچا رہی ہے ؟ کنوٹ کے آنریبل ممبر نے کہا کہ
کچھ لوگ کاشتکاروں کو ورغلا کر محصورہ کے درختوں کو قطع و برید کررہے ہیں۔
میں عرض کروں گا کہ یہ بالکلیہ غیر صحیح الزام ہے - کسی نے جب سے کہ جنرل
الکشن ہوا ہے - ایسا طریقہ اختیار نہیں کیا - کلکٹر کے پاس درخواستیں پیش کی گئی ہیں
منسٹر صاحب کے پاس بھی اس بارے میں ریپریزنٹیشن کیا گیا ہے - لیکن کسی ادارے
نے یا کسی نے شخصی طور پر ایسا نہیں کہا جنگل کی قطع و برید کی جائے - یا جنگل کو
ستیاناس کیا جائے - ہم جانتے ہیں کہ جنگل ہمارے ملک کی دولت ہے - ان کو کس
طرح برباد کیا جاسکتا ہے ؟ البتہ ہم نے قابل کاشت بندوبست شدہ اراضیات حاصل کرنے
کی کوشش کی تھی اور اب بھی ہماری یہ خواہش ہے کہ وہ اراضی جو بندوبست شدہ ہے
اور جسے محصورہ میں شامل کردیا گیا ہے کاشتکاروں کو واپس کردی جائے -

سات نالہ جس کا رقبہ ۱۶ ہزار ایکڑ ہے لائین (Enclosure line) میں
شامل کیا جارہا ہے - یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ اراضی کا شتکاروں کو دیجانے والی ہے
لکڑ کوٹ (تعلقہ کنوٹ) کی اراضیات تھر یلی ہیں - اس اراضی کو بھی انکلوژر لائین میں
شامل کرکے کاشت پر دیجانے والی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ جہاں کی اراضی کاشت کے لئے
دیجاسکتی ہے دیجانی چاہئے - اور جو کاشت کار زمین کے لئے کوشش کر رہے ہیں انہیں
ملنی چاہئے - جن لوگوں نے درخواستیں پیش کی ہیں انہیں زمین دیجانی چاہیئے - میں
آنریبل منسٹر سے اپیل کروں گا کہ اراضیات نئے نئے لوگوں کو نہ دیجائیں بلکہ جو کاشتکار
ان کو حاصل کرنے کی کوشش کررہے ہیں ان کو اس کا موقع ملنا چاہیئے - اتنا کہتے ہوے
میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

شری کے - وی - رام راؤ - مسٹر اسپیکر سر - آبکاری کے مد کے متعلق اگر ہم غور
کریں تو معلوم ہوگا کہ اسکی آمدنی گھٹ رہی ہے اور اخراجات بڑھ رہے ہیں - اس سلسلہ
میں میں جو چیز اس ایوان کے سامنے لانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ سنہ ۵۱-۵۲ میں
۹ کروڑ ۸۰ لاکھ کی آمدنی ہوئی - اس پر جو اخراجات ہوے ہیں وہ (۵۴۲٬۰۱۱) ہوئے -
اسی طرح سنہ ۵۲-۵۳ کا ریوائزڈ اسٹیمیٹ (Revised Estimate) دیکھا جائے
تو معلوم ہوگا کہ یہ اخراجات بڑھ کر (۸۴) لاکھ ہوجاتے ہیں - آمدنی کو دیکھا جائے
تو معلوم ہوگا کہ (۹) کروڑ (۳۱) لاکھ اسٹابلشمنٹ وغیرہ کے سلسلہ میں جو اخراجات
ہورہے ہیں وہ بڑھ رہے ہیں - اخراجات کے مقابلہ میں اسکی آمدنی گھٹ رہی ہے - اس سلسلہ
میں گورنمنٹ کے سکرٹری نے اکسپلینیٹری میمورنڈم (Explanatory Memo-
randum) میں کچھ وجوہات بتائی ہیں - لیکن جو اخراجات بڑھ رہے ہیں اوسکی
کیا وجہ ہے ، نہیں بتلائی گئی - کیا اسکی وجہ یہ ہے کہ محکمہ میں افیشنسی (Efficiency)
بڑھانے کے لئے اس طرح اخراجات میں اضافہ کیا جارہا ہے ؟ ہاؤس جاننا چاہتا ہے کہ

اخراجات میں زیادتی کی کیا وجہ ہے ؟ ایک جانب تو اخراجات بڑھ رہے ہیں اور دوسری جانب آمدنی گھٹ رہی ہے -

اس محکمہ کے تعلق سے میں ایک اور چیز ایوان کے سامنے لانا چاہتا ہوں - وہ ہے ڈسٹلریز (Distilleries) - ڈسٹلریز کی آمدنی کا مد دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ سنہ ۱۹۵۰-۵۱ع میں (۳۸۵۷۱۳) رہی - سنہ ۱۹۵۲-۵۳ میں بھی وہی اعداد ہیں - زیادہ سے زیادہ آمدنی میں ایک روپیہ کا اضافہ ہوا ہے - اس طرح معلوم ہوگا کہ ڈسٹلریز کی آمدنی میں کسی قسم کا اضافہ نہیں ہورہا ہے - یہ کوئی نیشن بلڈنگ ڈپارٹمنٹ (Nation building Department). تو نہیں کہ اسکے متعلق یہ تسلیم کرلیا جائے کہ یہ چونکہ نیشن بلڈنگ کے لئے کام کررہی ہیں - اس لئے نقصان ہورہا ہے - ایسا تصور تو اس کے متعلق نہیں کیا جاسکتا - نارائن گوڑہ ڈسٹلری کے سلسلہ میں بھی دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ ریوائزڈ اسٹیمیٹ میں جو آمدنی بتائی گئی ہے وہ (۱۸۶۳۲۸۶) روپیہ ہے - لیکن جو اخراجات ہورہے ہیں وہ (۲۱۳۹۳۲۸) روپیہ ہے - آمدنی سے اخراجات زیادہ ہوتے ہیں - البتہ کاماریڈی کی ڈسٹلری کی آمدنی میں اضافہ ہوا ہے - لیکن میرا خیال ہے کہ دوسری ڈسٹلریز نقصان میں چل رہی ہیں - آنریبل منسٹر اس معاملہ پر غور کریں تو مناسب ہوگا -

[Mr. Speaker in the chair]

اتنا کہنے کے بعد میں اب تعہدداری سسٹم کے متعلق عرض کرونگا - میرا خیال ہے کہ مدراس سسٹم نافذ ہونے سے پہلے تعہدداری اور امانی کا جو سسٹم تھا اوس کے برے نتائج نکلے ہیں اوس کو علی حالہ قائم رکھا گیا ہے - آنریبل منسٹر صاحب " ٹری ٹو دی ٹیاپر " کا نعرہ لگاتے ہیں - لیکن اس سلسلہ میں کوئی مناسب سسٹم نافذ نہیں کرتے - جس طرح سے زرعی اراضیات کے سلسلہ میں رعیت واری سسٹم نافذ ہے اوسی طرح کا کوئی سسٹم اس سلسلہ میں بھی انٹراڈیوس (Introduce) کیا جانا چاہئے هراجات کے سلسلہ میں بڑی بڑی رقم دیکر موناپلسٹس (Monopolists) معاملہ لے لیتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے مستاجرین کو پنپنے نہیں دیتے - جہاں کہیں کوئی چھوٹا مستاجر معاملہ لینے کی کوشش کرتا ہے تو یہ بڑے مستاجر اوسے لینے نہیں دیتے - یہ لوگ جب اس قسم کی لوٹ کھسوٹ روک تھام کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں تو بڑے بڑے موناپلسٹس ان غریب مزدوروں کو کچلنے کی کوشش کرتے ہیں - میں اپنی کانسٹی ٹیونسی کا ایک واقعہ هاؤس کے سامنے رکھتا ہوں - نارائن پور کے معاملہ آبکاری کے سلسلہ میں کلالوں اور مستاجرین میں چل گئی - مستاجر چاہتا تھا کہ زیادہ منافع پر معاملہ دے - کلال چاہتے تھے کہ وہ کم منافع دیں - اس معاملہ کو تصفیہ کے لئے ڈنشاجی کے حوالہ کردیا گیا - ڈنشاجی خود ایک بڑے موناپلسٹس ہیں - انہوں نے کلالوں پر ہر طریقہ سے بیجا دباؤ ڈالنے کی کوشش کی بلکہ پولس کی مدد لیکر اون کو معاملہ لینے پر مجبور کیا گیا - اس واقعہ سے معلوم ہوگا کہ فائدہ موناپلسٹس کو ہورہا ہے یا غریب مزدوروں اور کلالوں کو - آنریبل منسٹر " ٹری ٹو دی ٹیاپر " کا نعرہ تو لگاتے ہیں - لیکن جب یہ اسکیم فیل

ہوجاتی ہے تو کہتے ہیں کہ پی ۔ ڈی ۔ ایف اور کمیونسٹ پارٹی کے مخالفانہ پرچار کی وجہ سے یہ اسکیم فیل ہوگئی اور یہی وجہ تھی کہ ہم اس کو اچھی طرح انٹراڈیوس (Indtroduce) نہیں کرسکے میں آنریبل منسٹر صاحب کو چیلنج دیتا ہوں کہ پی ۔ ڈی ۔ ایف ۔ اور کمیونسٹ پارٹی کی جانب سے ” ٹری ٹو دی ٹیاپر ،، کے سلسلہ میں کوئی مخالفانہ پروپگنڈہ نہیں کیا گیا ۔ یہ خود آپ کے دوست اور بھائی یعنی بڑے بڑے مستاجرین کی وجہ سے ہوا جن کے ساتھ حکومت کے تعلقات ہیں ۔ محض ان بڑے بڑے مونا پلسٹس کے مفاد کو بچانے کے لئے اور کروڑھا روپیہ کی جو کمی اون کے فائدہ میں ہوگی اسکو برقرار رکھنے کے لئے اس اسکیم کو داخل دفتر کردیا گیا ۔ حکومت اس اسکیم کی ناکامی کا سبب ہوتے ہوئے بھی دوسرے لوگوں پر اس کا الزام رکھنے کی کوشش کررہی ہے ۔ ان مونا پلسٹس کے ساتھ آپ کے جو طبقاتی تعلقات ہیں اون کا نتیجہ ہے کہ یہ اسکیم فیل ہوگئی ورنہ کسی پارٹی کی جانب سے کوئی مخالفانہ پرچار نہیں کیا گیا ۔

ایک اور چیز میں عرض کرونگا اور وہ ڈپارٹمنٹ میں کرپشن (Corruption) کے بارے میں ہے ۔ میں اس سلسلہ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جو پریکٹیکل ڈیفیکلٹیز (Practical difficulties) ہیں آنریبل منسٹر صاحب نے انکو دور کرنے کے لئے کیا کوششیں کیں اور کیا اقدامات کئے گئے ۔ آبکاری کے مستاجرین اور مزدوروں کے درمیان جو پیچیدگیاں ہیں یا جو زبردستی پیدا کی جاتی ہے وہ اب بھی برقرار ہے ۔ اس سلسلہ میں اس جانب سے آنریبل ممبر فارسوریا پیٹھ نے بعض باتوں کی جانب توجہ دلائی ہے بعض اور باتوں کی جانب بھی توجہ کیجانی ضروری ہے جو محکمہ کی جانب سے کیجاتی ہیں ۔ ایک بات تو یہ ہے کہ عموماً جو درخت سوکھ جاتے ہیں اون پر بھی محصول وصول کیا جاتا ہے ۔ کلال اس نقصان کی بھرپائی کے لئے دوسری صورت یہ پیدا کرلیتے ہیں کہ جن درختوں پر نمبر اندازی نہیں ہوتی ہے وہ تراشتے ہیں ۔

اسی طرح بعض اور پراکٹیکل ڈیفیکلٹیز (Practical difficutties) کے بارے میں میرا سجیشن (Suggestion) یہ ہے کہ جائز وجوہات بتائے جانے پر درختوں کے محصول اور دوسرے محصولوں کے سلسلہ میں معافیات ملنی چاہئیں ۔ اس سلسلہ میں کوئی نہ کوئی پروسیجر اختیار کیا جانا چاہئے ۔ زرمالگزاری اور دوسرے محاصل وصول کرنے کے سلسلہ میں تو مختلف طریقے اختیار کرکے رقم وصول کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ لیکن جب معافیاں دینے کا سوال آتا ہے تو کوئی پروسیجر اختیار نہیں کیا جاتا ۔ بعض وقت درخت سوکھ جاتے ہیں یا بعض درخت ایسے بھی ہوتے ہیں جن سے کوئی آمدنی نہیں ہوتی ۔ لیکن حکومت مزدوروں سے برابر محصول کا مطالبہ کرتی ہے ۔ اس سلسلہ میں جب کوئی درخواست وغیرہ پیش ہوتی ہے تو اسکے متعلق کیا پروسیجر اختیار کیا جاتا ہے بتلایا جائے ۔ آپ کے پاس اس کے لئے کیا ضابطہ ہے ۔ پارکم وغیرہ کے سلسلہ میں جس طرح قواعد کی پابندی ہے اس طرح سے معافیات کے سلسلہ میں بھی کوئی نہ کوئی پروسیجر رکھنا چاہئے ۔ یہ پروسیجر جلد انٹراڈیوس ہوجائے تو اچھا ہے ۔ کرپشن وغیرہ کے سلسلہ میں کوئی پروسیجر اختیار کرنے کے علاوہ ان غریب مزدوروں اور کلالوں کو معافی دینے کے متعلق بھی کوئی نہ کوئی پروسیجر اختیار کرنا چاہئے ۔

میں ایک اور چیز هاؤس کی توجه میں لاکر اپنی تقریر ختم کرتا هوں - وہ بڑے مستاجرین اور سکمی مستاجرین کے سلسله میں هے جو کچھ بقایا رہتا هے وہ بڑے مستاجرین کی جانب سے رهتا هے - سکمی اور ذیلی مستاجرین کی جانب سے کوئی بقایا نہیں رهتا - بڑے مستاجرین کی جانب سے ۹۰ فیصد بقایا هی رهتا هے - بڑے مستاجرین تو معامله اپنے نام لیتے هیں لیکن جب بقایا هوتا هے تو وہ شکمی مستاجرین کے نام پر ڈالدیتے هیں - اون سے زبردستی یه بقایا وصول کیا جاتا هے اور آج کل تو پولیس کی مدد سے برتن بھانڈا بیچ کر ان شکمی مستاجرین سے بقایا وصول کیا جاتا هے - میں اس سلسله میں نلگنڈہ کا ایک واقعه بیان کرتا هوں تاکه هاؤس کو یه معلوم هوجائے که کسطرح ان مستاجرین کی جانب سے سکمی مستاجرین پر بقایا کا بار عائد کرنے کی کوشش کیجاتی هے - وهاں کے بڑے مستاجرین سے جو بقایا واجب الادائی هے وصول کرنے کی نوبت آئی تو انہوں نے اس کا بار شکمی مستاجرین پر عائد کردیا - شکمی مستاجرین نے یه کہا که انہوں نے رقم مستاجرین کے حواله کردی - بحث میں یه تجویز کیگئی که شکمی مستاجرین سے رقم وصول نه کیجائے - لیکن یه مستاجر کانگریس آفس میں هی نہیں بلکه منسٹر صاحب کے پاس بھی پہنچ جاتے هیں اور اثر ڈالکر یه تجویز الٹ دیتے هیں - چنانچه یه تجویز هوتی هے که شکمی مستاجرین سے یه رقم وصول کیجائے - اس طرح غریب کلالوں اور ذیلی مستاجرین پر ظلم و ستم کیا جاتا هے اور انہیں ستایا جاتا هے - آنریبل منسٹر کے سامنے ان چیزوں کو لانے کا مقصد یه هے که ان کو یه معلوم هوجائے که کس طرح ڈپارٹمنٹ ذیلی اور شکمی مستاجرین کو پریشان کرتا هے اور کس طرح اون سے رقم وصول کرتا هے -

آخر میں آنریبل منسٹر صاحب سے امید رکھتا هوں که وہ اون پریکٹیکل ڈیفیکلٹیز [illegible] غور کرکے کوئی موثر قدم اٹھائینگے - حکومت کسی پارٹی پر اپنی ناکامی کا الزام نہیں [illegible]وپ سکتی - اسکی ذمه داری خود حکومت پر هے - حکومت اپنی ذمه داری سے نہیں [illegible] سکتی - کسی پارٹی پر ذمه داری عائد کیجاسکتی - اگر حکومت اپنی ناکامی کا ذمه دار [illegible]سی سیاسی پارٹی کو قرار دیتی هے تو یه کہنا بیجا نہوگا که یه کانگریس پارٹی جو آج [illegible] میں هے اپنی ذمه داری سے بھاگنا چاهرهی هے - اتنا کہکر میں اپنی تقریر ختم کرتا [illegible]وں -

شری جے - رام ریڈی - ([illegible]) - مسٹر اسپیکر سر - سررشته آبکاری کے تعلق سے [illegible]یا کی وصولی کا ذکر کرتے هوئے ایک معزز رکن نے کہا که بقایا کی وصولی میں اسقدر [illegible]تی هورهی هے که بہت سے خاندان اسکی وجه سے اپنے اپنے گاؤں چھوڑنے پر مجبور هورهے [illegible] - یه واقعه هے که لوگ دو تین سال معامله لینے اور محصول ادا نه کرنے کے عادی [illegible] گئے هیں - اسطرح بتایا گیا هے که کئی کروڑ کا بقایا ان لوگوں سے وصول طلب هے - [illegible]بلی کے ایک اور معزز رکن نے یه اعتراض کیا که آبکاری میں لاکھوں روپیه وصول [illegible] هے - لیکن محکمه وصولی کی جانب توجه نہیں کرتا - همارے افیسلس اتنی بڑی بڑی [illegible]راهیں لیکر آخر کرتے کیا هیں ؟ بقایا سختی سے وصول کیاجانا چاهئے - اسطرح اپوزیشن کی جانب

سے دو آنریبل ممبرس دو متضاد باتیں کہتے ہیں - ایک ممبر کہتے ہیں کہ بقایا سختی سے وصول کیا جانا چاہئے - اور دوسرے ممبر کہتے ہیں کہ بقایا کی وصولی میں سختی کرنے سے لوگ اپنے گھر بار چھوڑ کر چلے جانے پر مجبور ہورہے ہیں - محض رقم کی ادائی سے بچنے کیلئے اکثر لوگ کسی دوسری جگہ چلے جانے ہوں تو میں نہیں سمجھتا کہ ایسے لوگوں کے ساتھ کسطرح ہمدردی کیجاسکتی ہے - اور کسطرح انکا بقایا معاف کیا جاسکتا ہے - یہ بقایا ہمارے موازنہ کو متوازن کرنے میں کام آسکتا ہے - اس رقم کو نیشن بلڈنگ ورکس (Nation building works) پر خرچ کیا جاسکتا ہے - ساتھ ہی میں یہ بھی کہونگا کہ اگر کوئی شخص واقعی نادار ہو اور کسی طرح بھی بقایا کی ادائی کی سکت نہیں رکھتا تو اس کو معافی دیجانی چاہئے - لیکن عام طور پر جب تک سختی کے ساتھ بقایا کی وصولی کا انتظام نہ کیا جائے اس وقت تک بقایا وصول ہونا ناممکن ہے - بقایا کی وصولی میں ہم دیکھتے ہیں کہ چھوٹے مستاجرین پر زیادہ سختی کیجاتی ہے - بڑے بڑے مستاجرین جو لاکھوں روپیہ باقی رکھتے ہیں ان سے رقم حاصل کرنے کی جانب بہت کم توجہ کیجاتی ہے - خود میرے ضلع میں ایسے کئی لوگ ہیں - میں ان کے نام نہیں لیتا - ان کے ذمہ لاکھوں روپیہ ہے - لیکن انکے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوتی - متعلقہ ڈپارٹمنٹ کے لوگ رقم کی ادائی میں بیجا طوالت دیتے ہیں - آنریبل منسٹر سے میری یہ درخواست ہے کہ وہ اسطرف بھی اپنی توجہ دیں -

ایک معزز رکن نے کہا کہ جدید درختوں پر پہلے اور دوسرے سال رقم وصول نہ کیجانی چاہئے - اور محصول مسلسل ہونا چاہئے - چیدہ چیدہ درختوں پر نمبر اندازی کیجانی چاہئے - اگر ایسا کیا جائے تو مستاجر جو اس معاملہ میں بہت ہوشیار ہوتے ہیں اس سے ناجائز فائدہ اٹھائینگے جسکی روک تھام بہت مشکل ہوجائیگی - جب تک سلسلہ کے ساتھ نمبر اندازی نہو کسی آفیشیل کو جانچ کرنا مشکل ہوتا ہے - اگر آنریبل ممبر کے اس سجیشن (Suggestion) کو قبول کیا جائے تو اکسائیز کی آمدنی میں کمی ہونے کا اندیشہ ہے -

مجھے رشوت ستانی کے بارے میں بھی کچھ کہنا ہے - میں یہ نہیں کہتا کہ سررشتہ آبکاری میں رشوت ستانی نہیں ہے - ضرور ہے - یہ ہر شخص کو ماننا پڑیگا - اسکی بیخ کنی تو نہیں ہوئی - لیکن یہ ماننا پڑیگا کہ رشوت ستانی میں بڑی حد تک کمی ہوچکی ہے خصوصاً اعلی عہدہ داروں میں رشوت کم ہوگئی ہے - البتہ سب انسپکٹرس ، سرکل انسپکٹرس اور نمبر اندازوں میں اب بھی باقی ہے - بات یہ ہے کہ رشوت کا مرض ہمارے سماج میں اتنا زیادہ اثر کیا ہوا ہے کہ یکدم اسکی بیخ کنی ہوجانا مشکل ہے - لیکن یہ ماننا پڑتا ہے کہ رشوت میں کمی ضرور ہوئی ہے - رشوت کا مرض پولس ایکشن کے عین ماقبل اور عین مابعد ان سوشیل الیمنٹس (Unsocial elements) نے اپنی لاقانونی حرکات سے بڑھایا سب انسپکٹرس اور سرکل انسپکٹرس کو پیسے دیکر سیکڑوں ہزاروں درخت تراشے گئے - اس کی روک تھام یکدم مشکل ہے - سررشتہ آبکاری کی نسبت کہا جاتا ہے کہ رشوت ستانی بڑھ گئی ہے - افیشینسی سے کام نہیں ہورہا ہے - لیکن ہمیں یہ بھی دیکھنا ہے کہ

گزشتہ دو تین سال میں سررشتہ آبکاری نے رشوت اور خلاف ورزیوں کے خلاف کتنا کام کیا ۔ یہ ایک عام مرض تھا کہ اگر ۱۰ ہزار درخت ہوتے تو ان میں سے ۵-۶ ہزار درخت بلانمبر اندازی اور بلا ادائی محصول تراش لئے جاتے ۔ اس جانب سررشتہ نے توجہ دیکر موثر اقدام کئے ہیں ۔ چنانچہ یکم اکٹوبر سنہ ۱۹۵۱ع سے ۳۰ سپٹمبر سنہ ۱۹۵۲ع تک تقریباً (۲۰۱۵) شراب کشی کی بھٹیات برآمد کیگئیں ۔ بنجارے اور وڈر وغیرہ سیندھی کے ساتھ ساتھ خفیہ شراب کشی کے عادی تھے ۔ انہیں پکڑنا مشکل تھا ۔ معمولی جوان وہاں جاتا تو اسکو مار پیٹ کی جاتی ۔ اسلئے ۵-۶ سرکل انسپکٹرس اور ۵-۶ سب انسپکٹرس نے ملکر ان مقامات پر دھاوا کیا اور اسطرح اس سال تقریباً ڈھائی ہزار بھٹیاں برآمد ہوئیں ۔ اسی طرح ڈسمبر سنہ ۵۲ع تک (۱۳۸۹) بھٹیاں قبضہ کرلی گئیں ۔ اور جنوری سنہ ۵۳ع میں (۹۳۳) بھٹیاں برآمد ہوئیں ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سررشتہ آبکاری خلاف ورزیوں کے روک تھام کیلئے کسقدر تیزی سے کام کررہا ہے ۔ یکم اکٹوبر سنہ ۵۱ع سے ۳۰ سپٹمبر سنہ ۵۲ع تک (۹۱۹۶۰) درختان خلاف ورزی میں لے لئے گئے ۔ اسکے ٹیکس کی رقم (۶۷۹۰۰۳۸) روپیے ہوتی ہے اگر یہ درخت نہ ملے ہوتے تو یہ رقم مستاجر کے جیب میں چلی جاتی ۔ اس کے منجملہ (۳۸) لاکھ روپیے سرکار کے خزانہ میں جمع ہوچکے ہیں ۔ یہ سررشتہ آبکاری ہی کی کارگزاری ہے ۔ ماہ جنوری سنہ ۵۳ع میں (۷۹۸۶۲) درخت خلاف ورزی میں لے لئے گئے۔ان پر (۲۶۳۶۳) روپیے ٹیکس عائد کیا گیا۔ یہ بھی سررشتہ کی افیشنسی (Efficiency) ہی کا نتیجہ ہے ۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ سررشتہ کی کارکردگی ترقی کررہی ہے ۔ اس میں شک نہیں کہ اس سے زیادہ سختی سے قدم اٹھانے کی ضرورت ہے ۔ اس محکمہ میں رشوت ضرور ہے اور جنگلات میں بھی رشوت ستانی ہے ۔ لیکن اس کے باوجود ان محکموں کی افیشنسی بہتر ہورہی ہے ۔ ان میں جو برائیاں ہیں انہیں دورکرنے کی جانب حکومت مزید توجہ دے تو مناسب ہے ۔ اتنا کہکر میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ حکومت نے دو سال پہلے افارسٹیشن (Afforestation) کی جو اسکیم چلائی وہ ناکام ثابت ہوچکی ہے حکومت نے کرناٹک اور مرہٹواڑہ کے جن علاقوں میں اس اسکیم پر زور دینا چاہئیے تھا نہیں دیا اور فینانس کی کمی کا بہانہ کیا گیا ۔ بتایا گیا ہے کہ سنہ ۱۹۵۱-۵۲ع میں بیدر میں (۲۰۰۰) ایکر اور عثمان آباد میں (۱۳۰) ایکر کے رقبہ پر افارسٹیشن کا کام کیا گیا اور سنہ ۱۹۵۲-۵۳ع میں افارسٹیشن کا رقبہ (۷۶۰) ایکر بتلایا گیا ہے ۔ مرہٹواڑہ اور کرناٹک میں یہ بہت بڑا سوال ہے ۔ اسلئے کہ وہاں جنگل کم ہیں ۔ اس طرح ساڑھے سات سو ایکر زمین پر افارسٹیشن کاکام کرنے سے کیا اروزن (Erosion) کا سوال حل ہو جاتا ہے ؟ اس پر ایک نامنل (Nominal) رقم خرچ کی جا رہی ہے ۔ مجھے صاف صاف کہنا ہے کہ جب تک اس کام کے لئے مرہٹواڑی میں کافی رقم خرچ نہ کی جائیگی اور زیادہ سائینٹفک (Scientific) طریقوں پر یہ کام نہوگا اس وقت تک کسی مفید نتیجہ کی توقع نہیں کی جاسکتی ۔ جن علاقوں میں اور

خصوصاً تلنگانہ میں جہاں زیادہ جنگل ہیں وہاں افارسٹیشن کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔ لیکن جہاں جنگل نہیں ہیں وہاں افارسٹیشن پر حکومت کو زور دینا چاہئے ۔

یہ کہا جاتا ہے کہ رشوت ستانی ہوتی ہے ۔ رشوت ستانی کی دو وجوہات ہیں ۔ ایک تو یہ کہ لوگوں کے اغراض پورے نہونے کی صورت میں رشوت کا راستہ پیدا ہوتا ہے ۔ اور اگر اوپر کا آفیسرس کا سکشن رشوت لے تو نیچے کا اسٹاف بھی رشوت لیتا ہے ۔ اس سلسلے میں مجھے یہ کہنا ہے کہ اگر عوام کی ضروریات کو ٹھیک طور پر پورا کیا جائے تو ایسی صورت میں رشوت میں کافی کمی ہوسکتی ہے مجھے خاص طور پر ان کو یا لوگوں کا ذکر کرنا ہے جو کیمپس چھوڑکر پھر اپنے اپنے مقامات پر واپس ہوگئے ہیں۔ انہیں انکی ضروریات مہیا نہیں کی جاتیں ۔ گھانس ، لکڑی اور دوسری اس قسم کی ضروری چیزیں انہیں نہیں دی جاتیں ۔ اسلئے وہاں رشوت کی صورت پیدا ہوتی ہے ۔ فارسٹس کے سلسلے میں مجھے یہ بھی عرض کرنا ہے کہ سنہ ۵۳-۱۹۵۲ ع میں خانگی طور پر کنٹراکٹرس کے ذریعہ درخت لگوانے کا کام کروایا گیا ۔ لیکن میرے سامنے ایسی بہت سی مثالیں ہیں کہ ڈپارٹمنٹ نے کنٹراکٹرس پر کنٹرول نہیں رکھا ہے ۔ اس کا کچھ سیاسی پہلو بھی نظر آتا ہے ۔ جن کنٹراکٹرس کے کیسس لیکر کانگریس کے لوگ منسٹر صاحب یا ڈپارٹمنٹ کے آفیسر کے پاس جاتے ہیں ان کے بارے میں کوئی سختی نہیں برتی جاتی ۔ اور اگر انہوں نے اپنے کام میں غلطیاں کی ہیں تو ان سے کوئی باز پرس نہیں کیا گیا ہے ۔ ایم ۔ ایل ۔ اے ۔ ملک نے میرے سامنے ایسے واقعات بتائے ہیں ۔ تری پور اور راجیشورم کے کنٹراکٹرس نے جتنے جنگل کا کنٹراکٹ لیا تھا اس سے زیادہ حصہ سے استفادہ کیا ہے ۔ لیکن اس پر حکومت نے کچھ نہیں کیا ۔ میرا خیال ہے کہ حکومت کو اس بارے میں سختی کے ساتھ عمل کرنا چاہئے ۔ جبتک ایسا نہو جنگلات کا صحیح فائدہ عوام اور حکومت کو نہیں ہوسکتا ۔

باقی چیزیں جنہیں دوسرے آنریبل ممبرس نے بیان کی ہیں میں انکو دھرانےکی ضرورت نہیں سمجھتا ۔ مجھے شیڈولڈ کاسٹس کے بارے میں کچھ کہنا ہے ۔ انہیں جو زمینات دیگئی تھیں وہ افارسٹیشن کے اسکیم کے سلسلہ میں واپس لے لیگئی ہیں ۔ اس سے انہیں مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ۔ تلنگانہ میں فارسٹس کا علاقہ زیادہ ہے ۔ اسلئے وہاں شیڈولڈ کاسٹس کے لوگوں کودی ہوئی زمینات جنگل بڑھانے کی غرض سے واپس حاصل کرلینا مناسب نہیں ہے ۔ جہاں تک ڈیولپمنٹ اسکیم پر عمل کرنے کا تعلق ہے خود حکومت نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ صرف نظام ساگر کے علاقوں میں ڈیولپمنٹ اسکیم کو عمل میں لایا جائیگا ۔ مانیر چندر ساگر اور ڈنڈی کے تحت جو فارسٹس کی اسکیم ہے اسکو عمل میں نہیں لایا جائیگا ۔ حکومت نے اپنی رپورٹ میں اس چیز کو مان لیا ہے۔

نرسریز کے بارے میں حکومت نے اپنی رپورٹ میں جانب صاف یہ بتلایا ہے کہ جو رقم منظور ہوئی تھی وہ فینانشل اسٹرنجنسی (Financial Stringencies) کی وجہ سے نہیں دیگئی ۔ اس طرح وہاں بھی ناکامی ہوئی ۔

فارسٹ ڈپارٹمنٹ کی رپورٹ دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ نعرہ کے طور پر حکومت یہ کہتی ہے کہ افورسٹیشن بڑھانا ہے ، آمدنی بڑھانی ہے ۔ لیکن حقیقت میں کچھ نہیں ہوتا۔ اسلئے میں حکومت سے یہ اپیل کرونگا کہ ان چیزوں پر سائنٹیفکلی (Scientifically) سوچ کر عمل کیا جائے ۔

اکسائز ڈپارٹمنٹ کے بارے میں مجھے یہ کہنا ہے کہ اس ڈپارٹمنٹ پر بحث کرتے ہوے کمیونسٹ پارٹی اور پی ۔ ڈی ۔ ایف ۔ پر الزامات لگائے گئے ہیں جسکے خلاف میں پی ۔ ڈی ۔ ایف کے ایم ۔ ایل ۔ ایز نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے ۔ میں صاف الفاظ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ " ٹری ٹودی ٹیاپر " سے ہمیں کوئی اختلاف نہیں ۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ جس طرح یہ اسکیم حکومت کی جانب سے عمل میں لائی جا رہی ہے اسکے طرز عمل پر ہم اعتراض کریں ۔ اسلئے کوئی ایسا راستہ نکالنا چاہئے جسکی وجہ سے یہ اسکیم کامیاب ہو اس ڈپارٹمنٹ کے تعلق سے مجھے یہ بھی کہنا ہے کہ اگر غریب شراب پیتا ہے تو اسے بہت برا کہا جاتا ہے اور آمدنی حاصل کرنے کی غرض سے اس پر ٹیکس بھی لگایا جاتا ہے لیکن فارن لیکر (Foreign Liquor) کے تحت بجٹ میں کوئی رقم جمع نہیں کی گئی ہے اگرچیکہ گذشتہ بجٹ میں اس کا تذکرہ تھا ۔ اس سے تو حکومت کی پالیسی یہ معلوم ہوتی ہے کہ اگر امیر شراب بھی پیتا ہے تو اسے ٹیکس برداشت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ۔

اسکے بعد میں اکسائز ڈپارٹمنٹ کی رشوت ستانی کی طرف گورنمنٹ کی توجہ مبزول کرانا چاہتا ہوں ۔ آج وہاں جو حالات پائے جاتے ہیں انکے بارے میں حکومت کو سیریسلی (Seriously) سوچنا چاہئے ۔ کئی آنریبل ممبرس نے اس کا بھی تذکرہ کیا ہے کہ بڑے بڑے کنٹراکٹرس کے ذمہ لاکھوں روپیہ ہے ۔ ہاؤس میں جب اس قسم کا سوال کیا گیا تھا کہ کتنے ایسے کنٹراکٹرس ہیں جن کے ذمہ سرکاری رقم باقی ہے تو اس وقت کہا گیا تھا کہ آنریبل منسٹر کے پاس رپورٹ نہیں ہے ۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ بڑے کنٹراکٹرس کے نام لاکھوں روپیے واجب الادا ہے اسکو اسلئے عمداً ہم سے چھپایا جا رہا ہے تاکہ ہاؤس میں اس پر نکتہ چینی نہوسکے ۔ اس طرح کنٹراکٹرس کو رعایت دیکر حکومت اپنے نقصان کی طرف راغب ہونے کی پالیسی کی میں سختی سے مخالفت کرتا ہوں ۔ ہم چاہتے ہیں کہ جتنے ایسے لوگ ہیں جو سرکار کی رقم باقی ہیں انکے ناموں کی فہرست ہاؤس کے سامنے رکھی جائے اور اس رقم کی وصولی میں سختی سے عمل کیا جائے ۔

کسٹمس ڈپارٹمنٹ کے سلسلہ میں ہاؤس میں یہ کہا گیا تھا کہ جب وہاں رٹرنچمنٹ (Retrenchment) ہوگا تو سیلس ٹیکس ڈپارٹمنٹ میں ان لوگوں کو جگہ دیجائیگی ۔ پچھلے سال ۸۰۷ لوگوں کو کسٹمس ڈپارٹمنٹ سے علحدہ کیا گیا ۔ لیکن بجٹ میں جو فیگرس دیئے گئے ہیں ان سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ وہاں اب کتنا سینیل اسٹاف ہے اور دوسرا اسٹاف کتنا ہے ۔ گذشتہ سال کے بجٹ کے حوالہ سے میں کہہ سکتا ہوں کہ ۸۰۷ تخفیف شدہ لوگوں میں سے ابتک صرف ۳۰ - ۳۰ آدمیوں

کو ہی ابزارب (Absorb) کیا گیا ہے - اب جبکہ اس ڈپارٹمنٹ کو بالکلیہ ختم ہی کیا جا رہا ہے تو ہمیں چاہئیے کہ وہاں کے لوگوں کو ابزارب کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ طریقہ اختیار کریں - اسکے لئے ہمیں ایک ایسی اسکیم سوچنا چاہئیے کہ اس سے نہ صرف اس ڈپارٹمنٹ کے پرانے لوگوں ہی کو نوکری مل سکے بلکہ عام طور پر جو بیروزگاری ہمارے پاس پائی جاتی ہے اسکو بھی دور کیا جاسکے - اس بارے میں کیا اسکیم بنائی جانی چاہئیے ، میں اسکی تفصیلات هاؤس کے سامنے نہ رکھتے ہوئے بھی کہونگا کہ اگر ایسی اسکیمات سے ہمارا بجٹ ڈیفیسٹ بھی ہو تو کوئی ہرج نہیں ہمارے سامنے جو پروڈکٹیو اسکیمس (Productive Schemes) اور پلانس ہیں ان پر عمل کرتے ہوئے بیروزگاری کے مسئلہ کو حل کرنا چاہئیے -

کسٹمس کے سلسلہ میں مجھے یہ بھی عرض کرنا ہے کہ جو اکسپورٹ ڈیوٹی وصول کی جا رہی ہے اسکی مقدار کیا ہے ؟ اور اس سے ہمیں کہاں تک فائدہ ہو رہا ہے ؟ اگر اس مقام کا معائنہ کیا جائے جہاں کسٹمس ڈیوٹی وصول کی جاتی ہے تو پتہ چلے گا کہ در اصل جو آمدنی ہوئی ہے اسکا ۴ - ۱ حصہ حکومت کے خزانہ میں داخل ہوتا ہے - باقی رقم کہاں جاتی ہے ، یہ ہاؤس جانتا ہے - کیونکہ حکومت اکسپورٹ ڈیوٹی کو ختم ہی کرنا چاہتی ہے اسلئے میں اسپر زیادہ زور نہیں دونگا -

سررشتہ جنگلات کے سلسلہ میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ محکمہ عوام کی نظروں سے بہت دور ہے اور بہت کم لوگ اس محکمہ سے واقف ہیں - اس محکمہ میں بہت زیادہ اررگولاریٹیز (Irregularities) ہیں جنکو فوراً دور کرنا چاہئیے - اس محکمہ میں لاکھوں روپیہ کا کاروبار ہوتا ہے - یہاں جو رشوت ستانی ہے اس کو دور کرنے کی کوشش کی جائے - اس ضمن میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ جب تک حکومت ان بڑے بڑے کیسس پر جو خود حیدرآباد سٹی میں ہوتے ہیں سختی سے تدارک نہ کریگی رشوت ستانی کا بازار گرم رہے گا -

آخر میں میں پھر ایک مرتبہ آنریبل منسٹر کی توجہ اون آبکاری کے کنٹراکٹرس کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جن کے ذمہ لاکھوں روپیہ کا بقایا ہے - کیا ان سے بقایا رقم وصول نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ بڑے آدمی ہیں ؟ چھوٹے اور بڑے مستاجرین اور کنٹراکٹرس میں فرق نہ کرتے ہوئے حکومت کو چاہئیے کہ بقایا وصول کرے - نیز ان تمام باتوں پر جنکا ہاؤس میں تذکرہ کیا گیا ہے عمل کرتے ہوئے حکومت کو اس بات کا ثبوت دینا چاہئیے کہ وہ واقعی طور پر عوام کی بہتری کے لئے کام کر رہی ہے - اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

شری وینکٹ رنگا ریڈی۔ مسٹر اسپیکر - قبل اسکے کہ میں ہر اعتراض کا علحدہ علحدہ جواب دوں جملہ اعتراضات سے متعلق عام طور پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں جسکی بناء پر مجملاً بہت سے اعتراضات کے جوابات بھی ادا ہو جائینگے - اگر چیکہ اعتراضات کی تعداد زیادہ ہے لیکن انکی نوعیت میں کچھ زیادہ فرق نہیں - اعتراضات کا تعلق زیادہ تر رشوت ستانی سے ہے اگر آنریبل ممبرس موجودہ قوانین اور میرے فرائض کو بوقت

اعتراض ملحوظ رکھتے تو وہ ہرگز اعتراض نہ کرتے کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو اختیارات آپ نے میرے تفویض کئے ہیں میں انہیں من مانے استعمال نہیں کرسکتا ۔ آج ہمارے پاس جو نظام موجود ہے اسکے فوائد کو نظر انداز کرتے ہوئے اور انکا لحاظ نہ کرتے ہوئے یہ اعتراضات کئے گئے ہیں ۔

سب سے پہلے میں محکمہ جنگلات کو لیتا ہوں ۔ اپوزیشن کے آنریبل ممبرس نے یہ اعتراض کیا ہے کہ ایسے بہت سے لوگوں سے جنہیں پہلے زمینات دی گئی تھیں اب وہ واپس لی جا رہی ہے ۔ اس میں ایک حد تک صداقت ہے کہ اسپر انہیں کاشت کرنے سے روکا جارہا ہے ۔ لیکن میں اس بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ وہ زمین نہیں ہے جو انہیں کاشت کرنے کی غرض دیگئی تھی جو زمین انہیں کاشت کرنے کے لئے دیگئی تھی وہ واپس نہیں لی جارہی ہے ۔ ایسی ایک بھی مثال میرے پاس نہیں ہے کہ جو زمین پہلے کاشت کرنے کے لئے دیگئی تھی اسے اب جنگل بڑھانے کی غرض سے واپس لی جا رہی ہے ۔ لیکن اگر کوئی شخص جنگل کاٹ کر کاشت کررہا ہے تو ضرور اسکو واپس لیاجارہا ہے ۔ پولیس ایکشن اور اسکے فوری بعد کے زمانے میں جبکہ قانون نافذ نہیں تھا عوامی کارکنوں نے لوگوں کو ترغیب دی تھی کہ وہ کسی بھی زمین پر چاہے وہ زراعتی زمین ہو یا گائران ہو یا پرمپوک ہو، کاشت کریں ۔ میرے پیش رو حکام نے بھی زراعت کی اہمیت کا لحاظ کرتے ہوئے ایک گشتی جاری کی تھی کہ حتی الامکان کاشت کو برقرار رکھا جائے اور اب میں نے بھی ایسا ہی حکم دے رکھا ہے ۔ لیکن سنہ ۱۹۴۹ع کے بعد کچھ جنگلات کاٹے گئے یا گائران میں لوگوں نے کاشت کرنا شروع کیا تو انہیں منع کیا گیا ۔ ایسا حکم دینا میں نے اسلئے ضروری سمجھا کہ ریاست کو جنگلات کے کاٹے جانے کی وجہ سے جو نقصان ہوگا وہ نہونے پائے ۔ کیونکہ جنگلات کی موجودگی سے جو فائدہ ہوتا ہے وہ اس زراعت سے بھی بہت زیادہ ہے ۔ اسکو کاٹنے کے بعد وہ فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا ۔ پنچسالہ پلان کے تحت ہم پراجکٹس بنانا چاہتے ہیں ۔ زراعت کو ترقی دینا چاہتے ہیں اور ملک کو خوشحال بنانا چاہتے ہیں ۔ لیکن یہ سب کام بارش ہی پر منحصر ہیں ۔ اگر بارش نہ ہوتو پراجکٹس فیل ہو جائینگے اور زراعت نہوسکے گی ۔ یہ چیزیں اگر نہ ہوں تو ریاست میں کسی قسم کی بھی ترقی نہ ہوسکے گی ۔ یہ مسلمہ بات ہے کہ جنگلات کی وجہ سے بارش ہوتی ہے ۔ پولیس ایکشن کے بعد ہمارے ملک کے نصف سے زیادہ جنگلات بعض لوگوں نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لیکر کاٹ دئے ہیں ۔ اس وجہ سے پولیس ایکشن کے بعد سے بارش میں کمی ہوگئی ہے ۔ یہاں بعض آنریبل ممبرس نے تذکرہ کیا ہے کہ مرہٹواڑی میں چونکہ جنگلات نہیں ہیں اسلئے وہاں بارش کم ہوتی ہے اور وہاں جنگلات لگانے کا کام شروع کرنا چاہئے ۔ میں اسکو مانتا ہوں کہ ہمارے اسٹیٹ میں جنگلات کی ضرورت ہے ۔ جنگلات کے رقبے کاشتکاروں کو واپس دینے کا جو مطالبہ کیا جارہا ہے وہ صحیح نہیں ہے ۔ ممکن ہے کہ اس سے بعض لوگوں کو انفرادی طور پر فائدہ پہنچے ۔ لیکن میں انفرادی نقصان کو ریاست کے نقصان پر ترجیح دیتا ہوں ۔ انفرادی فائدہ کے مقابلہ میں ریاست کے فائدہ کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے ۔ آبکاری کی

پالیسی کے متعلق متضاد باتیں کہی گئیں - کسی نے کہا کہ کنٹراکٹرس سے بقایا وصول نہیں کیا جاتا ہے - کسی نے کہا کہ بقایا کے وصولی میں شدت کی جاتی ھے - رشوت کے بارے میں بھی کہا گیا کہ آبکاری اور جنگلات میں رشوت بہت لی جاتی ھے - میں اسکو مانتا ھوں - صرف آبکاری اور جنگلات ھی میں نہیں بلکہ ملک کے ہر شعبہ میں رشوت چلتی ھے - لیکن رشوت دو قسم کی ھوتی ہے - ایک تو سنگین قسم کی رشوت - بغیر کچھ دئے کے کوئی عہدہ دار یا ملازم کوئی کام انجام ھی نہ دیتا - ایک وہ رشوت ھے جوکام حسب منشا کرنے کے بعد اگر کوئی بخشش کے طور پر کچھ دے تو لے لے - میں چیلینج کے طور پر کہونگا کہ سررشتہ جنگلات و آبکاری میں رشوت ستانی فی روپیہ بارہ آنے کم ھوگئی ھے - اور حس حدتک لیجاتی ھے اگر چیکہ میں اس کا سخت مخالف ھوں اور یہ نہیں کہتا کہ جو لوگ ایسا کر رھے ھیں وہ اچھا کر رھے ھیں - لیکن اتنا کہونگا کہ کاروبار میں رکاوٹ پیدا کرکے حاصل نہیں کی جاتی ھے - ھوسکتا ھے کہ لوگ اپنے فائدہ کی غرض سے یا کچھ کام نکالنے کی غرض سے ملازمین آبکاری کو ترغیب دیکر بطور بخشش کے کچھ دیدیتے ھوں - عوام کو پریشان کرکے رشوت لینے کا یا کام میں رکاوٹ پیدا کرکے رشوت لیتے کا جو طریقہ ھے میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ھوں کہ ھمارے سررشتوں میں مسدود ھوچکا ھے - البتہ لوگ اپنا کام نکالنے کے لئے پوشیدہ طور پر کچھ دیدیتے ھوں تو میں سمجھتا ھوں اسکا انسداد ذرا مشکل ھے - تا ھم اس طریقے سے بھی اگر کوئی لیتے ھوں اور اسکی اطلاع مجھے دیجائے تو میں انکے خلاف سخت سے سخت کارروائی کرنے کے لئے تیار ھوں اور میں خود اس کا انتظام کر رھا ھوں کہ ایسے لوگوں کو باھر لاکر انہیں گرفتار کرایا جائے -

کہا گیا ھے کہ بڑے بڑے مستاجرین کے ذمہ کافی بقایا ھے اور اون سے وصولی کی کوشش نہیں کی جاتی - آنریبل ممبر فار اپا گوڑہ نے صاف صاف کہا کہ بقایا کی وصولی کے بارے میں آنریبل منسٹر متعلقہ نے عمداً چشم پوشی کی ھے - مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ھے کہ انہوں نے جوکچھ کہا ھے اسکے بارے میں حقیقت معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی گئی - اگر یہ حقیقت ھوتی تو میں اسکو قبول کرنے میں شرم یا ڈر محسوس نہ کرتا - آنریبل ممبر نے مجھ سے ھاؤس میں یہ دریافت کیا تھا کہ کن تعلقوں اور کن ضلعوں میں کتنا کتنا بقایا ھے اور کس کس کے نام پر ھے - میں سمجھتا ھوں کہ آنریبل ممبر اگر محاسبی سے واقف ھوتے تو انکو معلوم ھوتا کہ اس قسم کا تفصیلی تختہ مرتب کرنا دو چار مہینے سے کم کا کام نہیں ھے - ایسا سوال سپلیمنٹری کوئسچن کے طور پر پوچھا گیا -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - میں نے یہ سوال کیا تھا کہ ڈی - ڈی - اٹالیہ کے ذمہ کتنا بقایا ھے -

شری وینکٹ رنگا ریڈی - ھاں - تو مجھے کیا معلوم تھا کہ آپ سپلیمنٹری کوئسچن اس قسم کا کرینگے - اگر مجھے خواب میں بھی یہ معلوم ھو جاتا کہ آنریبل ممبر اس قسم کا سوال کرنے والے ھیں تو میں اس کا مواد اپنے ساتھ لالیتا - کل ھی اگر آنریبل ممبر

شارٹ نوٹس کوئسچن کریں تو میں اس کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں - لیکن میں کہونگا کہ بدگمانی کا کوئی علاج نہیں ہے - بدگمانی کی جائے تو یہ صحیح نہ ہوگا - ہمارے ہاں سب کے ساتھ یکساں عمل ہوتا ہے - میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ بقایا کی وصولی کی ممکنہ کوشش کی جا رہی ہے ، چنانچہ دیڑھ مہینہ پہلے میں نے حکم دیا ہے کہ ہر باقی دار کو پندرہ دن کی نوٹس دیجائے کہ وہ پندرہ دن میں رقم داخل کردے اسکے بعد اسکو ایک دن کی مہلت نہ دیجائے شرطیکہ وہ استطاعت رکھتا ہو اور اگر استطاعت نہیں رکھتا ہے اور رقم اقساط سے وصول ہوسکتی ہے تو اقساط مقرر کرکے وصول کی جائے اور اگر بالکل نادار ہوتو اخراج کا عمل کیا جائے اس طرح نو مہینے میں جو چار کروڑ کا بقایا ہے اس کا پورا پورا فیصلہ ہوجائیگا میں نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ اگر کوئی عہدہ دار میرے اس حکم کی تکمیل نہ کریگا تو وہ خدمت پر نہ رہ سکے گا آپکو معلوم ہونا چاہئے کہ بقائے کی وصولی میں میں نے کوئی رعایت نہیں کی ہے - اس سال کے ختم تک کل بقائے کا تصفیہ ہو جائیگا -

رشوت کے انسداد کے بارے میں جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے کہ حکومت کی جانب سے اسکے انسداد کی پوری پوری کوشش کیجائیگی - لیکن یہ آنریبل ممبرس کا بھی کام ہے کہ عوام میں ایسی نیتی (नीती) پیدا کریں - جب تک نیتی (नीती) پیدا نہیں کیجائیگی رشوت بند نہیں ہوسکتی - سردار پٹیل جب یہاں آئے تھے تو ہم کانگریسیوں نے اون سے کہا تھا کہ یہاں رشوت بہت چلتی ہے ، اسکے متعلق کیا کیا جائے تو انہوں نے کہا تھا کہ " واچ من اچھا نہیں ہے " - یعنی ہم کانگریسیوں کو انہوں نے کہا تھا کہ ہم ٹھیک طور پر واچ (Watch) نہیں کررہے ہیں - میں نے ابتداً سے اپنا پوزیشن صاف رکھا ہے - میں نے جو جو انتظامات کئے ہیں چھپوا کر اسکی (۱۰۷) کاپیاں آپکو تسلیم کیگئی ہیں - کانگریس کے دفتر پر اور پی - ڈی - ایف - کے دفتر پر روانہ کئے گئے ہیں اور حیدرآباد اسٹیٹ میں جتنے آفسس ہیں سب کو ایک ایک کاپی روانہ کیگئی ہے اور اون سے یہ استدعا کیگئی ہے کہ میں نے اپنے سررشتہ میں یہ یہ چیزیں کی ہیں - اسکے خلاف کوئی چیز پائی جائے تو اسکی اطلاع مجھے دیں - مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اسکے باوجود آج تک کسی آنریبل ممبر نے یا کسی اور صاحب نے کوئی شکایت نہیں کی اور آج اس ہاؤس میں یہ کہا جارہا ہے کہ وقت پر کام نہیں کیا گیا - میں اب بھی یہی کہونگا کہ اگر کوئی درخواست پیش ہوجائے تو میں نے ایسا انتظام کیا ہے کہ (۴۸) گھنٹے کے اندر اس کا تصفیہ ہوجائیگا - اگر ایسا نہو تو مجھے اطلاع دیجائے اور میں اسکا انتظام کرونگا - اگر کوئی اطلاع ہی نہ دے تو عہدہ داروں کی اطلاع کے مطابق اور آنریبل ممبرس کے سکوت سے میں یہی نتیجہ نکالونگا کہ کام ٹھیک ہورہا ہے - آنریبل ممبرس کی ذمہ داری میری ذمہ داری سے کچھ کم نہیں ہے - اسکو بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہے -

ایک چیز یہ بھی کہی گئی کہ آبکاری کا خرچ دن بدن زیادہ ہوتا جارہا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ خرچ کس تناسب سے بڑھا ہے ، اس پر غور نہیں کیا گیا ہے - اسوقت جو

اخراجات ہیں وہ فی روپیہ ایک آنہ تین پائی ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی محکمہ ایسا نہیں ہے جسکے ذریعہ سے اتنی زیادہ آمدنی وصول ہونے کے باوجود اسکا خرچ اتنا کم ہو ۔ آبکاری کا نظم و نسق انتہائی کفایت کے ساتھ چل رہا ہے ۔ میں نے جب اس پر غور کیا تو کاروباری تجربہ رکھنے کی وجہ سے مجھے اسپر بہت تعجب ہوا ۔ آبکاری اور جنگلات کے محکموں کا انتظام کوئی ایسا انتظام نہیں ہے کہ گھر بیٹھے ہوجائے ۔ یہ جنگلات کا انتظام ہے ۔ دوسرے سررشتوں کے انتظام کے مماثل نہیں ہے ۔ اسمیں صرف دفتریت کا ہی کام نہیں ہے بلکہ جسمانی محنت کا بھی دخل ہے ۔ گزشتہ سال کے مقابلہ میں جو اضافہ خرچ ہوا ہے اسکو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ دس ہزار روپیہ ٹائپ رائٹرس کی خریدی کیلئے رکھے گئے ہیں ۔ اس سے زیادہ کوئی اضافہ نہیں ہے ۔

آبکاری کی پالیسی سے متعلق اعتراض کیا گیا ہے اور بہت سی متضاد باتیں کہی گئی ہیں ۔ ٹری ٹو دی ٹیپر (Tree to the tapper) کی اسکیم کو منسوخ کرنے کے متعلق اعتراض کیا گیا ہے ۔ یہ وہ چیز ہے جسکو میرے دوستوں کے مقابلہ میں میں نے پہلے ہی محسوس کیا تھا ۔ میرے دوست کہہ رہے ہیں کہ بائی الکشن کے اغراض کیلئے میں نے وہ اسکیم پیش کی تھی اور ایلکشن جیتنے کے لئے اس قسم کے سلوگنس (Slogans) لگائے گئے ہیں ۔ لیکن میں ریکارڈ سے ثابت کرسکتا ہوں کہ اس کو روبعمل نہ لانے کیلئے کن کن پارٹیوں اور اشخاص کی جانب سے کوشش کیگئی ہے ۔ میں ان اخبارات کے کٹنگس (Cuttings) پیش کرسکتا ہوں جنکے ذریعہ اپوزیشن پارٹی نے اس اسکیم کے خلاف پروپگنڈہ کیا ہے ۔ اس اسکیم کو روبعمل لانے کیلئے جنگاؤں اور ورنگل کے مسافر بنگلوں میں میں نے مقام کیا اور آٹھ دس تراشنے والوں کو وہاں بلایا ۔ میں نے تفہیم کی تو اون لوگوں کو یہ سمجھایا گیا کہ رنگا ریڈی آبکاری کے ماہر ہیں اور انکی باتوں پر عمل کریں تو تم لوگ تباہ ہوجائینگے ۔ وہ بیس روپیے پر کوئی درخت دینا چاہیں تو تمہیں دس روپیہ پر لینا چاہئے ۔ اسطرح سے میری اور ہمارے ناظم ، نائب ناظم ، انسپکٹرس وغیرہ کی کوششوں کے باوجود غلط پروپیگنڈہ کر کے ہماری کوششوں کو ناکام بنانے کی کوشش کیگئی ۔ عہدہ داروں میں سے ایک آدہ ایسا ہوگا جو یہ سمجھتا ہو کہ اس طریقہ میں نقصان ہے ۔ کیونکہ جہاں ہزاروں کی تعداد اسکی حامی ہوسکتی ہے وہاں ایک آدہ عہدہ دار ایسا بھی ہوسکتا ہے ۔ لیکن بہ حیثیت مجموعی مجھے اپنے عہدہ داروں پر اطمینان ہے کہ ” درخت تراشنے والے “ کی جو اسکیم ہے اوس کو روبہ عمل لانے کی کوشش کی جارہی ہے ۔ میں جانتا ہوں کہ اسکیم کی مخالفت کی جائیگی ۔ لیکن مخالفت کے باوجود ہم اس اسکیم کو روبہ عمل لانے کی ہمت رکھتے ہیں ۔ البتہ گزشتہ مرتبہ یہ ہوا کہ جب میں اس اسکیم کو روبہ عمل لانے کے لئے گیا تو لوگوں میں کچھ غیر معمولی پریشانی بھی پیدا ہوگئی تھی ۔ بارش نہ ہونے کی وجہ سے کھیت سوکھ گئے تھے ۔ زراعت نہیں ہورہی تھی ۔ عوام گھبرا رہے تھے ۔ اوس کے علاوہ کیبینٹ میں یہ اسکیم ۲ آبان کو منظور ہوئی اور مجھے سال ختم ہونے سے پہلے یعنی صرف (۱۰) روز میں اس کو نافذ کرنا تھا اسلئے عجلت میں کام کیا گیا جب میں درختوں کی فروختگی کے سلسلہ میں گیا تو جہاں میں نے ایک درخت کی قیمت (۲۰) روپیے لگائی وہاں وہ درخت (۱۰) روپیہ میں مانگا گیا اور جہاں (۲) روپیہ قیمت لگائی گئی وہاں (۵) روپیہ

میں مانگا گیا - اس طرح ہمارا مذاق اڑایا گیا - مجھے ان لوگوں کو سمجھانے کے لئے کافی موقع نہ مل سکا - اس لئے ان وجوہات کی بناء پر یہ اسکیم روبہ عمل نہ لائی جاسکی - آنریبل ممبر فار اپا گوڑہ نے جو کچھ کہا مجھے اون کی نیک نیتی پر بھروسہ ہے - ممکن ہے آپ ویسے نہ ہوں لیکن آپ کے پیرو تو ویسے نہیں - انہوں نے علی الاعلان اپنے آپ کو پی - ڈی ایف - کے کارکن کہہ کر ہمارے سامنے اس اسکیم کے خلاف پروپگنڈہ کیا - اگرچیکہ گزشتہ سال کے مقابلہ میں اس سال ذہنیتوں میں کافی تبدیلی پیدا ہوگئی - اس کے پیش نظر میں امید کرتا ہوں کہ آیندہ اس قسم کی حرکتیں نہ ہونگی - ہم یقیناً اس اسکیم کو روبہ عمل لاسکینگے بہ شرطیکہ خدا بھی ہماری مدد کرے -

شریمتی اروٹلہ کملادیوی (آلیر) - آپ اگر درخت کی قیمت (۴۰) روپیہ رکھینگے تو یقیناً یہ اسکیم فیل ہوجائیگی -

شری کے - وینکٹ رنگا ریڈی - ہم ایک طرف پروہیبیشن کو مانیں اور دوسری طرف یہ بھی دیکھیں کہ زیادہ آمدنی ہو تو ایسا نہیں ہوسکتا - ہم متضاد باتوں کو ساتھ لیکر نہیں چل سکتے - نہ ایسے متضاد خیالات رکھکر کوئی کام ہم کرسکتے ہیں - اگر ہم کو ذمہ داری قبول کرنی ہے تو کسی ایک طریقہ کو اختیار کرنا پڑیگا - اگرچیکہ میں اس کا حامی ہوں کہ پروہیبیشن لایا جائے - لیکن میں یہ نہیں کرسکتا کہ ایک طرف پروہیبیشن کے لئے کوشش کروں اور دوسری طرف لوگوں سے یہ کہوں کہ زیادہ پیو اور زیادہ پیسے دو - آپ کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ کہیں کسی درخت کی قیمت (۴۰) روپیہ لگائی گئی اور کہیں کسی درخت کی قیمت (۱۵) روپیہ بھی لگائی گئی - آپ اسکیم کی پوری تفصیلات نہیں جانتے - اس وجہ سے ایسی غیر صحیح چیز کہہ رہے ہیں - مجھے تو ایک طرف گورنمنٹ کے سامنے یہ ذمہ داری بھی قبول کرنی تھی کہ آمدنی میں کوئی کمی نہ ہو اور دوسری طرف یہ بھی بتانا تھا کہ اس سے عوام کو بھی زیادہ فائدہ ہوگا - میرا یہ سلوگن (Slogan) تھا کہ درمیانی آدمی جو فائدہ حاصل کررہا ہے وہ فائدہ راست طور پر تراشنے والوں کو ہو - یہ چیز عمل میں لائی جاسکتی ہے - لیکن ان باتوں کو نہ سمجھکر اعتراض کیا جارہا ہے - مجھے یہ بھی دیکھنا تھا کہ آبکاری کی آمدنی میں کمی نہ ہو اور دوسری طرف عوام کو بھی فائدہ ہو - اگر میں اس میں روپیہ آٹھ آنے کی کمی کردیتا تو وہ بھی مشکل تھا اور اگر دوسری طرف میں رقم بڑھاتا تو یہ اعتراض کیا جاتا کہ رنگاریڈی نے زیادہ رقم حاصل کرنے کے لئے اس نعرہ کا ڈھونگ رچایا ہے - اس لئے یہ کوشش کیگئی کہ معاملات میں جو مروج ہوتا ہے اوس رقم کا اوسط نکال کر فی جھاڑ آٹھ آنے کی کمی کیگئی - لازماً اس کا نتیجہ یہ ہوجاتا تھا کہ درمیانی آدمی کو منافع کم ہو کر تراشنے والوں کو زیادہ فائدہ ہوجاتا تھا - چنانچہ وہاں کے بعض لوگوں نے اس اسکیم کو ویلکم کیا - جب انہیں یہ تفصیلات سمجھائی گئیں تو انہوں نے اسکی تعریف کی - سیاسی پارٹیوں کے جو کارکن مخالفانہ پروپگنڈہ کرتے ہیں اون کو تو سامنے آنے کچھ کہنے اور سننے کی ہمت نہیں ہوئی بلکہ انہوں نے کلالوں کو اس اسکیم کے خلاف سکھا کر بھیجا - کچھ سوالات انہوں نے کئے - لیکن جب ان کو تفصیلات سمجھائی گئیں تو وہ قائل

[illegible] لیکن درخواستوں کی تعداد بہت کم
[illegible] درخواستوں کو قبول کر کے تو
ایک [illegible] اس وجہ سے ان درخواستوں کو نامنظور کیا
گیا [illegible] کے صفحے دوڑا نا کیجئے ۔
حکومت [illegible] عمل لانے کی کوشش کرتی ۔ [illegible]
آپ [illegible] عمل لانے کے لئے اگر بڑی مشکلات اور
[illegible] اس اسکیم کو روبہ عمل
لانے کے [illegible] بھی سادہ لڑکے تو حکومت
اوس کے [illegible] اسکیم اسی وقت روبہ عمل لائی جاسکتی
ہے [illegible] کے لہجے سے [illegible] پڑ لگی ۔
[illegible] اطمینان ہوجائیگا
تو یہ اسکیم [illegible] روبہ عمل لائی جاسکیگی ۔ اس وقت [illegible] ہوتا ہے کہ اگر زید
[illegible] نہیں [illegible] صرف اسکی جائداد ضبط کرلی جاتی
ہے بلکہ [illegible] اور [illegible] اثر [illegible] ۔ لیکن جب یہ اسکیم روبہ عمل
لائی جائیگی [illegible] صرف ایک آدمی ہی اس سے متاثر
ہوگا ۔ [illegible] اسکیم کو روبہ عمل لانے کیلئے
[illegible] آئندہ سال تک عوام اس سے اچھی طرح واقف
ہوجائینگے ۔ اور یہ اسکیم روبہ عمل لائی جاسکیگی ۔

[illegible] جو اعتراض کیا گیا ہے اوس کے متعلق میرا کہنا ہے کہ
[illegible] ۔ اگر آپ کو یہ طریقہ پسند نہ ہو دوسرے احکام وضع
کرائیے ۔ اوس کی [illegible] ۔ لیکن موجودہ احکام کی خلاف ورزی نہیں ہوسکتی ۔
ہم نے [illegible] کی جو اسکیم منظور کی ہے اگر اوس پر عمل کیا جائے تو گتہ
دینے کا طریقہ ختم ہوسکتا ہے ۔ اس کے سوا کوئی اور طریقہ نہیں ہوسکتا ۔ اگر اس اسکیم
پر عمل نہو تو ہم کو گتے دینے پڑینگے ۔

ایک طرف ہمارے انتظامات میں روڑے اٹکانے کی کوشش جاتی ہے میں نہیں کہہ
سکتا کہ یہ کس جانب سے اٹکائے جاتے ہیں ۔ دوسری طرف ہماری مشکلات میں اضافہ
کیا جاتا ہے ۔ یہ کہا جاتا ہے کہ حیدرآباد میں سندھی کی جو دکانیں ہیں انہیں شہر
سے باہر کردیا جائے ۔ اگر ایسا کیا جائے تو آمدنی کم ہو کر بیس پچیس لاکھ ہوجائیگی ۔
تاہم حیدرآباد اور سکندرآباد کی دکانوں کو شہر سے باہر رکھنے کے سلسلہ میں میں
ایک اسکیم مرتب کررہا ہوں ۔ تو اوس کا کیا اثر ہوگا ۔ عنقریب یہ اسکیم پیش کیجائیگی ۔
لیکن نتیجہ کیا ہوگا ؟ بجائے ایک کروڑ کے آمدنی ۲۰ لاکھ کی رہ جائیگی ۔ دوسری
دوکانوں کو باہر نکالنے کے سلسلہ میں بھی ستیہ گرہ اور مختلف قسم کی دھمکیاں دیگئیں ۔
یہ تو ایسی باتیں ہیں کہ جن پر عمل کیا جانا درست نہیں ۔ کیونکہ اگر اس پر عمل کیا
جائے تو آمدنی میں کافی کمی ہوجائیگی ۔ میں رائچور گیا تھا ۔ وہاں تین دوکانوں کو
شہر سے باہر کرنے کے لئے کچھ گڑبڑ کیگئی ۔ میں نے جب اس سلسلہ میں معلوم کیا تو

پته چلا کہ ان دوکانوں کو تبدیل کرنے کے کوئی معقول وجوہات نہیں ہیں - البتہ ایک دکان کی حد تک یہ معلوم ہوا کہ اس کو تبدیل کرنا ضروری ہے - لیکن وہ دوکان آئندہ سال کے ھراج سے پہلے تبدیل نہیں ہو سکتی - میں نے خود وہاں کے بسنے والوں سے اس بارے میں پوچھا کہ ان کی کیا رائے ہے - انہوں نے کہا کہ جب ھمارے گاؤں کے بڑے لوگ یہ چاہتے ہیں یہ دکان شہر کے باھر رہے تو اسکو باھر کردیجئے اور ہم وہیں جاکر پیئینگے - شہر حیدرآباد میں دو تین دکانوں کو مسدود کرنے کے متعلق درخواستیں پیش ہوئی تھیں - جب ان دوکانوں کو مسدود کردیا گیا تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ گھر گھر سیندھی بکنے لگ گئی - اس پر وہاں کے لوگوں نے کہا کہ اس سے تو ہمارا ناک میں دم آگیا - میں نے اس سلسلہ میں ناظم صاحب سے ، آریہ سماج والوں سے کانگریس سے اور وہاں کے دیگر پبلک اداروں سے دریافت کیا - سب نے اس چیز کو تسلیم کیا کہ دکان بند ہوجانے سے ہر گھر میں سیندھی شراب بک رہی ہے -

شری کے - وینکٹ رام راؤ - اگر سیندھی کی بجائے نیرے کی دکانیں کھولی جائیں تو اچھا ہوگا -

شری وینکٹ رنگا ریڈی - اس بارے میں بھی ایک درخواست میرے پاس پیش ہوئی ہے - (Laughter) نظام آباد کے ایک صاحب راج شنکر گوڑ جو ایک ال - ال - بی - ہیں انہوں نے نیرہ کی دوکان کھولنے کے متعلق درخواست دی ہے - عنقریب وہ دکان قائم ہوجائیگی آپ حضرات بھی اوس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں - Laughter

شری جی - ھنمنت راؤ - کیا گاندھی بھون کے بازو نیرے کی دوکان قائم کرنے کی اجازت دیگئی ہے ؟ (Laughter) (Cheers)

شری وینکٹ رنگا ریڈی - یہ دکان پی - ڈی - ایف آفس کے بالکل متصل قائم ہوگی -

ڈپارٹمنٹ میں افیشنسی سے کام ہورہا ہے یا نہیں اس کے متعلق بھی کہا گیا ہے - گزشتہ سال اکٹوبر ، نومبر اور ڈسمبر کے مہینوں میں (۴۰۹۸) مقدمات خلاف ورزی کے سلسلہ میں دائر ہوئے اور اس سال (۴۰۶۲) مقدمات دائر ہوئے - ان کے متعلق تحقیقات کیجا رہی ہے - ان تینوں مہینوں میں (۱۷) سو مقدمات کا اضافہ ہوا - اس سے معلوم ہوگا کہ ہمارا محکمہ آنکھ بند کرکے کام کررہا ہے یا افیشنسی سے کام کررہا ہے - ۳۰ عہدہ داروں پر مقدمات چلائے گئے جن میں سے ایک مہتمم (۴) انسپکٹرس اور (۲۶) سب انسپکٹرس ہیں - نلگنڈہ کے متعلق کہا گیا کہ وہاں زیادہ افیشنسی سے کام نہیں ہورہا ہے - میں نے جو فیگرس (Figures) ابھی بتائے ہیں اون میں نلگنڈہ کے انسپکٹروں اور سب انسپکٹروں کی تعداد بھی شامل ہے - ہم فرشتہ تو نہیں کہ سب کچھ ایک دم کر بیٹھیں - انسانی بس کی حد تک جو کچھ کام کیا جاسکتا ہے وہ کیا جارہا ہے - آپ اگر قریب سے ہماری کوششوں کو دیکھتے تو میں سمجھتا ہوں کہ میرے ڈیمانڈ پر کوئی کٹ موشن پیش ہی نہ ہوتا - (Laughter)

حالانکہ میں نے اس کی دعوت دی تھی اور میں نے اپنی کارگزاری کی مطبوعہ

کہاں بھی آنریبل ممبرس کو دی ہیں ۔ جنگلات کی نسبت میں ۶۱ اور ۶۲ فصلی کے اعداد بتلاتا ہوں ۔ سنہ ۶۱ف میں جنگلات کے (۶۲۲۵) مقدمات اور ۶۲ف میں (۶۹۲۶) کے مقدمات میں تاوان اور جرمانہ کیا گیا ۔ سنہ ۶۱ میں (۲۷۵۳۰۰) روپیہ اور سنہ ۶۲ف میں (۳۱۲۰۲۰۰) روپیہ تاوان و جرمانہ وصول ہوا۔ ہاؤس کو معلوم ہوگا اور یہ کوئی راز کی بات نہیں ہے کہ پولس ایکشن کے بعد جنگلات برباد ہوئے اسکا انسداد کیسے ہوا ؟ میں نے منک سرکریعائی کے ان جملہ درختوں کا گوشوارہ بنادیا ہے ۔ ان کی پیڑوں پر جنکے درخت کٹے گئے ہیں میں نے نمبر ڈلوادیا ہے ۔ اس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ کتنے درخت تھے اور کتنے کٹگئے ۔ میں سمجھتا ہوں اس کام کی اہمیت کو وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو اس کام کا تجربہ رکھتے ہیں ۔

श्री. गोपीडी गंगारेड्डी (निर्मल-आम) :–क्या आपने स्वयं यह तहकीकात की है ?

شری وینکٹ رنگا ریڈی- میں اگر کوئی فرشتہ بھی ہوتا تو یہ پورا کام اکیلا نہ کرسکتا ۔ ایک ناظم بھی نہیں کرسکتا ۔ ڈویژنل آفیسر بھی نہیں کرسکتا ۔ ان کٹے ہوئے درختوں کا رجسٹر تیار کروادیا گیا ہے جس کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ کس نمبر کا درخت کٹا ہے ۔ اس سے آسانی سے تنقیح ہوسکتی ہے ۔ چنانچہ میں نے خود اس رجسٹر کو دیکھکر ان مقامات پر پہنچا اور ان درختوں کو کٹا ہوا پایا ۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے- کیا آپ نے سرپرائیز وزٹ (Surprise Visit) کی ہے؟

شری وینکٹ رنگا ریڈی - سرپرائیزوزٹ سے کوئی چیز معلوم نہیں ہوتی ۔ رجسٹر لیکر ان افسروں کے ساتھ جاکر ہی دیکھنا پڑتا ہے ۔

سیندھی کی نسبت یہ بھی کہا گیا کہ اس میں کلوروھائیڈریٹ ملاکر فروخت کی جاتی ہے۔ اسے معلوم کرنے کے لئے حال ہی میں ایک آلہ ایجاد ہوا ہے۔ ایسے(۲۰)آلے منگواکر ہر مہتمم کے پاس دیدئے گئے ہیں ۔ یہ آلے سب انسپکٹرس اور انسپکٹرس کو بھی دینے کی تجویز ہے ۔ لیکن رقمی قلت کی وجہ سے اس تجویز پر عمل نہوسکا ۔ اگر یہ آلے سب انسپکٹرس اور انسپکٹرس کو سربراہ ہوجائیں تو سیندھی میں کلورو ھائیڈریٹ ملانا بالکل بند ہو جائیگا ۔

شری اننت ریڈی یہ آلے کب دئے گئے ہیں؟ نظام آباد میں تو ایسا کوئی آلہ نہیں آیا ۔

شری وینکٹ رنگا ریڈی-یہ آلے آکر دو ڈھائی ماہ کا عرصہ ہوتا ہے ۔ اس پر تجربہ کیا گیا ۔ اور انہیں تقسیم ہوکر تقریباً ایک مہینے کا عرصہ ہوتا ہے ۔

شری جی - ہنمنت راؤ - اس آلے کی کیا قیمت ہے ؟

شری وینکٹ رنگا ریڈی- اسکی قیمت (۲۰) روپئے ہے ۔

ایک عام اعتراض یہ کیا گیا ہے کہ انسدادی تدابیر کےلئے ۱۰ لاکھ روپئے کی گنجائش رکھی گئی ہے جسکی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔آبکاری کےدرخت عموماً جنگلوں میں ہوتے ہیں ، مکانوں میں یا سڑکوں پر تو نہیں ہوتے ۔ ہر ضلع میں فلائینگ اسکواڈ انکی تنقیح کاکام کرتا ہے ۔ اسکے اخراجات ہوتے ہیں ۔ اگر اس پر اتنا روپیہ خرچ نہ کیا جائے تو آپ کو اتنے کروڑ روپیہ کی آمدنی ہو ہی نہیں سکتی ۔

میں سمجھتا ہوں کہ میں نے بہت سے اعتراضات کا جواب دیدیا ہے ۔ اب میں فرداً فرداً چند اعتراضات کا جواب دیتا ہوں ۔

آنریبل ممبر فارکھمم نے یہ اعتراض کیا کہ جنگل کے محاصرے میں جانور داخل ہوتے ہیں تو انہیں پکڑکر بنجر ڈوڈی میں ڈالدیا جاتا ہے ۔ اس بارے میں بنچرائی کے قواعد ہیں اور فی جانور ۸ آنے چرائی کی فیس لی جاتی ہے اور قواعد کےلحاظ سے عمل ہوتا ہے ۔

శ్రీ. బి. కృష్ణయ్య:—— అడవులలోనికి వెళ్ళకపోయినా జర్మానా వసూలు చేస్తున్నారు.

شری وینکٹ رنگا ریڈی ۔ اگر کسی نے ایسا کیا ہے تو وہ مجنون ہوگا ۔

श्री. गोपीडी गंगा रेड्डी :—पहले (१२) आने फीस ली जाती थी। अब (८) आने ली जारही है। क्या फीस में (४) आने की कमी हुवी है ?.

شری وینکٹ رنگا ریڈی ۔ جی نہیں ، آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے ۔ ۸ آنے فیس زراعتی جانوروں سے لی جاتی ہے اور غیر زراعتی جانوروں سے ۱۲ آنے فیس بنچرائی فی جانور لی جاتی ہے ۔ اس شرح میں نہ تو کمی ہوئی ہے نہ زیادتی ۔ بعض چوکیداروں نے جانوروں کی چرائی کی فیس وصول کرکے اوسے خود اپنے جیب میں رکھ لیا تھا ، جنہیں معلوم ہونے پر برطرف کردیا گیا ۔ اگر جانور کی چرائی کی فیس ادا کی جائے تو اس کے لئے چٹھی لینا ضروری ہوتا ہے تا کہ یہ معلوم ہو کہ بنچرائی کی فیس داخل کی گئی ہے ۔

دوسرا اعتراض یہ کیا گیا کہ رعایا کو ضروریات کے لئے لکڑی ملنی چاہئے ۔ میں نے ایک سوال کے جواب میں بھی اس کی نسبت کہا ہے ۔ میرے اس پورٹ فولیو کا جائیزہ لینے کے بعد مجھے یہ خیال ہوا کہ ان خامیوں کو دور کرنا چاہئے۔ کاشتکاروں کو لکڑی ملنی چاہئے اور بکریوں کے چرانے کا انتظام ہونا چاہئے ۔گلموہے کے معاوضہ کا بھی مجھے خیال ہوا ۔ میں نے ایسے تختے بنائے ہیں کہ کاشتکاروں کو قیمت پر آلات زراعت کے لئے لکڑی اور کانٹی بھرائی دینا چاہئے ۔ جنگلات سے تختے آچکے ہیں ۔ اس کے لئے بلاکس (Blocks) بنائے گئے ہیں ۔ انکے لحاظ سے قیمت لیکر لکڑی فروخت کی جائیگی ۔ بکروں کو جنگلوں میں چرانے کی اس لئے مانعت ہے کہ وہ جنگلات کو نقصان پہنچاتے ہیں ۔ درختوں کےکونپل کھا لیتے ہیں آنریبل ممبر فار آپا گوڑہ نے کہا

کہ چوکیدار رشوت لیکر چوری سے بکروں کو چھوڑتے ھیں - اس سلسلے میں جیسا کہ میں نے کہا بلاکس کا کام پورا نہیں ہوا ھے - میں ھر دوسرے چوتھے روز ٹیلیفون پر اس کی نسبت دریافت کرتا ھوں - ممکن ھے ھفتہ عشرہ میں اسکا بھی انتظام ھوجائیگا -

ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ ایک تجربہ کار صدر المہام کی موجودگی میں بلا نمبر اندازی درخت کیسے تراسے جا رھے ھیں - یہ میرے تھوڑے بہت تجربہ ھی کا نتیجہ ھے کہ اتنی گرفتاریاں ھوئی ھیں - اور ایسی حرکتوں کا انسداد ھو رھا ھے - اور میں سمجھتا ھوں کہ جو تھوڑی بہت خامیاں باقی رھگئی ھیں وہ آنریبل ممبر کے تعاون سے دور ھوجائینگی -

ایک اعتراض یہ کیا گیا کہ بعض اراضیات پر جہاں نہ توگھاس ھوتی ھے اور نہ جنگل کاشت کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی - بات در اصل یہ ھے کہ جنگلات خود بخود تھوڑے سے عرصے میں تو اگ نہیں جاتے - اس کےلئے ۳۰ - ۴۰ سال کی مدت درکارھوتی ھے۔ اسلئے اگر کسی جگہ اس وقت جنگل نہو تو یہ نہ سمجھنا چاھئے کہ وہ علاقہ جنگلات کے تحت نہیں ھوسکتا اور پھر یہ بات بھی قابل غور ھے کہ آنریبل ممبر جس زمین پر جنگل یا گھاس تک نہو نا بیان کرتے ھیں کیا وہ زمین کاشت کے لئے موزوں ھوسکتی ھے۔ اس لحاظ سے یہ اعتراض درست نہیں ھوسکتا -

یہ بھی الزام لگایا گیا کہ ۱۹۳۰ع کے مقابلہ میں آج آبکاری کی آمدنی بہت بڑھ گئی ھے - یہ ٹھیک نہیں ھے - میں سستے داموں دینے کے لئے تیار ھوں بشرطیکہ آپ اجازت دیں - یہ بھی کہا جاتا ھے کہ آمدنی کا ایک چوتھائی حصہ رشوت میں چلا جاتا ھے - میں یہ جاننا چاھتا ھوں کہ کس حساب سے یہ معلوم کیا گیا - اگر آنریبل ممبر کو یہ راز معلوم ھے تو وہ اسکا انکشاف کردیں تاکہ میں اس کا انسداد کرسکوں -

لچھا پور کے واقعہ میں جو (۳۰۰۰) درخت برآمد کئے گئے ھیں اس سے (۴۷) ھزار روپیئے وصول ھوے جسکی نسبت میرا یہ خیال ھے کہ یہ ایک چوتھائی رقم ھے - اسکا قصہ یہ ھے کہ میں نے وھاں اپنے ایک ملاقاتی آدمی سے اتنا کہدیا کہ ھمارے عہدہ دار وھاں جو جو کام کرتے ھیں اسکی مجھے اطلاع دیں - چنانچہ انہوں نے اطلاع دی کہ آپ کے انسپکٹر نے (۱۰۰۰) درختوں کا پنچنامہ کیا ھے ، جو بلا نمبر ھیں - اس پر میں نے مہتمم کو حکم دیا کہ مجھے اس پنچنامہ پر بھروسہ نہیں ھے اور وہ خود تحقیقات کریں۔ مہتمم صاحب نے تحقیقات کرکے (۱۶۰۰) درخت بلا نمبر اپنے پنچنامے میں بتلائے - مجھے اسکی اطلاع بھی خانگی سے ملی - اس پر میں نے ناظم صاحب فلائینگ اسکواڈ کو حکم دیا کہ وہ پنچنامہ کریں - چنانچہ انہوں نے اپنے پنچنامہ میں (۲۱۰۰) درخت بتلائے - میں نے اس پر بھی اعتماد نہ کرتے ھوئے یہ حکم دیا کہ وہ اپنے سب آدمیوں کو ساتھ لیجاکر تنقیح کریں - چنانچہ انہوں نے بعد میں اپنی رپورٹ میں (۲۰۰۰)درخت بتلائے - میں نے اس اختلاف پر بھروسہ نہ کرکے مزید تحقیقات کے لئے سب انسپکٹر ، انسپکٹر ، مہتمم ، فلائنگ اسکواڈ سب کو روانہ کیا - انہوں نے درخواست کی کہ اس

کام کے لئے سہینہ دو سہینے کا عرصہ چاہئے ۔ میں نےاسکی اجازت دی اور کہا کہ لال رنگ لیکر ب ۱ ۔ ب ۲۔ ب ۳ ۔ کے نشانات درختوں پر لگائیں ۔ جب انہوں نے پنچنامہ کیا تو تین ہزار درختوں کا پتہ چلا جسکا ٹری ٹیکس (Tree Tax) تقریباً ۳۰ ہزار روپیے ہوتا ہے ۔ لیکن در اصل جو محصول ادا کیا گیا ہے وہ بہت کم ہے ۔ ایسا کیوں ہو رہا ہے ، میں یہ معلوم کررہا ہوں اور سزاً وہاں کے سب انسپکٹر کو برطرف کردیا گیا ہے ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ اگر آنریبل منسٹر خود جاتے تو شاید درختوں کی تعداد چار ہزار ہوجاتی ۔

شری وینکٹ رنگاریڈی ۔ اگر میں جاتا تو اتنے بھی برآمد نہ ہوسکتے کیونکہ میں ویسی جسمانی محنت نہیں کرسکتا جس محنت سے کہ ایسے درخت برآمد ہوسکتے ہیں ۔ میں کچھ عقلی کام کرسکتا ہوں ۔ لیکن جھاڑ جھاڑ پھر نا میرے بس کی بات نہیں ۔

(Cheers)

ایسی سچی بات کا مجھے اعتراف ہے ۔ میں نے یہ حکم دیا ہے کہ آئندہ سے ایسی کوئی غلطی نہ ہونے پائے ۔ لیکن اگر اس جگہ آریبل ممبر ہوتے تو شائد سولی کا حکم دیتے ۔

چھوٹے اور بڑے مستاجرین کا ذکر بھی یہاں کیا گیا ہے ۔ کہا گیا کہ بڑے مستاجرین اورکنٹراکٹرس کے ساتھ رعائت برتی جاتی ہے ۔ میں ان دونوں میں کوئی امتیاز نہیں کرتا ۔ اگر مجھ سے پہلے ایسی کوئی رعایت کی گئی ہو یا امتیاز برتا گیا ہو تو میں اس سے واقف نہیں ہوں ۔ اسکے علاوہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ غریبوں کے معاملہ فوراً ہراج کئے جاتے اور بڑے آدمیوں کے معاملہ کو ہاتھ نہیں لگایا جاتا ۔ اس ضمن میں میں نے یہ حکم دیا ہے کہ جتی الامکان مکرر ہراج نہ کیا جائے بلکہ سہینہ دوسہینہ کی مہلت دیجائے تاکہ اس سے آمدنی میں یا ہراج کی رقم میں زیادہ فرق نہ پڑے ۔ لیکن اگر یہ اندازہ قائم کیا جائے کہ وہ شرارت سے دیدہ ودانستہ ایسا کر رہے ہیں اور انکی نیت سرکار کو نقصان پہنچانے کی ہے تو ان پر تشدد کیا جائیگا ۔

ایک عجیب بات یہ کہی گئی ہے کہ عادل آباد میں فارسٹ کا کام شروع کیا گیا ہے جو صداقت سے بعید ہے ۔ جو جاگیرات شریک خالصہ ہوے ہیں اورجن پر اب پٹہ داروں کے حقوق دئے جا رہے ہیں ، اس پر قانون صحرا کے لحاظ سے غور کیا جاتا ہے چنانچہ آپ دیکھینگے کہ ہر اعلان میں حقوق پٹہ داران کی صراحت کی گئی ہے اورجو نقشہ اسکے ساتھ منسلک کیا جاتا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اطراف واکناف کون ہیں اور .....

شری اندانپا گری لبیا (کشٹگی) اسپیکرسر ۔ آبکاری کے بارے میں ایک واقعہ عرض کرنا ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اس وقت واقعات بیان کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی ۔

شری وینکٹ رنگا ریڈی- غرض دوسرے بھی اعتراضات بہ تبدیلی الفاظ قریب قریب ایسے ہی ہیں - اسلئے ہر آنریبل ممبر کوانفرادی طور پر جواب دینا غیر ضروری سمجھتا ہوں -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - کسٹمس ڈپارٹمنٹ میں جو ریٹرنچمنٹ کا مسئلہ ہے اس بارے میں جواب دیجئے -

شری وینکٹ رنگا ریڈی - کسٹمس ڈپارٹمنٹ میں علحدہ شدہ (۱۰۰۶) اشخاص میں سے ۱۶ گزیٹڈ ، نان گزیٹڈ درجہ اول (۹۰۶) اور درجہ ادنی (۸۸۱) کی تخفیف عمل میں آئی - انکے بارے میں شائد آنریبل ممبر نے یہ خیال کیا کہ ان سب کو سیلس ٹیکس میں جذب کیا جائیگا - لیکن وہاں اس ڈپارٹمنٹ کے بجٹ کی گنجائش کے لحاظ سے انہیں جذب نہیں کیا جاسکا - جتنے لوگوں کو وہاں جذب کرنے کی گنجائش تھی انہیں وہاں جذب کیا گیا اور باقی لوگوں کے لئے جملہ دفاتر کو حکم دیا گیا ہے کہ مخلوعہ جا ئدادوں پر کسٹمس کے لوگوں کو جذب کیا جائے - علاوہ ازیں بعض ایسے عہدہ دار اور اہلکار جو دوسرے دفاتر سے حق عود باقی رکھکر اس محکمہ میں منتقل ہوئے تھے اپنی جگہ واپس ہوگئے ہیں - اسکے باوجود بھی ابھی جن لوگوں کو ملازمت نہیں مل سکی انکے بارے میں پبلک سروس کمیشن اور امپلائمنٹ اکسچینج کو لکھا گیا ہے جبتک کسٹمس ڈپارٹمنٹ کے لوگوں کو دفاتر میں بھرتی نہ کرلیا جائے نئے اشخاص کا رکروٹمنٹ (Recruitment) نہ کیا جائے - اسکے علاوہ اکونٹنٹ جنرل کو بھی لکھا گیا ہے کہ کسی نئے آدمی کی تنخواہ ایصال نہ کیا جائے -

شری وی - ڈی- دیشپانڈے - ۱۰۰۶ علحدہ شدہ اشخاص میں سے ابتک کتنے اشخاص کو نوکری ملی ہے ؟

شری وینکٹ رنگا ریڈی -- اس وقت تعداد میرے پاس نہیں ہے - لیکن میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ کسی شخص کو بھی بیکار نہ رکھنے دینے یا اسکو ملازمت مہیا کرنے کی پوری کوشش کی گئی ہے - اب میں معزز ممبران سے استدعا کرتا ہوں کہ جو کٹ موشنس پیش کئے گئے ہیں وہ واپس لے لیں اور ڈیمانڈس منظور فرمائیں -

Mr. Speaker: I shall now put the motions for reduction of grants to vote.

Shri Ankushrao Ghare: I beg leave of the House to withdraw all the cut motions standing in my name.

All the motions standing in the name of Shri Ankushrao Ghare were, by leave of the House, withdrawn.

DEMAND NO. 3—STATE EXCISE DUTIES.

THE TREE-TO-THE-TAPPER SCHEME AND EXCISE DUTIES.

Shri G. Sreeramulu: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

NON-IMPLEMENTATION OF TREE-TO-THE TAPPER SCHEME

Mr. Speaker : Since Shri Buchiah, against whom the next cut motion in the list stands, is absent, I shall put his motion to vote.

The question is :

" That the grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100." The motion was negatived

POLICY REGARDING AUCTIONS

Mr. Speaker : Since Shri Mohd. Abdul Rahman, against whom the next cut motion in the list stands, is absent. I shall put his motion to vote.

The question is :

" That the grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100." The motion was negatived.

CORRUPTION IN EXCISE DEPARTMENT

Shri P. Vasudev : Mr. Speaker, Sir, I want my cut motion to be put to vote.

Mr. Speaker : The question is :

" That the grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100." The motion was negatived.

EXCISE ADMINISTRATION IN NALGONDA DISTRICT

Shri B. Dharmabiksham : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn

CONTRACT SYSTEM IN EXCISE DEPARTMENT.

Shri K. Venkatrama Rao : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

ADULTERATION AND POISONOUS DRUGGING OF TODDY AND LIQUORS

Shri K. Ananth Reddy : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Demand No. 4 Stamps lack of Superintendence in the Stamps Department.

Shri Ankush Rao Ghare : I beg leave of the House to withdraw my cut motion the motion was, by leave of the House, withdrawn.

DEMAND No. 5 FOREST.

In efficiency and corruption in the Forest Department. in Nirmal Taluq.

Shri Gopidi Ganga Reddy : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave the House, withdrawn.

WORKING OF FOREST DEPARTMENT IN WARANGAL DIST.

Shri K. L. Narasimha Rao : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

PROVIDING FACILITIES TO THE PEASANTS REGARDING FOREST PRODUCTS.

Shri B. Krishnaiah : Mr. Speaker, Sir, I want my cut motion to be put to vote.

Mr. Speaker : The question is :

" That the grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100." The motion was negatived.

WASTAGE OF FOREST WEALTH

Shri G. Sreeramulu : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

AFFORESTATION IN ADILABAD DISTRICT.

Shri Daji Shankar Rao : I beg leave of the House to withdraw my cut motion .

The motion was, by leave of the House, withdrawn,

RESUMPTION OF FOREST LAND GIVEN FOR CULTIVATION

Shri P. Vasudev: Mr. Speaker, Sir, I want my cut motion to be put to vote.

Mr. Speaker: The question is:

"That the grant under Demand No. 5 be reduced by Rs. 100." The motion was negatived.

MALPRACTICES OF FOREST RANGERS

Shri K. Ananth Reddy: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

HEAVY RISE IN ESTABLISHMENT CHARGES OF THE FOREST DEPARTMENT.

Shri Ankush Rao Ghare: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

CARRUPTION IN THE DEPARTMENT

Shri Gopidi Ganga Reddy: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

DEMAND NO. 9—INTER STATE TRANSIT DUTIES ABOLITION OF EXPORT DUTY

Shri Udhavarao Patil: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

RETRENCHMENT IN CUSTOMS DEPARTMENT

Shri V. D. Deshpande: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker: All the motions for reduction of grants have been disposed of. I put the motions for Demands of Grants to vote.

The question is :

"That the respective sums not exceeding Rs. 1,61,06,000 in respect of Demands Nos. 3, 4, 5, 6, & 9 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The demands have the recommendation of the Rajpramukh.

The motion was adopted.

(As directed by Mr. Speaker the motions for Demands for grants which were adopted by the House are reproduced below. E. D. of L. A.).

DEMAND NO. 3.—STATE EXCISE DUTIES.

"That a sum not exceeding Rs. 78,80,000 under Demand No. 3 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

DEMAND NO. 4—STAMPS

"That a sum not exceeding Rs. 3,28,000 under Demand No. 4 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

DEMAND NO. 5—FOREST

"That a sum not exceeding Rs. 34,88,000 under Demand No. 5 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

DEMAND NO. 6—REGISTRATION.

"That a sum not exceeding Rs. 4,24,000 under Demand No. 6 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

DEMAND NO. 9—INTER STATE TRANSIT DUTIES

"That a sum not exceeding Rs. 39,86,000 under Demand No. 9 be granted to the Rajpramukh to defray the

several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Shri V. D. Deshpande: Mr. Speaker, Sir, I suggest that we meet again at 5 p.m. in the evening.

Mr. Speaker: All right, I have no objection; but I would like to know till what time the House is going to sit.

Shri V. D. Deshpande: We can sit till 8 or 9 p.m.......

Mr. Speaker: 9 p.m. will be too late. It all depends on the Members themselves, and they should try to cut short the length of their speeches.

The House then adjourned for recess till Five of the Clock.

The House reassembled after recess at Five of the Clock.

[MR. SPEAKER. IN THE CHAIR].

Mr. Speaker: Shri Anna Rao Ganamukhi.

The Minister for Local Govt. (Shri Anna Rao Ganamukhi): Sir, I beg to move:

"That a sum not exceeding Rs. 15,85,210 under Demand No. 24 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That a sum not exceeding Rs. 15,85,210 under Demand No. 24 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Shri Anna Rao Ganamulkhi: Sir, I beg to move:

"That a sum not exceeding Rs. 3,92,600 under Demand No. 44 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That a sum not exceeding Rs. 3,92,600 under Demand No. 44 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Shri Anna Rao Ganamukhi : Sir, I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 5,33,440 under Demand No. 46 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That a sum not exceeding Rs. 5,33,440 under Demand No. 46 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Shri Anna Rao Ganamukhi : Sir, I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 3,99,390 under Demand No. 47 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st of day March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That a sum not exceeding Rs. 3,99,390 under Demand No. 47 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Shri Anna Rao Ganamukhi : Sir, I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 12,69,000 under Demand No. 56 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That a sum not exceeding Rs. 12,69,000 under Demand No. 56 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Shri Anna Rao Ganamukhi: Sir, I beg to move:

"That a sum not exceeding Rs. 5,74,000 under Demand No. 59 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That a sum not exceeding Rs. 5,74,000 under Demand No. 59 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Shri Anna Rao Ganamukhi: Sir, I beg to move:

"That a sum not exceeding Rs. 12,86,000 under Demand No. 71 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That a sum not exceeding Rs. 12,86,000 under Demand No. 71 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Shri Anna Rao Ganamukhi: Sir, I beg to move:

"That a sum not exceeding Rs. 4,28,600 under Demand No. 74 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That a sum not exceeding Rs. 1,28,600 under Demand No. 74 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Shri Anna Rao Ganamukhi: Sir, I beg to move:

"That a sum not exceeding Rs. 43,00,000 under Demand No. 77 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That a sum not exceeding Rs. 43,00,000 under Demand No. 77 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Shri Anna Rao Ganamukhi: Sir, I beg to move:

"That a sum not exceeding Rs. 12,85,714 under Demand No. 25 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker: Motion moved:

"That a sum not exceeding Rs. 12,85,714 under Demand No. 25 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

DEMAND NO. 25 (HEAD OF-12) WELL SINKING DEPARTMENT Rs. 12,85,714.

INADEQUACY OF WELLS IN WARANGAL DISTRICT

Shri K. Venkiah (Madhira): Sir, I beg to move:

"That the grant under Demand No. 25 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 25 be reduced by Rs. 100."

POLICY AND ADMINISTRATION OF WELL SINKING DEPARTMENT

Shri Sharangouda Inamdar (Andola-Jeevargi) *:* Sir, I beg to move :

"That the grant under Demand No. 25 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 25 be reduced by Rs. 100."

DEMAND NO. 46 (HEAD OF ACCOUNT—50.C.5)—CITY IMPROVEMENT BOARD—Rs. 5,33,440.

UNSATISFACTORY WORKING OF CITY IMPROVEMENT

شری گوپی ڈی گنگا ریڈی - مسٹر اسپیکر - ڈیمانڈ نمبر (۴۶) میں حسب ذیل کٹ موشن پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں (۵۳۳۴۴۰) کی جو رقم رکھی گئی ہے اس میں سے ۳۰۰ روپیہ کی کمی کی جائے - میں آرائش بلدہ کی غیر تشفی بخش کارکردگی پر بحث کرونگا -

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 46 be reduced by Rs. 300."

ECONOMY IN CITY IMPROVEMENT BOARD

Shri V. D. Deshpande : Sir, I beg to move :

"That the grant under Demand No. 46 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Is this not covered in the previous cut motions ? In what way is this different ?

Shri V. D. Deshpande : This cut motion is for discussing economy in City Improvement Board.

श्री अन्नाराव गणमुखी:– इन दोनों में कुछ जियादा फर्क नहीं है।

Mr. Speaker : There is only difference of words. All right. Cut Motion moved :

"That the grant under Demand No. 46 be reduced by Rs. 100."

INCREASE OF RENT ON C.I.B. QUARTERS.

Shri Abdul Rahman : Sir, I beg to move :

"That the grant under Demand No. 46 be reduced by Rs. 100."

Shri Anna Rao Ganamukhi : Sir, I would like to submit that no receipts—no extra income—have been provided in the Budget as a result of the increase in the rent.

Mr. Speaker : Is this not shown in the Budget ?

Shri Anna Rao Ganamukhi : Of course it is shown ; but what I say is as a result of the increase in rent. No extra income is shown in the Budget.

شری عبدالرحمن - آرائش بلدہ کے موجودہ کرایہ اور مجوزہ کرایہ پر بحث کرنا چاہتا ہوں -

Shri Anna Rao Ganamukhi : So, it is only to discuss existing rents instead of increase of rents.

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 46 be reduced by Rs. 100."

DEMAND NO. 47 (HEAD OF ACCOUNT—50. C.9)—
GARDENS EXCLUDING DISTRICT GARDENS—Rs. 3,99,390.

MAINTENANCE OF GARDENS (CITY).

شری گوپی ڈی گنگا ریڈی - مسٹر اسپیکر سر - میں ڈیمانڈ نمبر (۴۷) میں حسب ذیل کٹ موشن پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں - (۳۹۹۳۹۰) کی جو رقم رکھی گئی ہے اس میں پچاس روپیہ کی کمی کی جائے - سٹی کے باغات کے اخراجات کے بارے میں بحث کرونگا -

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 47 be reduced by Rs. 50."

DEMAND NO. 56 (HEAD OF ACCOUNT 57·C—2-8)—CONTRIBUTIONS AND GRANTS-IN-AID TO MUNICIPALITIES AND LOCAL BODIES—Rs. 12,69,000.

CONTRIBUTION TO HYDERABAD MUNICIPAL CORPORATION

Shri Udhava Rao Patil : Sir, I beg to move :

" That the grant under Demand No. 56 be reduced by Rs. 5,60,000."

Mr. Speaker : What does the member mean ? Does he mean that no contribution should be given to the Hyderabad Municipal Corporation ?

Shri Udhava Rao Patil : Whatever I want to say, I shall say at the time of my speech.

Shri Anna Rao Ganamukhi : It should be explicit—whether it is grant, loan or contribution.

Shri Udhava Rao Patil : As I said, I shall explain this at the time of my speech.

Mr. Speaker : Motion moved :

" That the grant under Demand No. 56 be reduced by Rs. 5,60,000."

GRANTS TO DISTRICT MUNICIPALITIES

Shri Daji Shanker Rao : Sir, I beg to move :

" That the grant under Demand No. 56 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Cut Motion Moved :

" That the grant under Demand No. 56 be reduced by Rs. 100."

DEMAND NO. 59 (HEAD OF ACBOUNT 57—E) CHARGES IN CONNECTION WITH THE VILLAGE PANCHAYATS ACT Rs. 5,74,000.

WORKING OF VILLAGE PANCHAYATS

Shri K. Ram Reddy (Nalgonda) : Sir, I beg to move :

" That the grant under Demand No. 59 be reduce Rs. 100."

Mr. Speaker : Cut Motion moved :

" That the grant under Demand No. 59 be reduced by Rs. 100."

WORKING OF PANCHAYAT SYSTEM

Shri Sharangowda Inamdar : Sir, I beg to move :

" That the grant under Demand No. 59 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : This is practically the same as cut motion No. 2 under this demand moved by Shri Ram Reddy. There, it is ' working of village panchayats ' and here, ' working of Panchayat system '.

Shri Sharangowda Inamdar : I want to speak on the administration of the panchayat system and how far they have progressed.

Mr. Speaker : The wording is the same. So, this cut motion, not to be put to vote.

INEFFICIENT FUNCTIONING OF PANCHAYATS IN NIRMAL TALUKA

Shri Gopidi Ganga Reddy : Sir, I beg to move :

" That the grant under Demand No. 59 be reduced by Rs. 90."

Mr. Speaker : Cut Motion moved :

" That the grant under Demand No. 59 be reduced by Rs. 90."

DEMAND NO. 77 (HEAD OF ACCOUNT—82) CAPITAL ACCOUNT OF OTHER STATES WORKS OUTSIDE THE REVENUE A/C
Rs. 48,00,000.

INDUSTRIAL HOUSING SCHEME

Shri V. D. Deshpande : Sir, I beg to move :

" That the grant under Demand No. 77 be reduced by Rs. 100 ".

Mr. Speaker : Cut Motion moved :

" That the grant under Demand No. 77 be reduced by Rs. 100".

Shri Anna Rao Ganamukhi : I want clarification, Sir. Is it the scheme or the working of the Industrial Housing that the subject-matter of the cut motion. I want that it should be made specific.

Shri V. D. Deshpande : I want to discuss the working of the Industrial Housing Scheme.

Mr. Speaker : Now we shall take up general discussion (*Pause*).

I think no body wants to speak, as none has stood up.

Shri V. D. Deshpande : You have laid down a procedure, Sir.

Mr. Speaker : No. I wanted to give chance to those people who have never spoken before. Now, I find all the names here are very familiar names.

श्री. गोपीडी गंगारेड्डी :—मिस्टर स्पीकर सर, यहां जो लोकल सेल्फ गव्हर्नमेंट मिनिस्टर की जानिबसे हाअुस के सामने जो डिमांडस रखेगये हैं अुनपर मैंने तीन कट मोशन्स पेश किये हैं। अुसके बारे में मै बहस करना चाहता हूं। पहले मैं ग्राम पंचायतों के बारे में कुछ कहना चाहता हूं। बापूजीने कहा है कि ग्राम पंचायत ही रामराज्य की बुनियाद है। ग्रामपंचायतो से ही ग्रामराज्य कहलाता है। ग्रामराज्य से ही याने ग्रामपंचायतों से ही दुनिया की और स्टेट की तरक्की होने वाली है। तो हमे अपने ग्रामोंको सुधारना है। और अिसलिये हमारी ग्रामपंचायतें अच्छी तरह से चलनी चाहियें। अगर हमें मकान बनाना होता है तो पहले अुसकी बुनियाद मजबूत करनी होती है, तभी वह मकान टिक सकता है। मकान की बुनियाद तो जमीन होती है। मकान बनाने के लिये पहले हमें अुसको खोदना पडता है। अुसमें पत्थर डालने पडते हैं। यदि यह बुनियाद मजबूत न रही तो वह मकान कायम नही रह सकता सबसे पहले बुनियाद मजबूत होनी चाहिये। अिसलिय हमें अगर अपने देश में रामराज्य कायम करना है तो अुसकी जो बुनियाद ग्रामपंचायतें है, वह हमें पहले मजबूत करनी चाहियें। केवल अिलेक्शन प्रॉपोगांडे (Election Propaganda) के लिये यदि ग्रामपंचायतें बनाअी जाती हैं ओर बाद में अुनकी ओर कोअी ध्यान नहीं दिया जाता। अिस तरह से ग्रामराज्य स्थापन नहीं होने वाला है। अिससे रामराज्य का रास्ता नहीं निकलेनेवाला है। अिसके बारे में हम यह देखते हैं कि ग्रामपंचायतें स्थापन हो कर दोसाल होगये। और अेक जम्हूरियत ग्रामों मे स्थापित की गअी। लेकिन अबतक वहां का काम ठीक तरह से नहीं होयरहा है। तहसील से जो रकम वसूल की जाती है वह सेकडा १५ रुपये है। लेकिन वह भी अमल मे नहीं आरहा है। वहां जो लोग ग्रामपंचायतों के लिये चुनकर आये हैं अुन्हे क्या काम करना पडता है यह भी मालुम नही है और अिसलिये वे कुछ काम नहीं कर सकते। जैसे अेक निर्जीव मूर्ति होती है अुसका अुस पत्थर की मूर्ति का हमें कुछ अुपयोग नही होता। वैसे ही ये लोग खाली बैल रहते हैं। वे कुछ काम नही कर सकते। अिन ग्रामपंचायतों के लोगों को ट्रेनिंग के लिये भी कोअी अितजाम अभी तक नहीं किया गया है. ग्रामपंचायतों के हाथ में कोअी चीज अभीतक नही दी गअी है। देहातों मे जो कोंडवाडे हुवा करते हैं

वे भी ग्रामपंचायतों के अधिकार मे नही है । जिनका अितजाम ग्रामपंचायतों को नही सौंपाजगया है। ग्रामपंचायतों के लोगों को ट्रेनिंग देने की वहुत आवश्यकता है । अुसके बिना ग्रामपंचायतों का काम नही चल सकेगा

गव्हर्नमेंट टॅक्सेस बढा रही है। गव्हर्नमेंट की कोशिश अैसी होनी चाहिये की ग्रामपंचायतें तरकी करना आरंभ करदें। जिन की अभिवृद्धीसे जनता को जियादा लाभ होगा । जो लोग आज ग्रामपंचायतों के लिये चुनकर आये है वे अगर कुछ काम नही करेंगे तो अगले अिलेक्शन के वक्त लोग सोंचेंने की अुन्हों ने जिन लोगों को चुन कर भेजाया वे अपने लिये कुच्छ न कर सके और अिस साल भी वही हाल होगा । यह भी चुनकर आयें तो क्या करेंगे ? अिसी तरह अगर होना रहा तो ग्रामपंचायतों पर लोगों का विश्वास बाकी नहीं रहेगाय आज ग्रामपंचायतों को जो काम देहातमे करना है वह नही हो रहा है। बापूजी ने बहुत बार देहातों के पायखानो के बारे मे कहा है और देहातो के पायखाने के लिये अेक स्कीम भी निकाली है। कॉंग्रेस के लोग खाली गांधीजी का नाम लेते हैं और सत्य अहिंसा का जप करते है लेकिन गांधीजी के अुसूलों को अमल मे नही लारहे है। बापूजी ने जो काम करने के लिये कहा है वह अिनसे नहीं होता है।.

दूसरी बात मुझको जो कहनी है वह गार्डन्स के सिलसिले में है। हमारी सरकार ने जो गार्डन्स बनाये हैं अुनकी हालत कैसी है यह देखने के लिये आपको बहुत दूर नहीं जाना होगा। सिर्फ यहां से १०० कदम ओर जाअीये तो आपको यह बात अच्छी तरह से दिखेगी। यहां तक की वहा जो जानवर रखे गये हैं अुनको पेटभर खाना नही मिलता। अुनके शरीर पर केवल चमडा और हड्डी ही रह गअी है। पब्लिकगार्डन में जो हाथी रखा हुवा है अुसकी हालत देखें तो मालूम होगा की अुसके शरीर में मांस तो है हि नहीं। अिसके बावजूद लोग दो दो आने देकर अुस पर सवारी करते है। हम हाथी को तो जानवरों में सबसे बडा और कारआमद जानवर मानते हैं लेकिन अुसके आहार का अितजाम अच्छीतरह नहीं करते हम अुसको बहुत तकलीफ दे रहे हैं। खुले जंगल में जो पशु रहते है वे अिन हाथीयोंसे जियादा आनंद में रहते हैं। अेक तो हम अुन्हें यहां पकड पकडकर लाते हैं और फिर अुन्हें अच्छा खाना भी नही देते। यहां गार्डन्स में जो फुलझाड आदि रहते हैं अुनके फल और फुल बिना मवायजे के यह गार्डन्स का अितजाम करने वाले जो लोग होते हैं जो सरकारी अफसर होते हैं वे अपने घर लेजाते हैं। अिसतरहसे गार्डन्स का अितजाम भी ठीक तरह से नही होरहा है।.

अब जो बात मुझे कहनी है वह यह है कि सिटि अिम्प्रुव्हमेंट बोर्ड (City Improvement Board) का काम भी ठीक तरह से नही होता। काफी मुकामात पर ये घर बनाने का काम गुत्तेदारों को दिया जाता है। और अिसमे काफी पैसा खर्च होता है। अिसका अुद्देश यह होना चाहिये कि गव्हर्नमेंट और मजदूरों को जियादा फायदा हो। अिसके बर खिलाफ जो गुत्तेदार है अुन्हीं को जियादा फायदा हो रहा है। गव्हर्नमेंट और मजदूरों के बीच में आज जो यह गुत्तेदार ।मिडलमन-बनकर बैठा है अुसको निकाला जाय तो दोनों का फायदा होगा। गव्हर्नमेंट और मजदूरों को दोनो की सहकार से काम करना चाहिये। मै पूछना चाहता हूं कि अेक साल के अरसे में अैसे कितने मकान अिस बोर्ड ने बनाये है ?.

सिटि अिम्प्रुव्हमेंट बोर्ड की जो अॅडवहयजरी कमेटि होती है अुसमें जियादातर जो नॉन ऑफिशियल में करा लिये जाते हैं अुनमें कॉंग्रेसवालों की तादाद ही जियादा होती है। और जो कॉंग्रेसी लोग अिस

बोर्ड मे होते है वे अिलेक्शन्स के समय अिसका नाजायज फायदा लेते है। यह हमने जनरल अिलेक्शन्स में भी देखा और बाय-अिलेक्शन्स मे भी देखा। लोगोंसे कहाजाता है कि आप हमे व्होट देंगे तो मकान दिलायेंगे। अिसमें काफी सिफारीस चलती है। जिसकी शिफारिस हो अुसी को मकान मिलने का अिमकान है। और जिनको अिसकी बहुत जरूरत होती है अुनको मकान नही मिलते। है कुछ तो अैसे लोग भी है जिनके बडे बडे खानी बंगले होने पर भी सिटि अिम्प्रुव्हमेंट बोर्ड से घर ले लेते है। और अपने नाम पर अुसे रखकर जियादा किराये पर दूसरे को देते है और जियादा किराया वसूल करने की कोशिश करते है। अैसी हरकतें को फौरन रोकने की जरूरत है। अिसमे पार्टीबाजी नही लानी चाहिये। तब ही यह ठीक तरह से चल सकेगा वरना यह काम ठीक तौरसे न चल सकेगा।

यह सिर्फ बल्देमें ही नही हो रहा है जिले और तालुको में भी अिस तरह के सिटि अिम्प्रुव्हमेंट बोर्डस बनाने चाहिये। जिन गरीब लोगों का घर नही है अुनको अिस स्कीम से लाभ होजायेगा। लेकिन अिस प्रकारका बोर्ड सिर्फ सिटि में ही रहने से जियादा फायदा न होसकेगा। और फायदे के मुकाबले में जो अखराजात अिस बोर्ड पर हो रहे है वे जियादा है। तेलगु मे अेक कहावत है (రొట్టెకి [illegible]) याने दोसाओं से अचार ही जियादा है। याने फायदा कम अखराजात जियादा। यह तरीका बिल्कुल ठीक नही है। मै प्रार्थना करूंगा कि जितनी बातें मैंने कही है मिनिस्टर साहब अुन सबका तफसीली बयान जवाब दें। और मै यह भी अुमीद करता हूं की मिनिस्टर जी सिर्फ जवाब ही नही देंगे बल्कि अुसपर अमल भी करेंगे। अितना कहकर मै अपनी तकरीर खतम करता हूं।

شری عبدالرحمن - مسٹر اسپیکرسر - سابقہ حکومت نے کم استطاعت لوگوں کے رہنے کے لئے محکمہ آرائش بلدہ کے توسط سے چند مکانات بنائے تھے - ان مکانات کی تاریخ یہ ہے کہ پہلے تو تعمیر شدہ ان نئے مکانات میں لوگ رہنے کے لئے تیار ہی نہ ہوتے تھے ، کیونکہ اس زمانے میں عام مکانات کے کرائے ان سے کم تھے - لیکن سررشتہ آرائش کی کوشش سمجھئے کہ لوگ ان سرکاری مکانوں میں رہنے لگے - اسکے بعد جنگ کا دور آیا - پولیس ایکشن کے پہلے اور بعد ان مکانات کی مانگ بڑھنے لگی - کیونکہ جنگ کے دوران میں خانگی مکانات کے مالکوں کی نیتوں میں فتور آگیا - کرایوں میں انہوں نے اضافہ کیا - کیونکہ ان میں پیسہ پیدا کرنے کی حرص پیدا ہوئی - نتیجتاً مکانوں کے کرائے بڑھ گئے - گورنمنٹ نے مکانوں کے کرایوں میں اضافہ اور تخلیہ کی الجھنوں پر کنٹرول کے لئے رنٹ کنٹرولر مقرر کیا - آج بھی یہ دفتر کام کر رہا ہے - یہ حقیقت ہے کہ یہاں کی آبادی میں کافی اضافہ ہوا ہے - لوگوں نے آرائش بلدہ کے مکانوں پر اسلئے بھی توجہ کی کہ ان مکانوں کے کرایہ خانگی مکانوں کے کرایوں سے کچھ کم معلوم ہوئے - لیکن بعد میں اس سررشتہ کو بھی ساھوکاری کی حرص دامنگیر ہوئی - وہ منافع اور سود کے لالچ میں مکانوں کے کرایوں میں مزید اضافہ کرنا چاہتی ہے - یہ سنکر یہاں کے پبلک لیڈروں اور اخبارات نے متفقہ طور پر حکومت سے مختلف قرار دادوں کے ذریعہ یہ مطالبہ کیا کہ وہ اس مجوزہ غیر منصفانہ کرایوں میں اضافہ کی تجویز کو روک دے - اگر ایسا ہوتو یہ عوام دشمنی کے مترادف ہوگا - اسلئے کہ آجکل ہر چیز گراں ہے - اور یہ مکانات کم استطاعت رکھنے والے لوگوں کی سہولت کی خاطر بنائے گئے ہیں - عوام نے بھی اس سلسلے میں کافی احتجاج کیا - لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جہاں عوام کسی چیز کے

بارے میں احتجاج کرتے ہیں وہاں حکومت کو بھی یہ ضد ہو جاتی ہے کہ اس احتجاج کے خلاف وہ عمل کرے - عوام کی خواہشات کو دیکھتے ہوئے حکومت نے اپنے فیصلے پر اڑے رہنا ضروری سمجھا - اس سلسلے میں مختلف محلوں کے لوگ متفقہ طور پر ملکر اس اسمبلی کے سامنے جلوس کی شکل میں آنے والے تھے تاکہ آنریبل منسٹر اور ممبرس کے سامنے اپنی مشکلات کو رکھیں - لیکن میرے اور اپنے چند دوستوں کے مشورہ پر یہ جلوس روک دیا گیا - اندیشہ ہے کہ اگر حکومت اپنی کسی مناسب پالیسی کا اعلان نہ کرے تو عوام انکو دق کرینگے -

غرض مکانات کے بارے میں حکومت کا جو نظریہ ہے وہ موجودہ حالات میں غیر منصفانہ ہے - مکانات کے کرائے کافی بڑھائے جا رہے ہیں - آغا پورہ کے مکانات کا کرایہ فی مکان (۸۰) روپئے رکھا گیا ہے جو بہت زیادہ ہے - اس پر توجہ کی ضرورت ہے -

میں آنریبل لوکل سلف گورنمنٹ منسٹر کے علم میں یہ بات بھی لانا چاہتا ہوں کہ محکمہ آرائش بلدہ تخلیوں کے ذریعہ مکانات کے مسئلہ کو حل کرنا چاہتا ہے محکمہ آرائش بلدہ کے قانون کے لحاظ سے یہ عمل صحیح نہیں ہے - ایک اور بات جو مجھے آنریبل وزیر کے علم میں لانی ہے وہ یہ ہے کہ مکان میں کرایہ دار کے ساتھ اسکے بیوی بچے ، بھائی بھتیجے اور دوسرے رشتہ دار رہتے ہیں - اگر اتفاقاً کرایہ دار کا تبادلہ کسی دوسرے مقام پر ہو جائے یا کسی اور وجہ سے اسکو دوسری جگہ جانا پڑے تو آرائش بلدہ کے قانون کے تحت اس کرایہ دار کے متعلقین جو اسی مکان میں بعض حالات کی بناء پر رہ جاتے ہیں وہ ناجائز قابضین قرار دیدئے جاتے ہیں - میں نے معزز منسٹر صاحب کے پاس اس سلسلے میں نمائندگی کی ہے اور ناظم صاحب آرائش کے علم میں بھی یہ بات لائی ہے - امید ہے کہ اس مسئلہ پر ہمدردانہ غور کیا جائیگا - لیکن میرا مطالبہ یہ ہے کہ پالیسی کے طور پر اس اصول میں تبدیلی ہونی چاہئے - یہ ایک دو مکانوں کا وقعہ نہیں بلکہ خود منسٹر صاحب نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ ایسے (۱۱۳) نوٹسس جاری ہوئی ہیں جسکی وجہ سے لوگ پریشان ہیں - حکومت کو چاہئے کہ اگر واقعی کرایہ دار کے عزیز کسی مکان میں رہتے ہوں تو اس عزیز کے نام پر مکان کا کرایہ نامہ منتقل کردے - یہ مناسب ہوگا - اس سے پہلے بھی سنہ ۱۳۵۶ ف میں یہاں کے اس وقت کے چیف منسٹر سر مرزا اسماعیل نے اس رعایت کا اعلان کیا تھا کہ اس وقت یعنی سنہ ۱۳۵۶ ف میں جو لوگ مکانات پر قابض تھے وہ اپنے ناموں سے آرائش بلدہ کے حق میں کرایہ نامے تکمیل کرلیں - اسی طرح اگر آج عوامی حکومت عوام سے ہمدردی رکھتی ہے تو کم از کم اس بات کا اعلان کردے کہ عوامی حکومت کے جائزہ لینے کے وقت جو لوگ مکانات پر قابض تھے وہ اپنے ناموں پر کرایہ ناموں کی تکمیل کرالیں - اس سے آج سیکڑوں لوگ جو ان مکانوں میں رہتے ہیں - انکی بےچینی دور ہو جائیگی -

دوسری بات جسکا میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے یہ ہے کہ دو چار مکانوں کا جبراً تخلیہ کرادینے سے مکانات کا مسئلہ حل نہیں ہوجاتا - موجودہ آبادی کے لحاظ سے

جتنے مکانات کی ضرورت ہے ان کی تکمیل نہیں ہو جاتی ۔ یہ مسئلہ تو اسی وقت حل
ہوسکتا ہے جب کہ بڑھتی ہوئی آبادی کے تناسب سے مکانات کی تعداد میں اضافہ ہو
اور نئے مکانات بنائے جائیں ۔ تخلیہ سے مسئلہ حل نہیں ہو جاتا ۔۔ اس سلسلے میں
حکومت کے پاس ایک یاد داشت بھی پیش کی گئی ہے ۔ نہ معلوم اس پر کیا عمل ہوا ہے۔
حکومت کو چاہئے کہ تخلیہ نہ کروانے اور کرایہ میں اضافہ نہ کرنے سے متعلق صاف صاف
اعلان کردے تا کہ اس سے عوام میں جو بےچینی پیدا ہوگئی ہے وہ دور ہو۔ مکانوں کے
تعلق سے آج آرائش بلدہ کا جو موازنہ ہے وہ ناکافی ہے ۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آرائش
بلدہ کے موجودہ ناظم بڈکونی صاحب نے نئے مکانات کی تعمیر کے لئے (۸) لاکھ روپئے کی
خواہش کی تھی ۔۔ اگر حکومت نئے مکانوں کی تعمیر کے لئے یہ رقم دیتی تو اس سے ایک
حدتک مکانات کا مسئلہ حل ہوسکتا ۔ حکومت تو پولیس اور عوام دشمن پالیسیوں پر
کروڑوں روپیہ خرچ کرنا چاہتی ہے مگر غریبوں کا مسئلہ بالکل نظر انداز کردیا جاتا ہے۔
اس سال آہک پاشی اور داغدوزی کے لئے جو گنجائش رکھی گئی ہے کم ازکم اس میں
سے کچھ رقم بچائی جا کر نئے مکانات تعمیر کئے جاسکتے ہیں اور ہر سال بھی ایسا ہوسکتا
ہے ۔ اسکے علاوہ موجودہ مکانات کو انکی موجودہ قیمت پر یا لاگت میں سے فرسودگی
کے اخراجات منہا کرکے واجبی قیمت پر موجودہ قابضین کے ہاتھ فروخت کردیا جائے
تو اس سے بھی کافی رقم گورنمنٹ کو حاصل ہوسکتی ہے جس سے گورنمنٹ نئے مکانات
تعمیر کرواسکتی ہے ۔ اگر موجودہ کرایوں میں اضافہ کیا جائے تو اس سے غریب عوام
کی بد دعا حکومت کے ساتھ رہیگی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل منسٹر اس پر ہمدردانہ
غور کرینگے اور اضافہ کرایہ کی جو خبر سننے میں آ رہی ہے اسکو وہ خود کنڈم (condemn)
کرنے کی کوشش کرینگے ۔

Shri K. Venkiah : When I go through the Budget, I find a number of items of expenditure to be spent over the various Departments. The Well-Sinking Department is one of them. But when I go to my constituency, I do not find the amounts shown in the Budget being spent there. When I visit the villages, I get a number of petitions from the people and I pass them on to the Collector or the Tahsildar. Nobody in the villages seems to know the existence of a Well Sinking Department in the Government, because this Dept. is not working anywhere in the Talukas or in the Districts. That is why everything is entrusted to the Revenue authorities The result is that almost all the applications are submitted to the Tahsildar or the District Collector.

No new wells have been dug by the present Government A few wells were constructed during the time of the Nizam' Government, but there is no water in those wells now. In most of the villages the Harijans find it difficult to get wate from wells. The upper classes do not permit these poo

Harijans to draw water from their wells. The Government is not able to remove this difficulty either through the Social Services Department or through any other Department. Due to this difficulty, the Harijans have to go to some streams or some wells far away from the village, and thus waste most of their energy and time.

I submitted applications not only for providing wells for the Harijans but for other castes also. There are certain villages which have been ordered to be newly constructed under the Rehabilitation Scheme, but even for these villages the Government did not provide any wells. At some places, these newly constructed areas have been made permanent villages, but they have not been provided with any amount for digging wells nor have wells been dug for the villagers or the Harijans living in that area. I have represented so many times and have sent so many applications to the Tahsildar in this regard, but it was of no avail. I have got my own inward and outward diary for maintaining a record of these things, but when I go to the Tahsil Office and try to find out information about these papers, I do not find them at all in those offices. I do not know what becomes of these papers. No action is being taken to do anything for these poor people, not even for supplying water. If you go to the villages, you will find that in number of these places, there is no water at all. People are crying like anything for water. They are prepared to pay to the Government for supplying any boring machine or for supplying any pump to the people. The other day the Chief Minister was telling us that the Government was supplying 10 boring machines. I wonder whether these 10 machines can do any thing to alleviate the suffering of the people for lack of water. If at least the Government can do something to provide water to the villages, it will have done much for the people. If the Government cannot do this much for the people, I do not know what the people think of the Government.

There are so many Officers in the several Departments of the Government, Collectors, Commissioners, etc. None of these officers try—they do not care to inform the M. L. As. of the constituencies concerned of their tour programmes. I do not know why they should do like that. The M.L.A. of the particular area is expected to know much about the area and he can bring all matters to the notice of the Officers concerned. The Ministers also tour the areas. For instance, I have seen almost all the Ministers here touring in my constituency ; but they never inform the M.L.A. of the area about

their tour programmes. When these Officers and the Ministers visit the areas, it is easy for the M.L.As. to contact them and represent to them about all matters. I do not know whether it is the policy of the Government not to inform the M. L. As. about the tour programmes of the Ministers and Officers. I know that in Madras State, the Ministers as well as the Collectors and other Officers are in the habit of informing the M. L. As. of the particular constituencies whenever they tour those areas, and I do not see any reason why the same should not be followed here, so that the matters could be discussed and disposed of then and there. Even the Collectors do not care to do this, probably because they think that the M. L. As. from Telangana especially are in opposition. At least it appears to me that this is their grudge against us. But they invariably contact the Presidents of the Taluka Congress Committees and other Congress people. I do not know why these Government servants are so partial. When the Government wants to do anything to the people, they have to consult each and all and not only ceratin people and certain communities.

I would again like to stress that Government would be doing immense help to the people if they can order the digging of wells in the villages, because people are badly in need of drinking water. This is so in my own taluka of Madhira.

[MR. DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR]

Another point about which I wish to mention is regarding panchayats. There are panchayats established for 10 or 11 villages in my own Taluka of Madhira and they are not at all working. In addition to these there are some more panchayats to be still elected. Nominations were filed for election to these panchayats in 1949—if I remember right it was November, 1950 or so. But due to some reasons—I do not have time to mention all these matters—these elections have been postponed. One of the reasons was that the other parties, who apprehended that they would not be able to contest the elections and succeed, played some mischief and saw that the elections were postponed on some plea or the other. I have been bringing this to the notice of the concerned Department as well as to the notice of the District Collector and the concered Officers for the last two years, but no action has been so far taken to conduct these elections. I do not know for how long they are going to postpone these elections. For such simple thing are not able to spend sometime at least to consult the parties concerned over these matters.

In this Assembly, the Ministers appeal for our co-operation. We are ready to co-operate with the Ministers and with the Government, but I am sorry to state that they do not appear to like to have our co-operation when they go out and when the question of the sufferings of the people comes.

I request the Minister-in-charge to take prompt action to send at least two boring machines to Warangal district and supply them to the places wherever necessary. I may again mention here that the people are ready to pay the charges incurred for getting these boring machines.

With these few observations, I conclude my speech.

श्री. अुद्धवराव पाटील :–मिस्टर स्पीकर सर, मैं हैदराबाद कार्पोरेशन के बारे में पहले कुछ बातें कहना चाहता हूं। यहां के म्युनिसीपल कारपोरेशन के काहोबार के बारे में दूसरे लोग मुझ से जियादा वाकिफ होंगे, यह मैं जानता हूं। लेकिन मैं हाअुस के सामने सिर्फ यह चीज लाना चाहता हूं कि अिस साल बजट में हैदराबाद के लिये और खासकर म्यूनिसीपल कार्पोरेशन के लिये कितना प्रोवीजन (Provision) किया गया है। साथ साथ यह भी बताना चाहता हूं कि डिस्ट्रिक्टस में जो म्यूनिसीपालिटियां है अुनके लिये हुकूमत की तरफ से क्या अिमदाद दी जाती है। अजला की म्यूनिसीपालिटियों का अभी अेक साल हुआ, अिलेक्शन हुआ है और चंद लोगों के हाथ में अुनका कारोबार आया है। अभी अभी अेक बच्चा हुआ अुसको ताकत पहुंचाने की बजाय अेक अेकनामिक ब्लाकेड (Economic Blocade) पैदा कर के अुनके सामने मुश्किलात पैदा की जा रही है। अिस साल जिलों को म्युनिसीपालिटियों के लिये क्यों कोअी प्राविजन नही रखा गया? गुजिश्ता साल करीब करीब सव्वा चार लाख रुपयों का प्राविजन रखागया था लेकिन अिस साल वह भी नहीं है। अिसके मुकाबले में हैदराबाद में म्युनिसीपल कारपोरेशन के लिये कितना दिया जाता है ? अेक्जीक्यूटिव अिंजीनिअर के आफीस के लिये ५,१३,८८७ रु. दिये गये हैं। हैदराबाद ड्रेनज अैंड वाटर वर्क्स के लिये १०,५२,०२० रु. तक प्राविजन (Provision) है। जो कन्वेयन्स चार्जेस (Conveyance charges) जिस के लिये दरकार होते हैं शायद वे भी हुकूमत देती है। दीगर किसम के चार्जेस के नाम पर ३५ हजार रुपये दिये जारहे हैं। सिटि गार्डन्स के लिये ४२.३ हजार रेवीन्यू अकाअुंट्स के लिये ४,२५,६४० रुपये रखे गये हैं। यानी हैदराबाद की आबादी के लिहाज से करीब करीब अेकशख्स पर ३ रुपये खर्च किये जाते हैं। अितना ही नहीं केपीटलऔटले(Capital out-lay) से मालूम होता है कि मुख्तिलिफ देहात में भी म्युनिसीपल कारपोरेशन की अिमदाद करने की बहुत कोशिश की गअी है। केपीटल औट ले (Capital out-lay) करीब ३ लाख का होता है। यहां हैदराबाद ड्रेनेज के लिये और दूसरे वाटर वर्क्स वगैरह के लिये जो अलग फिगर्स (Figures) बताये गये हैं वे हैं ८,१७,००० रुपये अितना भी बस नहीं हुवा। स्पेशल अडवान्स के रूप में २,४०,००० रु. भी हैदराबाद म्युनिसीपल कारपोरेशनको दिये जा रहे हैं और अिस रक्कम के बारे में फाअिनान्स मिनिस्टर साहब ने अुस दिन मंजूरी के लिये डिमांड पेश किया था। यानी कुल ३८,५२,००० रु. की रक्कम मुख्तलिफ मदों के तहत में दी जाती है। हो सकता है कि कारोबार बहुत बडा है और यहां की आबादी भी ज्यादा होने से हैदराबाद कारपोरेशन [illegible]

सफीशिअन्ट (Self-sufficient) भी हो जाय। अिसके मुकाबले मे जिलो की म्युनिसीपल कमेटिया मकरूज है, किसी न किसी से अुनको हर साल कर्जा लेना पडता है। गव्हर्नमेंट के कर्ज के अलावा अुनको बडे बडे लोगो से भी कर्जायलेना पडता है। हाल ही मे पडित जवाहरलालजी आये थे अुस वक्त रास्ता बनाने कि खातिर कमेटी को हिम्मतचद गांधी नाम के अेक बडे आदमी से आठ सौ रुपये लिये लेने पडे। कअी डिस्ट्रिक्ट म्युनिसीपल कमेटीज के नाम ५०-५० हजार रुपये के कर्जेजात है। हाल ही मे नये लोगो के हाथ मे अुनका कारोबार आने से अुन लोगो के सामने बहुत सी मुश्किलात सौ रुपये लिये लेने पडे। कअी डिस्ट्रिक्ट म्युनिसीपल कमेटीज के नाम ५०-५० हजार रुपये के कर्जे हैं। हाल ही मे नये लोगों के हाथ में अुनका कारोबार आने से अुन लोगों के सामने बहुत सी मुतिजअल हैं। अिसलिये मै समझता हूं कि हैदराबाद जैसीहसेल्फसफीशिअंट म्युनिसीपल कारपोरेशन को ३ लाख के करीब रुपये देने की बजाय वही रक्कम अगर जिलों की कमेटियों को वे सेल्फ सफीशियंट होने तक अिमदाद के तौर पर दिये जायें तो जियादा मुनासिब होगा। ड्रेनेज के लिये ७ हजार का खर्चा होता है।यलेकिन देहातों के लिये आपने क्या अितजाम किया है ? हां अेक चीज 'विकालस योजना नाम की आजकल निकली है। कहा जाता है कि तुम खुद सफाअी करो सडकें बनाओ। यानी अनाज पैदा करने के लिये वे जो अपना कीमती वक्त जाया करेंगे वही आप सडकें और नालियां बनाने और सफाअी करने के लिये खर्च कराना चाहते हैं। हैदराबाद शहर के लोगों से मुझे कोअी दुश्मनी नही है लेकिन यहां तो मोटरों के लिये सडकें बनाअी जाती हैं और सफाअी के लिये हुकूमत खर्च करती है। मैं ऑनरेबल मिनिस्टर साहब से पूछताहूं कि ग्राम पंचायत के लिये देहात के हर अेक आदमीने सडकों की तामीर और दुरूस्ती के लिये और सफाअी के लिये अेक अेक रुपया दिया है। हैदराबाद के लोगों ने यहां के ड्रेनेज के लिये और सफाअी के लिये कितना कान्ट्रीब्यूशन किया है ? अेज्युकेशन के डिमांडस को ग्रँट करते समय यह कहा गया कि सोलह हाअीस्कूल्स के लिये यहां साढे तीन लाख रुपये खर्च होते हैं। मेरा मतलब यह नहीं है कि यहां अंज्युकेशन के लिये खर्च नही किया जाना चाहिये मेरा अुज्र सिर्फ अिसिलिय है कि शायद यह सोंचा होगा कि अिस प्रांत की करीब जियादा तर म्यूनि-सीपल कमेटियां नानकॉग्रेसमेन के हाथ में है अिसलिये अुनको मुश्किलात में डाल कर देखें कि हमारी मदद के बिना ये लोग म्युनिसीपल कमेटियां कैसे चला सकते हैं और बाद में यह भी कहा जाय कि ये लोग कमेटियां चलाने के लिये नाकाबिल है और फिर हुकूमत अुनको अपने हाथ में ले लें। यह हुकूमत की जरूर ख्वाहिश होगी, क्योंकि अगर अैसा न होता नो अिस साल जिलों की म्युनिसीपल कमेटियों को कुछ कान्ट्रीब्यूशन जरूर दिया जाता।.

जिलों की म्युनिसीपल कमेटियों का प्रोफेश्नल टैक्सेशन (Professional Taxation) का जो तरीका है वह मेरे नुक्तेनिकाह से गलत है। अिसके बारे में हर जगह से शिकायत है। जिस मकान का टॅक्स ८ रुपये था वह अब ४० रुपये तक बढ गया है। अिस चीज से मिनिस्टर साहब भी वाकिफ हैं। जब अिसके बारे में अप्लीकेशन्स आते हैं कि अिस टॅक्स के रेट को रिवाअीज (Revise) किया जाय तो रेवीन्यू डिफिकल्टीज (Revenue difficulties) को बताकर रिवीजन नहीं किया जाता। खास कर लातूर में अिस प्रोफेशनर टॅक्स की बडी सख्त शिकायत है। बैलगाडी चलानेवाले को १६ रु. टॅक्स देना पडता है जोकि प्री-पुलिस अेक्शन (Pre-Police Action) सिर्फ चार रुपये था। नामिनेटेड म्युनिसीपल कारपोरेशन (Nominated Municipal Corporation) ने अुसको ८ रुपये कर दिया है और अिलेक्टेड म्युनिसीपल कमेटी ने अुसी को १६ रुपये कर दिया। पुलिस अेक्शन के बाद तिजारत अच्छी थी और बंडीवालों की आमदनी भी काफी बढ गअी थी। लेकीन

अेक साल से तिजारत में डिप्रेशन (Depression) आ गया है और अिस बात को खुद फाअीनान्स मिनिस्टर ने अपनी बजट स्पीच में कबूल किया है। वंडीवालो ने अिस टॅक्स के खिलाफ रिप्रेजेंटेशन (Representation) किया और सत्याग्रह भी किया। लेकिन वे सत्याग्रह जियादा दिन तक नहीं चला सके क्योंकि जो लोग रोज कमाते हैं और खाते हैं वे जियादा दिन तक हडताल नही कर सकते। म्युनिसीपल कमेटी के चेअरमन के पास जाते है तो वे कहते है कि यह चीज हमारे हाथ की नहीं है, हुकूमत के पास जाना चाहिये। हुकूमत के पास जायें तो हुकूमत गहती है कि म्युनिसीपालिटिया चाहें तो अिसके बारे में रेजुल्यूशन्स पास गर के हमारे पास भेज सकती हे। और अुसके बाद हम अिस पर सोंच सकतेहुकें पान के ठेलेवाले को छह रुपये टॅक्स देना पडता है। दूसरी अेक बडी अजीब बात अिस टॅक्सेशन के सिलसिले में है। वह यह कि मैक्सिमम टॅक्स (Maximum-Tax) ५० रु. है चाहे किसी की तिजारत लाखों रुपयों की हो। यह टॅक्सेशन की रीति बिल्कुल गलत है। मे कहूंगा कि जिस तरह से अपने अिनकम टॅक्स (Income-Tax) यंके लि छह साढे छह हजार का लेवल (Level) अिस तरह रखा है कि अिस से कम अिनकम पर टॅक्स नहीं आहद किया जायेगा अुसी तरह से यहं पर भी टॅक्सेशन होना चाहिये कि जिस आदमी की आमदनी माहाना सौ या पचास रुपये हो अुसको टॅक्स नहीं देना पडेगा। अिसी तरह से मकानात पर ग्राम पंचायतों का टॅक्स होता ह। अुसमें भी टॅक्सेशन की पद्धति गलत है। मकान हजार डेढ हजार का हो या लाख रुपये का हो अुस पर सिर्फ ५ रु. टॅक्स रहता है। अिसमें भी ग्रेडेश्न (Gradation) होना चाहिये। मै हुकूमत को सुझाव दूंगा कि जिनको ५०-६० रु. बतौर किराये मिलते हें अुन पर टॅक्स माफ होना चाहिये। और जिन लोगों ने अपनी माशी हालत मुल्क कि खातिर बिगाड ली अुनको, और जो नीचे के तबके के लोग हैं जिन्हें अपनी जिंदगी बसर करना भी मुश्किल है अुनको ग्राम पंचायत का टॅक्स माफ होना चाहिये। हटगांव ग्राम पंचायत में हमारी पार्टी के लोग चुनकर आये हैं। अुन्होने अेक रेजोल्यूशन पास कर के मिनिस्टर साहब के पास भेजा था कि यह टॅक्सेशन की पद्धति गलत है और अिसमे सुधार होना चाहिये। अुस वक्त अुन्होने जवाब दिया था कि अिस टॅक्सेशन में हम कोअी तबदीली नहीं कर सकते। अगर आप करेंगे तो हम आपकी ग्रामपंचायत को बरखास्त कर देंगे। अगर मिनिस्टर साहब अिस चीज को महसूस करते ह कि यह टॅक्सेशन गलत ह तो अुसको ठीक करना चाहिये।.

म्युनिसीपल कमेटियां डिस्ट्रिक्ट कमिश्नर के तहत होती हैं। अेक म्युनिसीपल कमेटी में अेक अजीब बात हुअी। अभी हाल में जब पंडित जी आये तब वहां के कलेक्टर साहब ने म्युनिसीपालिटी को बगैर पूछे १३०० रु. खर्च किये। अिसमें म्युनिसीपालिटी का कोअी भी मेंबर अुनके साथ नहीं था। शायद वहां का सेक्रेटरी अुनके साथ होगा। म्युनिसीपल कमेटी ने जब अिस चीज के खिलाफ रेजो-ल्यूशन पास किया तो अुसको कलेक्टर साहब ने नामंजूर कर दिया। कमिश्नर की क्या हस्ती है कि वह म्युनिसीपालिटी ने जिस चीज को मंजूर किया अुसको नामंजूर करे? म्युनिसीपालिटी अव्वाम की नुमाअिन्दा जमाअत है। अुसके कारोबार में हुकूमत को या कमिश्नर को दखल नहीं देना चाहिये अगर दखल दी जाती है तो मैं ऑनरेबल मिनिस्टर से अपील करूंगा कि कम से कम वे अैसी चीज को अेनकरेज (Encourage) न करें।

म्युनिसीपालिटियों और ग्राम पंचायतों का अिलेक्शन होकर अभी अेक साल हुआ है। बजट की मंजूरी अब तक कअी जगहों पर नहीं हुअी है। अिस तरह से अुसका कारोबार ठीक तरीके से चलाने में दिक्कत होती है। अगर किसी को नियुक्तक करना है तो अुसकी जल्द नियक्त नहीं किया जा सकता

और अिस तरह से काम रूका पडा रहता है। अैसी बहुत कम ग्राम पचायतें होंगी जिन्होंने अपना कारोबार चलाने के लिये मुन्तजिम मुकरर किया हो। म्युनिसीपल कमेटियों और ग्राम पंचायतों को जो रक्कम दी गअी है अुसमें कुछ और कान्ट्रीब्यूशन कर के अुनकी मदद करनी चाहिये। ग्राम पंचायतों औरम्युनिसीपल कमेटियों को हम स्थानिक स्वराज्य संस्था या लोकल सेल्फ गव्हर्नमेंट Local Self Govt.) कहते हैं। यही अेक तरीका है जिससे हम अव्वाम को अपना अॅडमिनिस्ट्रेशन चलाने की शिक्षा देते है और अुनमें डेमाक्रसी का स्पिरिट पैदा कर सकते हैं। ये संस्थाअें अक तरह की पोलिटिकल ट्रेनिंग देने की पाठशालायें ह। अिस साल के बजेट में अिन तमाम म्युनिसीपल कमेटियों के लिये चार सव्वा चार लाख रुपये रखे गये हैं। लेकिन जैसा कि मैंने कहा हैदराबाद म्युनिसीपल कारपोरेशन पर लाखों रुपये खर्च होते हैं और डिस्ट्रिक्ट म्युनिसीपालिटीज की तरफ ध्यान नहीं दिया जाता। में समझता हूं निहु कूमत की तरफ से जो अिमदाद दी जाती है अुसकी अीव्हन डिस्ट्रीब्यूशन (Even distribution) होना चाहिये। जो बच्चा अभी रेंगता है अुससे आज ही यह अुम्मीद नहीं की जा सकती कि खडा होकर चलने लगे। अुसको तो जियादा मदद दी जानी चाहियें बनिस्बत अुनके कि जो बडे हो चुके हे और चलने लगे है। अितना कहकर में अपनी तकरीर ख म करता हूं।.

شری کٹھ رام ریڈی - - مسٹر اسپیکر سر - میں نے ولیج پنچائتوں کے بارے میں ایک کٹ موشن پیش کیا ہے - اسکا مقصد یہ ہے کہ پنچایت ایکٹ (Panchayat Act) کے تحت جو بورڈس (Boards) قائم ہوے ہیں انکی کارکردگی کیا ہے ، اس میں کوئی عوامی فائدہ مضمر ہے یا نہیں ، اس میں حکومت اور عوام کس حد تک ذمہ دار ہیں ان سب کے متعلق میں اس ہاؤس میں کچھ عرض کرسکوں - سنہ ۱۹۴۰ع سے قبل یہاں ایک جاگیرداری حکومت تھی - اسکے بعد آزادی حاصل ہوئی اور کانسٹی ٹیوشن کے تحت اعلان کیا گیا کہ اڈالٹ فرنچائیز (Adult-franchise) کے تحت گاؤں میں پنچایتیں قائم کیجائینگی - اس ایکٹ میں یہ پراویژن (Provision) رکھا گیا کہ ۵٫ فیصد ریوینیو اور تین فیصد لوکلفنڈ کی رقم خرچ کیجائیگی - حیدر آباد کی حکومت نے اپنے پروگرام میں (۱۰۱۲) ولیجس میں پنچایتی بورڈس قائم کرنا طے کیا - رپورٹ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پروگرام کے منجملہ (۳۷۱) پنچایت بورڈس قائم کئے گئے - یہ معلوم نہیں کہ آج کی حکومت کیسے ذمہ دار ہے ؟ حکومت بورڈ کے پاس ذمہ دار ہے یا لیجسلیچر کے پاس ہمیں ٹھیک طور پر اس کا اندازہ نہیں ہورہا ہے - رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پانچ لاکھ روپیوں کے پراویژن سے پنچایتوں کے قیام کا پروگرام حکومت کے سامنے ہے - مگر صاف طور پر یہ نہیں بتایا جارہا ہے کہ پنچایتوں کے قیام کے لئے فلاں رقم کی منظوری دیگئی تھی اور اسمیں یہ کام ہوا ہے - اگر ہم کچھ اعتراض کریں تو کہا جاتا ہے کہ اپوزیشن پارٹی آخر ریوٹر کرنے کے لئے ہے - اپوزیشن کی خاطر اپوزیشن کیا جاتا ہے ، وغیرہ میں حکومت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ اپنے فرائض برابر انجام دے رہی ہے ؟ حکومت اور عوام میں ربط پیدا کرنا چاہئے - ہر دیہات کے مزدور اور عوام یہ سمجھ رہے ہیں کہ ڈیموکریسی (Democracy) کے نام پر جدید ٹکس عائد کئے جارہے ہیں - ٹکس کے ذریعہ پیسہ وصول کرکے ایسے

لوگوں پر خرچ کیا جارہا ہے جو حکومت کو خوش کرنے والے ہیں - حکومت کی پارٹی
سے میرا سوال ہے کہ ان ۷ لاکھ روپے جو خرچ نہیں کئے گئے اسکی کیا وجہ ہے ؟ اگر
حکومت خرچ کرنا نہیں چاہتی ہے تو آخر اسکا کیا مقصد ہے ؟ اپنے مقصد کی وضاحت
حکومت کیوں نہیں کرتی ؟ رسمی طور پر بجٹ پیش کیا جاتا ہے کٹ موشنس آتے ہیں -
ان میں سے بعض وِدڈرا (Withdraw) کرلئے جاتے ہیں - اور بعض کو ووٹ کے لئے رکھکر
لاسٹ (Lost) ہوجاتے ہیں چلئے ، بجٹ منظور ہوگیا - ہماری مثال تو ایسی ہے
جیسے کہ ایک بنیا - وہ بھی اپنے حساب کتاب ٹھیک طور پر رکھتا ہے - آپ نے عوام
کے پیسے کو کسطرح خرچ کیا ہے ؟ کیا عوام کے نمائندوں کو یہ پوچھنے کا حق حاصل نہیں
ہے ؟ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہاتھی کے دانت ہیں جو صرف دکھانے کے
ہیں کسی کام کے نہیں - نمائش کے ہیں اور دھوکے کے ہیں - ولیج پنچایتیں جہاں
ہیں وہ سوچتی ہیں کہ وہ کریں تو کیا کریں ؟ انکو پیسہ نہیں ملتا اور جو پیسہ ملتا
ہے وہ برائے نام اسٹیٹ بنک میں جمع رہتا ہے - کیوں یہ نہیں کہدیا جاتا کہ آپ کے
لئے کچھ نہیں ہے ؟ عوام کو کیوں دھوکے میں رکھا جاتا ہے ؟ اگر یہی صورت حال
برقرار رہے تو عوام آپ پر کسطرح بھروسہ کرینگے ؟ میں منسٹر صاحب متعلقہ سے کہونگا
کہ وہ جب دورے پر آئیں تو عوامی نمائندوں سے ملیں ، اون سے تبادلہ خیال کریں ،
وہاں کے لوگوں کی ضروریات کو معلوم کریں اور انی پارشیالٹی (Partiality)
کا ثبوت نہ دیں .. انکا فرض ہے کہ لوگوں سے ملاقات کریں - صرف یہ تصور کرلینا کہ
اپنی پارٹی کے لوگوں سے مل لینا کافی ہے .. ٹھیک نہیں ہے - عوام کی ضرورتیں کیا ہیں ،
ایک شخص سے دریافت کر کے نہیں معلوم کرنا چاہئیے بلکہ مختلف نقاط نظر معلوم کرنا
چاہئیے .. تمام پبلک نمائندوں سے دریافت کرنا چاہئیے کہ انکی ضرورتیں کیا ہیں - صرف
اپنی پارٹی کا ، اپنی جماعت کا اور اپنی حکومت کا ہی خیال رکھیں تو عوام کو یہ سمجھنے کا موقع
ملیگا کہ ہمارا ووٹ ہم نے غلط استعمال کیا - اسطرح ہمارا فیوچر (Future)
کچھ بھلا نہیں ہوگا -

آخر میں میں کہونگا کہ آنریبل منسٹر فار لوکل سلف گورنمنٹ یہ واضح کریں کہ
گزشتہ سال بجٹ میں جو رقومات رکھی گئی تھیں وہ کیوں صرف نہیں کی گئیں اور اس
سال جو پراویژن رکھا گیا ہے وہ کم کیوں رکھا گیا ہے .. اسکے متعلق مناسب جوابدہی
کریں .. جو کام کیا جاتا ہے بڑی بڑی کتابوں کی شکل میں چھاپ کر اڈورٹائیز منٹ
(Advertisment) کی خاطر نہیں کیا جانا چاہئیے - حقیقت میں گرام
پنچایتوں کا جو مقصد ہے اور اسکے جو فائدے ہیں وہ عوام تک پہنچنے چاہئیں -

ڈسٹرکٹ بورڈس (District Boards) کے متعلق ایک آنریبل ممبر
نے جنکی کانسٹی ٹیونسی سے میں واقف نہیں ہوں ٹھیک کہا ہے کہ اضلاع کے بورڈس کی
حالت بہت خراب ہے .. سمجھا جاتا ہے کہ یہ بورڈس حکومت کے رحم و کرم پر زندہ ہیں -
لیکن ایسا نہیں ہونا چاہئیے بلکہ عوام کا یہ حق ہے کہ وہ حکومت سے کانسٹیٹیوشن کا
مطالبہ کریں - جاگیردارانہ حکومت کے زمانے میں میونسپل بورڈس کو قرضہ دیا جاتا

تھا - آج کی حکومت کے متعلق تصور یہ تھا کہ اس زمانے میں سہولتیں زیادہ ملینگی - لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ سہولتوں کو ختم کرنے کی کوشش کیجارہی ہے - جہاں میجارٹی کانگریس کی نہیں ہے وہاں ناسبنسن کا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے - اور جہاں سمجھتے ہیں کہ کانگریس کی میجاریٹی ہے تو وہاں خاموشی اختیار کیجاتی ہے - جناب منسٹر صاحب نے نلگنڈہ کے متعلق رقم دینے کا وعدہ فرمایا تھا ، لیکن اس شرط کے ساتھ کہ جب پچھلی رقم صرف ہوجائیگی تو مزید رقم دیجائیگی - گویا حکومت اس طریقہ سے دھوکہ دیکر عوام کا بھروسہ حاصل کرنا چاہتی ہے - جب آنریبل منسٹر کو اس کے متعلق توجہ دلائی گئی کہ نلگنڈہ کے لئے جو رقم رکھی گئی ہے وہ کم ہے تو انہوں نے یہ فرمایا کہ جو رقم دیگئی ہے وہ خرچ ہونے کے بعد مزید رقم دیجائیگی - ہمارا منشا یہ ہے کہ جب عوامی حکومت آگئی ہے تو عوامی نظریہ سے گورنمنٹ چلنا چاہئے - پہلے ہی عوام پر ٹیکس کا بار زیادہ ہے اب اور بھی ٹیکسس عائد کئے جارہے ہیں - لیکن میں کہونگا کہ عوام زیادہ ٹیکس برداشت کرنے کے قابل نہیں رہے - اگر مزید ٹیکسس عائد کئے جائینگے تو عوام میں یہ رجحان پیدا ہوگا عوامی حکومت کا مقصد عوام سے زیادہ ٹیکس حاصل کرنا ہے - اس وقت ہر جگہ ٹیکسس لگائے گئے ہیں - موٹر پر ٹیکس - گاڑی پر ٹیکس - حجام پر ٹیکس - دھوبی پر ٹیکس - کھیت پر ٹیکس - گھر پر ٹیکس ، غرض ہر چیز پرٹیکس عائد کیا گیا ہے ؟ عوامی حکومت کا مقصد عوام کی سیوا (सेवा) کرنا ہے - لیکن ہماری حکومت عوام سے زیادہ سے زیادہ پیسہ حاصل کرنا چاہتی ہے - یہ پیسہ بھی جو ٹیکسوں کے ذریعہ وصول ہوتا ہے وہ اسے صرف اڈمنسٹریشن (Administration) پر خرچ کیا جاتا ہے - گاؤں اور دیہات کے لئے کچھ خرچ نہیں کیا جاتا - کم ازکم عوام کو یہ اطمینان ہونا چاہئے کہ عوامی حکومت جنتا کی بھلائی کے لئے کچھ کررہی ہے - میں حکومت سے یہ عرض کرونگا وہ ان سب باتوں پر سنجیدگی سے غور کرے - اتنا کہکر میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

ಶ್ರೀ. ಶರಣಗೌಡ:

ಅಧ್ಯಕ್ಷ ಮಹಾಶಯರೇ, ನಾನು ನನ್ನ ಕಟ್‌ಮೋಷನ್ ವಿಷಯವಾಗಿ ಮಾತನಾಡುತ್ತ, ಕಲ್ಬುರ್ಗಿ ಜಿಲ್ಲೆಯಲ್ಲಿ ಈಗಾಗಲಿ ಚುನಾಯಿತವಾದ ಗ್ರಾಮ ಪಂಚಾಯತುಗಳು ಬಹಳ ಕಡಮೆ ಇದ್ದು, ಅವುಗಳು ಸರಿಯಾಗಿ ಕೆಲಸ ನಡೆಸುವ ಸ್ಥಿತಿಯಲ್ಲಿ ಇಲ್ಲದೆ ಇದ್ದುದರಿಂದ ಗ್ರಾಮ ಸುಧಾರಣೆಯ ಕಾರ್ಯ ಸರಿಯಾಗಿ ನಡೆದಿಲ್ಲ ಎಂಬ ಸಂಗತಿಯನ್ನು ಮಾನ್ಯ ಸ್ಥಾನಿಕ ಮಂತ್ರಿಗಳ ಗಮನಕ್ಕೆ ತಂದುಕೊಡಬೇಕೆಂದಿದ್ದೇನೆ. ಎಲ್ಲ ಹಳ್ಳಿಗಳಲ್ಲಿ ತೀವ್ರವಾಗಿ ಗ್ರಾಮ ಪಂಚಾಯತುಗಳನ್ನು ಸ್ಥಾಪಿಸಬೇಕು ಮತ್ತು ಫೇರ್ (Fair) ಚುನಾವಣೆಗಳು ನಡೆಯಬೇಕು. ಚುನಾಯಿತರ ಸದಸ್ಯರಿಗೆ ಕಾರ್ಯ ನಡೆಸಿ ಸರಿಯಾದ ಕಲ್ಪನೆಯನ್ನುಂಟು ಮಾಡಿಕೊಡಲು ಆಗಾಗ ಸಭೆಗಳನ್ನು ಕರೆಯಬೇಕು. ಪಂಚಾಯತ್ ಅಧಿಕಾರಿಯು ತನ್ನ ಪ್ರವಾಸದಲ್ಲಿ ಪಂಚಾಯತ್ ಕಮೀಟಿಗಳಿಗೆ ಭೇಟಿಕೊಟ್ಟಾಗ ಆತನಿಗೆ ಕೆಲಸದ ಪ್ರಗತಿಯ ಬಗ್ಗೆ ಸರಿಯಾದ ಮಾಹಿತಿ ಕೊಡಬೇಕು. ಅವುಗಳ ಆರ್ಥಿಕ ಪರಿಸ್ಥಿತಿಯನ್ನು ಸುಧಾರಿಸಲು ಸರಕಾರವು ಹೆಚ್ಚು ಹಣವನ್ನು ವೆಚ್ಚಮಾಡುವುದಕ್ಕೆ ಸಿದ್ಧನಾಗಬೇಕು. ಕಂದಾಯದ ೧೫% ಹಣವನ್ನು ಪೂರ್ತಿಯಾಗಿ ಕೊಡಬೇಕು. ಕಡಮೆ ಬಿದ್ದ ಹಣವನ್ನು ಕರದ ಮೂಲಕ ವಸೂಲು ಮಾಡಿ ಸುಧಾರಣೆ ನಡೆಸಬೇಕು.

ಏಕೆಂದರೆ, ಹಳ್ಳಿಗಳು ಶಿಕ್ಷಣ, ಆರೋಗ್ಯ, ಸ್ವಚ್ಛತೆ ಇತ್ಯಾದಿ ದೃಷ್ಟಿಗಳಿಂದ ಹಿಂದುಳಿದಿವೆ, ಭಾರತದ ಏಳಿಗೆ ಗ್ರಾಮದ ಸುಧಾರಣೆಯನ್ನವಲಂಬಿಸಿದೆ.

ನಮ್ಮ ಜಿಲ್ಲೆಗಳಲ್ಲಿ ಮುನ್ಸಿಪಾಲಿಟಿಗಳು ಸರಿಯಾಗಿ ಕೆಲಸ ಮಾಡುತ್ತಿಲ್ಲ. ಆದುದರಿಂದ ಅವುಗಳ ಬಗ್ಗೆ ಯೋಗ್ಯಕ್ರಮಗಳನ್ನು ಕೈಕೊಳ್ಳಬೇಕು.

ಕೆಲವು ಜಿಲ್ಲೆಗಳಲ್ಲಿ ಹರಿಜನರಿಗೆ ಬಾವಿಗಳೇ ಇಲ್ಲ. ಹೈದರಾಬಾದ್ ಸರಕಾರವು ಈ ಬಗ್ಗೆ ತೀವ್ರವಿಚಾರಮಾಡಿ ಕಾರ್ಯನಡೆಸಬೇಕು. ಹಿಂದಿನ ಸರಕಾರವು ಹೊಲೆಯರ ಸಂಖ್ಯೆ ಹೆಚ್ಚಿದ್ದರೂ ಕೂಡ ಮಾದಿಗರಿಗಾಗಿಯೇ ಹೆಚ್ಚು ಬಾವಿಗಳನ್ನು ಕಟ್ಟಿಸಿ ಕೊಟ್ಟಿಂದರಿಂದ ಹೊಲೆಯರಿಗೆ ಬಹಳ ತ್ರಾಸವಾಗುತ್ತಿದೆ.

ಹೊಲೆಯರೂ, ಮಾದಿಗರೂ ಕೂಡಿಯೇ ಬಾವಿಯ ನೀರನ್ನು ಉಪಯೋಗಿಸುವಂತೆ ವ್ಯವಸ್ಥೆಮಾಡಬೇಕು. ಇಂದಿನ ಸರಕಾರಕ್ಕೆ ಅದು ಅಸಾಧ್ಯವಾಗಿದ್ದರೆ, ಕೊನೆಗೆ ಅವರಿಗೆ ನೀರಿನ ವ್ಯವಸ್ಥೆ ಬೇರೆ ಮಾಡಿಕೊಡಬೇಕು.

ಸುರಪುರ ತಾಲೂಕಿನಲ್ಲಿ ನೀರಿನ ಕೊರತೆ ಹೆಚ್ಚಾಗಿರುವುದರಿಂದ ಅದನ್ನು ದೂರ ಪಡಲು ನಮ್ಮ ಸರಕಾರವು ಪ್ರಯತ್ನ ಮಾಡಬೇಕು. ಇಷ್ಟು ಅರಿಕೆ ಮಾಡಿಕೊಂಡು, ನಾನು ನನ್ನ ಭಾಷಣವನ್ನು ಮುಗಿಸುತ್ತೇನೆ.

شری داجی شنکر - مسٹر اسپیکر سر - ڈسٹرکٹ لوکل بورڈ کی میونسپالٹیز کیلئے گورنمنٹ کی جانب سے جو کنٹربیوشن (Contribution) دیا جانا چاہئے وہ اس سال کے بجٹ میں بالکلیہ حذف کیا گیا ہے - کیا بجٹ میں گنجائش نہ رکھنے کی یہ وجہ ہے کہ جنرل الکشن کے بعد سے جو میونسپل الکشنس ہوئے ہیں ان میں اکثر جگہوں پر نان کانگریس پارٹیوں کے ممبرس کو کامیابی ہوئی ہے اور میونسپالٹیز دوسری جماعت کے لوگوں کے ہاتھوں میں چلی گئی ہیں ؟ جیسا کہ آنریبل ممبر فار عثمان آباد نے کہا کیا اسکی یہ وجہ ہے کہ بچہ کو بڑھنے نہ دیا جائے اور اسکو فوراً ختم کیا جائے - کیا اسیطرح میونسپالٹیز کو بھی آپ پوری طرح ختم کرنا چاہتے ہیں تاکہ ان کے لئے چناؤ ہی نہ ہونے پائے ؟ اسکے علاوہ جو میونسپالٹیز قائم ہوے ہیں انکے پاس روپیہ بھی بہت کم ہے اور اسکے باوجود میونسپالٹیز کیلئے کنٹریبیوشن بھی بجٹ میں پروائیڈ (Provide) نہیں کیا گیا ہے - اسکا مطلب سوائے اس کے اور کیا ہوسکتا ہے کہ آپ میونسپالٹیز کا چناؤ نہ جمہوریت کے طریقوں پر چاہتے ہیں اور نہ جو میونسپالٹیز قائم ہوئے ہیں انہیں اچھی طرح کام کرنے کا موقع ہی دینا چاہتے ہیں - لیکن دوسری طرف حیدرآباد میونسپل کارپوریشن کیلئے گورنمنٹ کی جانب سے بہت زیادہ کنٹریبیوشن دیا گیا جسکے لئے بجٹ میں گنجائش فراہم کیگئی ہے - حیدر آباد سٹی میں جہاں تجارت زیادہ ہوتی ہے اور جہاں زیادہ تر مالدار لوگ بستے ہیں وہاں تو گورنمنٹ کی جانب سے اتنا زیادہ کنٹریبیوشن دیا جاتا ہے لیکن ڈسٹرکٹس کی میونسپالٹیز کیلئے یہ گنجائش فراہم نہیں کیجاتی -

श्री. अण्णाराव गणमुखी :—डिस्ट्रिक्टस म्युनिसीपालिटीज को भी ग्रँटस दिये गये हैं।

شری داجی شنکر - جی ، ہاں میں اسطرف بھی اشارہ کرونگا میونسپالٹیز کیلئے جو رقم گرانٹس کے طور پر دیجاتی ہے اسکا کیا حال ہے میں آپکو اکسپلینیٹری میمورنڈم (Explanatory Memorandum) سے پڑھکر سناتا ہوں -

" Half of this assistance is treated as grant and shown under this head while the other half is treated as interest free loan and shown under advances."

یعنی جو رقم دیجاتی ہے اسکی نصف رقم پھر میونسپالٹی کو دوبارہ ادا کرنا پڑتا ہے ۔ میں یہاں عادل آباد کی میونسپالٹی کا ذکر کرونگا جہاں کانگریس کا ایک بھی رکن چناؤ میں نہیں آیا ہے ۔ وہاں اس چناؤ سے پہلے جو میونسپالٹی تھی اسکی تمام رقم بیکار کاموں میں صرف کیگئی اور جب ہم نے اسکا جائزہ لیا اسوقت صرف پانچ ہزار روپیہ ہمارے حوالہ کئے گئے ۔ حالانکہ اس میونسپالٹی کا کرئی ۷۰-۸۰ ہزار روپیہ بقایا ہے ۔ پولیس ایکشن کے بعد جو حکومت یہاں قائم ہوئی اسکو چاہئے تھا کہ ان لوگوں سے جن کے ذمہ اتنی رقم باقی تھی وصول کرتی اور اس سے وہاں کے عوام کے مفاد کے کام کئے جاتے ۔ مگر وہاں ایسا نہیں کیا گیا ۔ آج ہمیں عادل آباد میونسپالٹی کا جائزہ حاصل کر کے صرف ۹ مہینے کا عرصہ ہوتا ہے ۔ لیکن اسمیں بھی ۲۵-۳۰ ہزار روپیہ وصول کرنے کی کوشش کیگئی ہے ۔ اور حکومت کی جانب سے بار بار اسکا مطالبہ کیا جارہا ہے کہ پہلے اسکے قرض کی ادائی کا انتظام کیا جائے ۔ جب ہم حکومت کے قرضہ کی ادائی کیلئے ٹیکس عائد کرنا چاہتے ہیں تو ٹیکسس بغیر حکومت کی منظوری کے عائد نہیں کئے جاسکتے اور نہ حکومت منظوری دینے کیلئے تیار ہے ۔

اسکے علاوہ میں کلکٹرس کسطرح اپنے اختیارات مس یوز (Misuse) کررہے ہیں اسکا تذکرہ بھی هاؤس میں کرونگا ۔ اس ضمن میں میں چند مثالیں هاؤس کے سامنے رکھونگا جن سے ظاہر ہوگا کہ کلکٹرس اپنے اختیارات کے غلط استعمال سے کسطرح کام میں روڑے اٹکارہے ہیں ۔ میونسپالٹی ڈولپمنٹ پلان (Development Plan) کو پیش نظر رکھتے ہوے ایک مکان تعمیر کرنے کی اجازت دیتی ہے ۔ لیکن کلکٹرس منظوری کو اپیل میں نامنظور کردیتا ہے ۔ ایسی ہی ایک دوسری مثال میں ایک اور مکان کی تعمیر کی اجازت جو ڈولپمنٹ پلان کے تحت نہ دیجانی چاہئے وہاں کلکٹرس کی جانب سے منظوری دیگئی ہے ۔ اس سے ظاہر ہے کہ کلکٹر کا جو رویہ رہا ہے وہ گورنمنٹ کیلئے قابل غور ہے ۔ میں نے آنریبل منسٹر سے اس ضمن میں ملاقات کی تو انہوں نے کہا کہ " ان میں بہت زیادہ اڈمنسٹریٹیو کیپاسٹی (Administrative Capacity) ہے " ۔ ڈولپمنٹ پلان کے خلاف منظوری دینا اور پلان کے موافق منظوری نہ دی جانا کہاں تک درست ہے ، میں سمجھ نہ سکا ۔ کیا یہی کلکٹر کی اڈمنسٹریٹیو کیپاسٹی ہے ؟ کیا یہی اڈمنسٹریٹیو ایبیلٹی (Administrative Ability) ہے کہ کام میں خواہ مخواہ روڑے اٹکائیں ؟

ایک اور بات جسکا میں ذکر کرونگا وہ یہ ہے کہ الکشن ہونے کے بعد کانگریس کے معززین سے ہم نے اپیل کی آپکو میونسپالٹی کا سابقہ تجربہ ہے ، آئیے ۔ آپ اور ہم سب مل کرکام کریں اور ایک ایسی میونسپالٹی قائم کریں جس سے عوام کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچ سکے ۔ لیکن انہوں نے صاف انکار کیا اور بجائے اسکے کہ وہ ہماری مدد کرتے انہوں نے کہا کہ ہماری پارٹی کی گورنمنٹ ہے ۔ ہم تمہارے ساتھ نہیں بلکہ کلکٹر

مل سکتے ھیں ۔ حال یہ ھوہوگورنمنٹ کی امداد اورکوآپریشن کے بارے میں کیا کچھ نہیں کہا جاسکتا ہے ؟

ایک اور مثال میں دونگا جس سے واضح ہوگا کہ کس طرح کانگریس کے لوگ اور کلکٹر غلط طریقہ سے عمل کررہے ھیں ۔ عادل‌آباد میں وھاں کے مارواڑیوں نے ایک دھرم شالہ بنانے کی اجازت پولیس ایکشن سے پہلے لے رکھی تھی ۔ انہوں نے کس طرح یہ اجازت حاصل کی ، اسکو تو مجھے پتہ نہیں کیونکہ ھمیں معلوم ھوا کہ اس زمانہ کی گورنمنٹ نے بھی سی ۔ آئی ۔ ڈی کو بھیجکر کلکٹر کی اس منظوری کے بعد تحقیقات کروائی تھی کیونکہ کلکٹر کے رویہ کے متعلق شبہ پایا گیا تھا ۔ لیکن آج یہ حالت ہے کہ چنی ھوئی میونسپلٹی کے باوجود اور ڈولپمنٹ پلان کے نقشہ کے خلاف بھی کچھ نہیں کیا جاسکتا اس دھرم شالہ کی زمین ناجائز طریقہ سے حاصل کی گئی ہے ۔ پلان کے تحت یہ بتلایا گیا ہے کہ فلاں انڈسٹریل ایریا (Industrial Area) ھوگا اور فلاں مارکٹ پلیس (Market place) ھوگی وغیرہ ۔ لیکن اسکے باوجود دھرم شالہ کی زمین اور اسکی تعمیر کی اجازت کیسے دیگئی ، قابل غور بات ہے ۔ اس کارروائی کی ایک بہت موٹی فائل ہے جسکو ملاحظہ کرنے کے لئے میں نے آنریبل منسٹر سے بارھا رکویسٹ (Request) کی ہے ۔ میرے پاس اسبات کا پورا ثبوت ہے کہ اس زمین کو کس طرح حاصل کیا گیا ہے ۔ وھاں مارواڑیوں کا ایک گروپ ہے جو آنریبل منسٹر کو غلط فہمی کا شکار کر رہے ھیں ۔

श्री. अण्णाराव गणमुखी :—" गलतफहमी का शिकार कररहे हैं " यह जुमला का पिछे अेतराजहै।

شری دابجی شنکر ۔ یہ ان پارلیمنٹری (Unparliamentary) الفاظ تو نہیں ھیں ۔

श्री. अण्णाराव गणमुखी :—अनपॉलिमेंटरी नहीं तो, कमअज कम मुझपर यह रिफलेक्शन (Reflection) है कि मैं गलतफहमी का रिक्वर हो रहा हूं।

شری دابجی شنکر ۔ میں یہ نہیں کہہ رہا ھوں کہ " آنریبل منسٹر غلط فہمی کا شکار ھوگئے " ، اس میں رفلکشن کی کوئی بات نہیں ۔ یہ میں ان لوگوں سے متعلق کہہ رہا ھوں جو آنریبل منسٹر کو غلط باور کرانا چاھتے ھیں ۔

اسکے بعد میں یہ عرض کرنا چاھتا ھوں کہ میونسپالیٹیز کو کنٹریبیوشن نہیں دیا جاتا اور جو بھی رقم دیجاتی ہے اسکی آدھی رقم واپس کرنا پڑتا ہے ۔ یہی نہیں بلکہ جیسا کہ آنریبل ممبر فار عثمان‌آباد نے کہا کہ ہر جگہ جہاں میونسپالٹیز اپوزیشن جماعتوں کے ھاتھوں میں چلی گئی ھیں ایک خاص پلان کے تحت یہ عمل کیا جا رہا ہے کہ انہیں کنٹریبیوشن نہ دیا جائے ۔ اور انہیں کسطرح کام نہ کرنے کے لئے تدابیر کی جا رھی ھیں وہ قابل غور ھیں ۔ لہذا میں آنریبل منسٹر سے اپیل کرونگا کہ چناؤ کے ذریعہ آئی ھوئی میونسپالٹیز کے خلاف جو اقدامات اٹھائے جا رہے ھیں اور کلکٹرس جس طرح اپنے اختیار کو غلط طور پر استعمال کرتے ھوئے کام میں روڑے اٹکارہے ھیں اس جانب

توجہ دیں ۔ عادل آباد میں تو یہ حالت ہے کہ وہاں کے سکرٹری صاحب میونسپالٹی کے معاملات کے لئے بہت ہی کم وقت دیتے ہیں اور جب ان سے میٹنگ اٹنڈ (Attend) کرنے کے لئے کہا جاتا ہے تو وہ صاف کہتے ہیں کہ میں لوکل بورڈ کا بھی ممبر ہوں ۔ مجھے کلکٹر کے ساتھ جانا ہے ۔ جب ان سے وقت دینے کے لئے کہا جاتا ہے تو وہ علی الاعلان کہتے ہیں کہ آپکو ایسے سوالات کرنے کا کوئی حق نہیں ہے ۔ ہاؤس میں ہم سے کوآپریشن چاہا جاتا ہے لیکن در حقیقت گورنمنٹ اور میونسپالٹیز کے کیا تعلقات ہیں ، آنریبل منسٹر اس پر غور فرماسکتے ہیں ۔ لہذا میں امید کرتا ہوں کہ آنریبل منسٹر انچارج ان تمام بدعنوانیوں کو دور کرنے کی کوشش فرمائینگے اور میں یہ بڑی امید کرتا ہوں کہ عادل آباد کے اس کیس کی طرف جس کا میں نے ذکر کیا ہے خاص توجہ دیجائیگی تاکہ عوام کی شکایات رفع ہوں ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ مجھے بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑرہا ہے کہ میں ہمارے منسٹر فار لوکل سلف گورنمنٹ کے ہاتھوں میں میونسپل ڈیموکریسی (Municipal democracy) کو محفوظ نہیں پاتا ۔ اور میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ جب تک وہ اپنے خیالات اور رویہ میں بنیادی طور پر تبدیلی نہ کریں حیدرآباد میں میونسپل ڈیموکریسی کامیاب نہیں ہوسکتی ۔ اس ضمن میں ایک مرتبہ مجھے ان سے بات چیت کرنے کا موقع ملا جس کے لئے میں انکا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ پرسنلی (Personality) وہ بہت اچھے ہیں اور انہوں نے میرے ساتھ اچھا برتاؤ کیا ۔ لیکن وہ رجعت پسند ہیں اور انکے خیالات بہت ہی فرسودہ ہیں کیونکہ میونسپالٹیز کے تعلق سے انہوں نے کہا کہ یہ تو ڈیلیگیٹڈ باڈیز (Delegated Bodies) ہیں ۔ میونسپالٹیز سوراجیہ (स्वराज्य) کی سمت میں ہمارا پہلا قدم ہوا کرتا ہے ۔ لیکن آنریبل منسٹر کہتے ہیں کہ یہ تو ڈیلیگیٹڈ باڈیز ہیں ۔ اور وہ جو کچھ کہینگے اسے ماننا چاہئے ۔ جس طرح ایک مالک اپنے نوکر کو دبائے رکھتا ہے اسی طرح وہ بھی میونسپالٹیز کو دبانا چاہتے ہیں ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج حالات ایسے ہیں جن میں ہم نہ صرف پنچ راج کی باتیں کرتے ہیں بلکہ اسی کے اصولوں پر ہمیں کام کرنا ہے ۔ نیز جب ہم بزنس کمیٹی (Business Committee) میں بحث مباحثہ کرتے ہیں تو اس وقت بھی گورنمنٹ کے نمائندے کوئی ایسی بات نہیں کہتے جس سے یہ ظاہر ہو کہ وہ الکشنس کے اصولوں کو رواج دینا چاہتے ہیں ۔ میں تو یہ تصور کرتا ہوں کہ حکومت الکشن کو ایک پیانک (Panic) خیال کرتی ہے اور وہ الکشن کے نام سے ڈرجاتی ہے ۔ پہلے تو حکومتی جماعت یہ خیال کرتی تھی کہ وہ گاندھی اور نہرو کے نام پر ہر جگہ الکشنس جیت لینگے ۔ لیکن آج الکشنس کے کیا نتائج ہیں، اس کا ہاؤس کو علم ہے ۔

श्री. रतनलाल कोट्टेचा (पाटोडा) :—ट्रावनकोर और कोचिन में क्या हो रहा है ?

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ جو کچھ ہورہا ہے ، ہم جانتے ہیں ۔

श्री. अण्णाराव गणमुखी :—मिस्टर स्पीकर सर, कटमोशन हाउसिंग के बारे में है। और बहस पहले से आखिर तक दूसरे विषयों पर भी की जारही है। क्या ऑनरेबल मेंबर को असकी अिजाजत मिल सकती है ?

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - میں اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کر رہا ہوں - میں بھی کچھ پارلیمنٹری پریکٹس (Parliamentary Practice) جانتا ہوں -

श्री. अण्णाराव गणमुखी :—कटमोशन छोडकर मुख्तलीफ मसलोंपर बहस हो रही है। क्या स्पीकर साहब असकी अिजाजत देते हैं।

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - یہ پہلے ہی سے طے شدہ ہے کہ کٹ موشنس پر جنرل ڈسکشن (General discussion) ہوسکتا ہے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - میں پرسنل فیکٹر (Personal factor) کو درمیان میں لائے بغیر لوکل سلف گورنمنٹ منسٹر سے یہ ادباً کہنا چاہتا ہوں کہ اس اصول میں بنیادی طور پر تبدیلی کرنی پڑیگی - میں نے نامزدگی کے بارے میں قانون داں لوگوں کی بھی رائے لی - انہوں نے بھی اسکی مخالفت کی - اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ نامزدگی کا یہ اصول نہ تو کابینہ کے سامنے لایا گیا اور نہ پارٹی میں اس پر ڈسکس (Discuss) کیا گیا - یہ جمہوری اصول کے خلاف ہے - کلکٹر کو جو حقوق دئے گئے ہیں اس کے لحاظ سے میونسپالٹیز کے ہاتھ پیر باندھ کر رکھدئے گئے ہیں - اس طرح وہ اپنا کام کس طرح چلاسکتے ہیں اور انہوں نے عوام کو جو امیدیں دلائی ہیں وہ کس طرح پوری کرسکتے ہیں - میجارٹی سے جو پارٹی آئے خواہ وہ کوئی ہو اسکو پورے حقوق ملنے چاہئیں - اور اس طرح ڈسٹرکٹ بورڈز (District Boards) اور میونسپالٹیز کو جہاں تک ممکن ہو جمہوری طریقے پر چلانے کی کوشش ہونی چاہئے -

دوسری بات یہ کہ ان کو جو گرانٹ یا کنٹریبیوشن دیا جاتا تھا وہ روک دیا گیا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ حیدرآباد اور سکندرآباد سٹیز میں تو کسی کنٹریبیوشن (Contribution) یا امداد کی ضرورت نہیں ہے - لیکن اضلاع کے میونسپالٹیز جو کمزور حالت میں ہیں انکو کنٹریبیوشن نہ دیا جانا مناسب نہیں - یہ بات بھی عجیب سی معلوم ہوتی ہے کہ ان سے ڈومینین کیڈر فنڈ (Dominion Cadre Fund) کے طور پر آمدنی کا ساڑھے بارہ فیصد حصہ کاٹ لیا جاتا ہے - میرے پاس ناندیڑ اور عادل‌آباد دو مقامات کے بجٹس ہیں - ناندیڑ کے بجٹ میں ساڑھے بارہ فیصد کے حساب سے (۳۶۰۰۰) روپیے منہا کرلئے گئے ہیں - اسی طرح عادل‌آباد میں ۱۲ - ۱۳ ہزار روپیے منہا کرلئے گئے ہیں - میں نے دیکھا ہے کہ بمبئی میں ڈومینین کیڈر فنڈ کے طور پر کوئی رقم نہیں لی جاتی - ایک طرف تو یہ ساڑھے بارہ فیصد رقم کاٹی جاتی ہے اور دوسری طرف کنٹریبیوشن بند کردیا گیا ہے -

श्री. अण्णाराव गणमुखी :—जिसको कांट्रीब्यूशन पहले था और न अब अुसे बंद किया गया है।

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - پچھلے سال بنایا گیا ہے - شائد میرے سمجھنے میں غلطی ہوئی ہو - میں پھر اسکو ریفر (Refer) کرونگا - غرض یہ کہ ساڑھے بارہ فیصد رقم کاٹی جاتی ہے جبکہ انہیں ہر طریقہ سے امداد ملنی چاہئیے -

ٹیکزیشن کے بارے میں بھی مجھے کچھ کہنا ہے - میں عثمان آباد ناندیڑ اور اورنگ آباد گیا تھا - ٹیکزیشن پالیسی کے تحت فلاٹ (Flat) طریقہ پر درزی دھوبی حجام اور دوسرے دھندے کرنے والوں پر پروفیشن ٹیکس (Profession Tax) لگا دیا گیا ہے - میونسپالٹیز کے لئے گریڈڈ ٹیکزیشن (Graded Taxation) کا جو طریقہ ہونا چاہئیے اس کی گنجائش نہیں رکھی گئی ہے - اس کے لئے پراویژن (Provision) ہونا چاہیے - عادل آباد کے سلسلے میں میرے پاس ایک کیس ہے - میں اس سلسلے میں آنریبل منسٹر سے ملکر بات چیت کرونگا - میں انہیں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ناندیڑ میں شرنارتھیوں (शरणार्थी) کو سیول ہسپتال کے سامنے جگہ دی گئی تھی - پلاننگ کے لحاظ سے وہ دھرم شالہ دوسری جگہ شفٹ (Shift) ہونا تھا اور وہ علاقہ میونسپالٹی کو ملنا چاہئیے تھا - لیکن اس کے لئے الگ الگ حیلے کئے گئے - میں نے اس کی مثل دیکھی ہے - اس میں دھرم شالہ کو شفٹ کرنے کے کوئی احکام نہیں ہیں - کلکٹر اسکو شفٹ کرنا چاہتے ہیں - آنریبل منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ اس جانب توجہ دیں -

ول سنکنگ ڈپارٹمنٹ کے بارے میں مجھے یہ کہنا ہے کہ یہ ڈپارٹمنٹ (۲۰) سال سے کام کر رہا ہے اور اب تک اس نے کوئی (۶) ہزار باؤلیاں کھدوائی ہیں - پروگرام کے مطابق پچھلے دو سال میں اس ڈپارٹمنٹ کو (۱۲۰۰) باؤلیاں کھدوانا چاہئیے تھا - جس کے لئے (۴۲) لاکھ روپیے منظور کئے گئے تھے - سابقہ حکومت نے یہ طے کیا تھا کہ ریاست حیدرآباد کے (۸) ایسے اضلاع میں جو فیامن ایریا (Famine area) میں ہیں اور جہاں ۲۰ انچ سے کم بارش ہوتی ہے باؤلیوں کی ضرورت ہے - اس کے لئے رقم منظور کی گئی - لیکن افسوس کی بات ہے کہ کافی رقم اسٹابلشمنٹ (Establishment) پر ہی صرف کی جاتی ہے اور کنویں کھدوانے پر بہت کم خرچ کیا جاتا ہے - کیا اس طرح کوئی مفید نتیجہ کی توقع کی جا سکتی ہے ؟ ایک اور بات یہ ہے کہ ریاست حیدرآباد کے دو تین ہزار دیہاتوں میں اس ڈپارٹمنٹ نے نئی باؤلیاں کھدوانے یا پرانی باؤلیوں کی درست کروانے کا کام کیا ہے - لیکن ابھی ریاست کے ۲۲ - ۲۳ ہزار دیہات ایسے ہیں جہاں اس ڈپارٹمنٹ کی پہنچ تک نہیں ہوئی ہے - ممکن ہے میرے اعداد بالکل صحیح نہوں - کچھ کمی زیادتی ممکن ہے - اس لئے کہ ہمیں تو بالکل صحیح فیگرس (Figures) نہیں ملسکتے - ہمارے تحت تو گورنمنٹ کے محکمے نہیں ہیں - بہر حال مجھے حکومت سے یہ کہنا ہے کہ ابھی ہزاروں دیہاتوں میں اس ڈپارٹمنٹ کی پہنچ نہیں ہوئی ہے - مرہٹواڑہ اور تلنگانہ کے علاقہ اور خصوصاً قحط زدہ علاقوں میں اس محکمہ کو زیادہ توجہ کے ساتھ کنویں کھدوانا چاہئیے -

انڈسٹریل ہاؤسنگ اسکیم (Industrial Housing Scheme) کے بارے میں عدم اعتماد کی تحریک پر مباحثہ کے دوران میں بھی خیالات کا اظہار کیا گیا ہے -

اس کے لئے زمین خریدی گئی - حکومت ھند نے بھی اس کے لئے گرانٹ دی ھے - بتایا گیا ھے کہ ساڑھے آٹھ لاکھ روپیہ خرچ کیا گیا اور (۳۰۰) مکانات بنے ھیں - لیبر کوآپریٹیو سسٹم (Labour Co-operative System) کے ذریعہ (۱۵۰) مکانات صنعت نگر میں اور (۲۰۰) چکڑ پلی میں بنائے جا رہے ھیں - انکے پاس سرمایہ نہیں ھے اور حکومت بھی کسی فنڈ سے مدد نہیں دیتی - جب تک حکومت مدد نہ دے اور نگرانی نہ کرے یہ کام نہیں ھوسکتا - جو رقم دیگئی ھے وہ ناکافی ھے - حکومت ھند نے اس کام کے لئے (۳۷) لاکھ روپیے دئے ھیں اور ھماری حکومت اس کے لئے صرف (۶) لاکھ روپیے کانٹریبیوٹ (Contribute) کرتی ھے - یہ رقم بالکل ناکافی ھے - میں حکومت سے اپیل کرونگا کہ وہ اس پر غور کرے تاکہ زیادہ گھروں کی تعمیر کا انتظام ھوسکے -

واٹر ورکس (Water Works) کے سلسلے میں (۱۲۸۶۰۰۰) منظور کئے گئے تھے جو پچھلے سال اورنگ‌آباد اور ھنگولی پر خرچ کئے گئے - مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ھے کہ ھمارے ''گماشتے '' حساب کتاب ٹھیک نہیں رکھتے - معاف کیجئے ، میں آنریبل چیف منسٹر ھی کا لفظ استعمال کررھا ھوں - انہوں نے کہا تھا کہ وہ اپنے آپ کو عوام کا گماشتہ سمجھتے ھیں - جب وہ اپنے آپ کو عوام کا گماشتہ سمجھتے ھیں تو انہیں چاھئے کہ عوام کے سامنے پورے حسابات رکھیں - ھاؤس آف پیپلس کے سامنے جب بجٹ آتا ھے تو سارے حسابات رکھے جانے چاھئیں - ھم یہ معلوم کرنا چاھتے ھیں کہ اورنگ‌آباد اور ھنگولی میں واٹر ورکس پر اتنی رقم خرچ کررھی ھے تو یہ کس طرح خرچ ھوئی - یہ سوال اس لئے پیدا ھوتا ھے کہ اتنی رقم خرچ ھونے کے باوجود وھاں لوگوں کو پانی برابر نہیں مل رھا ھے - آنریبل لیڈر آف دی ھاؤس اس وقت یہاں نہیں ھیں - لیکن میں ان سے یہ معلوم کرنا چاھتا ھوں کہ عوام کا پیسہ کس طرح خرچ کیا گیا ھے - عوام کے نمائندوں کے سامنے اس خرچ کا پورا پورا حساب کیوں نہیں آتا ؟ اس طرح اندھیرے میں رکھکر بجٹ پر ھماری رائے لینا نامناسب ھے -

سی - آئی - بی کے سلسلے میں بجٹ میں پور منس کوارٹرس (Poor men's Quarters) اور سلم کلیرنس (Slum clearance) پر (۳۲۸۰۰۰) روپیے کا خرچ بتایا گیا ھے - کیا حکومت یہ مناسب نہیں سمجھتی کہ اسکے اعداد کی تفصیل ھاؤس کو بتلائی جانی چاھئے ؟ عوام کے نمائندوں کو اس سے واقف کرایا جانا چاھئے - یہ سلم کلیرنس کیا ھے ، اسکی وضاحت ھونی چاھئے - اور اگر ایسا نہو تو ھم اسکے خلاف ووٹ دینگے - امید کی جاتی ھے کہ آنریبل منسٹر فار لوکل سلف گورنمنٹ اس بارے میں وضاحت کرینگے -

گارڈنس (Gardens) وغیرہ کے سلسلے میں میں رائے دینا نہیں چاھتا - معلوم ھوتا ھے کہ شاہ منزل کے گارڈن کا خرچ کم کردیا گیا ھے - باغ عام پر جو خرچ ھوتا تھا وہ ویسا ھی برقرار ھے - بلازم ریزیڈنسی گارڈن ضروری ھے یا غیر ضروری ،

میں اس بارے میں رائے دینا نہیں چاہتا - لیکن یہ ضرور کہونگا کہ اگر کوئی خرچ غیر ضروری ہے تو حکومت کو چاہئے کہ اس پر یقیناً غور کرے - اور اسے کم کرے -

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

گرام پنچائت کے بارے میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ میں نے دیہاتوں میں دیکھا ہے کہ اکثر پنچائتوں میں الکٹڈ ممبرس (Elected Members) بجائے نامینیٹڈ ممبرس (Nominated Members) ہیں - میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ نامینیٹڈ ممبرس ہی کو پنچائتوں میں لیا گیا یا الکشنس نہیں کرائے گئے ، بلکہ میرا مقصد یہ ہے کہ پنچائتوں کے سلسلہ میں جو الکشنس ہوئے ان کی پوری پبلسٹی (Publicity) نہیں کی گئی جسکی وجہ سے دیہاتوں کے لوگ اس سے واقف ہی نہ ہوسکے کہ گرام پنچائت کیا چیز ہے - اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بہت سے نامینیٹڈ ممبرس پنچائتوں میں شریک کرلئے گئے -

اسکے علاوہ کئی مقامات پر پنچائتوں کے گرانٹس لیپس (Lapse) ہوگئے ہیں - گرانٹس لیپس نہونا چاہئے تھا ، کیونکہ جب فنڈس نہونگے تو پنچائتوں کے قیام کے لئے کوئی کام نہیں کیا جاسکیگا - اسلئے میں یہ عرض کرونگا کہ جس طرح آنریبل فینانس منسٹر نے شیڈولڈ کاسٹس کے لوگوں کے لئے یہ سہولت دی ہے کہ اگر فنڈس اس سال خرچ نہ کئے جاسکیں تو دوسرے سال انکو یوٹیلائز (Utilise) کیا جاسکتا ہے اسی طرح گرام پنچائتوں کے سلسلہ میں بھی عمل ہونا چاہئے -

آخر میں میں یہ عرض کرونگا کہ میں نے اپنی تقریر میں کچھ سخت الفاظ استعمال کئے ہیں تاکہ گرام پنچائتوں کا ٹھیک طور پر کام چل سکے اور جو بدعنوانیاں ہو رہی ہیں وہ نہ ہونے پائیں ، کیونکہ گرام پنچائت ستھانک راج (स्थानिक राज्य) کے لئے پہلا قدم ہے اور ہم ان اصولوں پر چلکر سوراجیہ (स्वराज्य) قائم کرسکتے ہیں - لیکن اگر ایسا نہیں کیا گیا تو اب ہم اسکو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ آپ گرام پنچائتوں میں نامینیشن رکھکر ان کے لئے رقمی گنجائش فراہم نہ کرکے ان کو اسٹارو (Starve) کرائے رہیں - ان چیزوں کو روکنے کے لئے ہم ہر ایک اقدام کے لئے تیار ہیں چاہے ، اس بارے میں ہمیں لوکل گورنمنٹ منسٹر پر تحریک عدم اعتماد ہی کیوں نہ لانا پڑے - اسلئے میں یہ وارننگ (Warning) دیتے ہوئے پھر ایک مرتبہ یہ اپیل کرونگا کہ میونسپل ڈیموکریسی (Municipal Democracy) کو قائم کرنے اور محفوظ رکھنے کے لئے پوری پوری کوشش کی جائے -

Shri M. S. Rajalingam (Warangal): Mr. Speaker, Sir, I rise to express my common agreement with certain points that have been raised by the hon. Member from Ippaguda.

As far as the Dominion Cadre Fund is concerned, I am of the view that the Government has to reconsider the whole issue in the light of the representations that have been made by the Warangal Municipality and, perhaps, according to the consensus of opinion prevailing in certain other Municipalities also so as to further the cause of democracy in Local

Bodies and to make them self-sufficient. In this connection, the reasonable contributions that the R.T.D. and Railways can make to the Municipalities will have to be taken into consideration. Apart from this, it is also necessary to consider the question of handing over electricity departments wherever thay are in the hands of P.W.D. or any other semi-Government departments to the Municipalities in order to enable them to have sufficient funds. So, as far as this issue is concerned, I am partly able to see eye to eye with the hon. Member for Ippaguda though I am not in a position to agree with him regarding the issue of nomination. If the idea of proletarian dictatorship can further the cause of democracy, I do not see any reason why we members on this side of the House should in any way feel ashamed to say that part of the nominations is going to further the cause or pattern of our democracy. No doubt, in certain cases nominations and elections are complimentary to each other; but I am afraid, the pattern of democracy envisaged by the hon. Members of the Opposition—rather by a section of the Opposition Members—is totally different from what we Members on this side of the House are envisaging; and as such I am confident that this system of nomination is not in any way detrimental to the cause of real democracy. As far as the essence of the matter is concerned and as far as the pattern of democracy which we are visualising is also concerned, I do admit that this principle of nomination as is being adopted at this juncture must cease; but at the same time, we should take into consideration the time-factor. I have no doubt in my mind that at this juncture there is dire necessity of having nominations if we want to further the cause of real democracy which does not lead to any sort of dictatorship. If we change our policy at this stage, as suggested by some hon. Members of the Opposition, I am afraid, we will be indirectly contributing to that pattern of democracy which the Members on the other side of the House are visualising. I should say that it is not democracy in its true terms; it is only a sort of dictatorship—if I may say so, it is a proletarian type of dictatorship—or something of a new democracy. Therefore, with this little bit of difference, I entirely justify the stand taken by the Government. I repeat that we should not be ashamed of having taken to the process of nominations if our intention is only to end it at a later date.

Shri V. D. Deshpande: The Members of the Treasury Benches opposed the system of 50% nominations in th previous regime. Does the hon. Member remember that?

Shri M. S. Rajalingam : I do remember it, Sir, I have not forgotten the commitments which we have made to the public. I should say that the conception of democracy we had at that time is the same as we are having now and as I said to further the cause of democracy we should not feel ashamed to take to the process of nominations just as my hon. friend is not ashamed to take to proletarian dictatorship to further the cause of his conception of democracy. So, when we have taken to the process of nominations after understanding the real conditions of our State, we should implement them with a determined will—instead of throw in the country into confusion or anarchy— ; and when we feel this as reasonable we should carry it out with courage. I have not forgotten those commitments or the reaction which we had to the system of nominations then ; perhaps, I might have reacted more bitterly than my hon. friend from Appaguda.

Thank you.

श्री. अण्णाराव गणमुखी :—मिस्टर स्पीकर सर, अभी ग्राम पंचायतों के और दिगर विभागों के बारे में ऑनरेबल मेंबर्स ने जो अेअतराजात किये हैं अुनके मैं जवाब दूगा। जो पंचायेत हमारे पास आज कायम हैं और अिनके अिलेक्शन हो चुके हैं अुनकी तादाद कुल (१०१२) है। आज जो यह १०१२ पंचायतें कायम होचुकी हैं अुनके बारे में मैं यह अर्ज करना चाहता हूं कि वाकअी तौर पर बहुतसे पंचायतों का काम ठीक तरह से नहीं चल रहा है। अिसके बहुत से वजूहात है। सिर्फ यह कहना की गव्हर्नमेंट ठीक तरह से काम नहीं कर रही है, या गव्हर्नमेंट के मुलाजिम ठीक काम नहीं कर रहे हैं यह सही नहीं है। गव्हर्नमेंट अिसके लिये जितनी जिम्मेदार है अुतनीहि पब्लिक (Public) भी जिम्मेदार है। और अुसके जो नुमाअिंदे अिस असेंब्ली में अिलेक्ट (Elect) होकर आये हैं वे भी जिम्मेदार हैं।

यह अेतराज भी किया गया है कि गव्हर्नमेंट ने जिन ग्राम पंचायतों को १५ परसेंट सबसिडी (Subsidy) देने के बारे में निवार्य किया है। लेकिन यह सबसिडी अभी तक बहुतसी पंचायतों को नही दी गअी है। मैं अिस बात को काफी हदतक मानता हूं। जिस सबसिडी की तरफ ऑनरेबल मेंबर्स अिशारा कर रहे हैं वह सबसिडी अगरचे की गव्हर्नमेंट ने अनाअुन्स (Announce) की लेकिन कअी जगहों पर गव्हर्नमेंट अुसे नहीं दे सकी। लेकिन अिसके बारे में मुझको कोअी अेहसास ही नहीं है अैसा कहना सही नही हैं। मुझे अिस बात का पूरा पूरा अेहसास है कि जियादा से जियादा अिमदाद पंचायतों को मिलनी चाहिये। मै भी पंचायतों को जियादा से जियादा अिमदाद दिलाने की कोशिस कर रहा हूं। लेकिन फायनान्सियल स्टिजंन्सी (Financial Stringency) की वजह से जियादा रक्कम नही मिल सकी। यह अेतराज किया गया कि बजेट में पंचायतों के लिये रक्कम रखी गअी थी, लेकिन वह नही दी गअी। मैं अर्ज करूंगा की यह बात सही नहीं है। आप १९५१-५२ और १९५२-५३ के आदाद देखें तो आपको मालूम होगा कि १९५१-५२ में ५ लाख

रुपये दिये गये और १९५२-५३ में ८ परसेंट दिये गये हैं। कही पर यह रक्कम पंजायतों को मिल चुकी है तो कही यह रक्कम अभी पहूंचती हैं। नही लेकिन जिले या तहसील की ट्रेजरी में तो पहूंच यह रक्कम पहूंच गयी है। कहने का मतलब यह है की जितनी रक्कम मंजूर की गअी थी वह यहां से तो रिलीज (Release) कर दी गअी हैं और अब वह सब जगह पहूंचाही जायेगी। मै यह नही कहता की यह काम काफी हुवा है। फिर भी फूल नही तो फूल के पत्ते ही सही कुछ न कुछ काम तो जरूर हुवा हैं। पहले ३७७ ग्रामपचायतों में १५ परसेट सबसिडी दी गअी हैं। जिस कि कुल मेकदार कुछ ७४ हजार होती है। यह जो सबसिडी पंचायतो को दी जाती है वह अुनके खर्चे के लिहाज से दी जाती है। अिस तरह अबतक ७४ हजार रुपये पंचायतों के नाम से जमा करदिये गये हैं। वह पंचाती को अनकरीब ही दिये जायेगे।

कहा जाता है की सरकार पंचायतों को ठीकतरह से काम करने के लिये सहोलत बहुत नहीं पंहुंचारही है। जॉन सटुअर्ट मिल नामका अेक फेमस अेकॉनॉमिस्ट (Famous economist) था अुसने कहा था कि डेमोक्रसी (democracy) में सर्व्हन्ट या मिनिस्टर दोनों को भी ट्रेनिग देना जरूरी है। अुसके बिना डेमोक्रसी तरकी नही कर सकती। सर्व्हन्ट वगैरा का ट्रेनिंग का काम तो हमारा है। लेकिन यदी यह समझा जाता है कि पंचायतों को पूरी तरह चलाने का काम गव्हर्नमेंट का ही है तो मै साफ तौर पर यह कहना चाहता हूं कि यह खियाल बिलकुल गलत है। पब्लिक का भी यह फर्ज है कि अिस काम में गव्हर्नमेंट की जियादा से जियादा हेल्प (Help) करें। जो लोग पब्लिक के रिप्रझेंटेटिव्ह (Representatives) बनकर अिस असेंब्ली मे आये हैं अुनका यह फर्ज हो जाता है कि ग्राम पंचायतों के लिये अुन्हें अव्वाम को ट्रेनिग दे और गव्हर्नमेंट और पब्लिक के कोऑपरेशन (Co-operation) से यह काम होना चाहिये।

मैंने अेक बार ५०, ५५ मवाजियात का दौरा किया था। अुसमे मैंने कुछ पंचायतों को देखा। काफी पंचायतों को १५ परसेंट सबसिडी दी गअी थी और वह अुनके पास पहूंच चुकी थी। यह जो रक्कम अिनको मिली हैं अुसके बारे में मैंने पूछा कि क्या आप अिसका अिस्तेमाल कर रहे हैं या सिर्फ कीर्दी में ही वह रक्कम जमा पडी है? वहां जो लोग बैठे थे अुसमे से बहुतों ने कहा कि जो रक्कम हमको दी गअी है अुसे हम अभीतक खर्च नहीं कर सके हैं। वहां बाजू मे अेक साहब बैठे थे। वे पंचायत के कोअी मेंबर तो नहीं थे। अुन्होने कहा कि पुरोहित का काम सरकार कर सकती है। गव्हर्नमेंट अिमदाद दे सकती हैं। लेकिन संतानोत्पत्ती का पैदा करना काम आप पर मुनहसिर है। वह तो आपको ही करना चाहिये। देहाती तरीके से अुसने कहा। जहां गव्हर्नमेंट ने सबसिडी दी है वहां अच्छी तरह से खर्च करने की जिम्मेदारी तो वहीं के लोगों पर होती है। वे ही अेसे कर सकते हैं। गव्हर्नमेंट तो सिर्फ पंचायतों को स्टार्ट (Start) करने काम कर सकती है। लेकिन पंचायतों का डे टु डेअडमिनिस्ट्रेशन(Day-to-day Administration) हुकूमत अपने ही जुम्मे नही ले तो सकती। और अिसकी जिम्मेदारी सरकार की नहीं हो सकती। ग्रामपंचायतों के बारे में तो यह भी कहा गया की अुनकी तरफ कोअी ध्यान नहीं दिया जारहा है। लेकिन यह सही नहीं है। ग्रामपंचायतों को नेगलेक्ट (Neglect) नहीं किया गया है। गव्हर्नमेंट बराबर अुनको मदद कर रही है। और बहुतसी पंचायतें तो अपनी जिम्मेदारी ही से सडकें भी बना रही है। पी. डब्ल्यू डी की तरफ से अुनको अिमदाद भी दी जा रही है। अिस तरह बहुत सा काम पंचायतों ने हमारे सामने कर दिखा दिया हैं। अगर कोअी

कन्स्ट्रक्टिव्ह क्रिटिसिजम (Constructive Criticism) किया जाय तो अुससे पंचायतों का फायदा होगा.

अिसके बाद जो दूसरा अेतराज किया गया की वह आरायश बल्दे के मुताल्लुक था। अेक ऑनरेबल मेंबर फॉर मल्कगेठ ने अपनी तकरीर में सी. आय की के बारे बहुत कुछ कहा। अुन्होने सी. आय्. बीं ब्लॉक मिलने के बारे में भी शिकायत की है। और यह भी कहा की सी. आय्. बी. ब्लॉक में बहुत.से लोग नाजायज तरीके पर रह रहे है। अिसलिये दूसरे लोगों को जगह नहीं मिलती है। तो यह जो लोग नाजायज तरीके पर रह रहे है अुनको वहा से निकालना चाहिये। मैं यह अर्ज करूगा की सिटि अिम्प्रूव्हमेंट बोर्ड के कुछ कवायद होते हैं और अुन पर अमल करना हमारा फर्ज होता है। जो नाजायज तरीके पर घरों का कब्जा लेकर बैठे है अुनको तो निकालनाही पडेगा। लेकिन जो लोग बहुत गरीब है अुनके बारे मे अलबत्ता बहुत ड्रास्टिक स्टेप्स (drastic steps) नहीं लिये गये है। अिस संबध में यह कहना की ६०, ७० पर्सेंट सी. आय्. बी ब्लॉक्स मे नाजायज तरीके पर बेदखलियां अमल में आ रही है गलत है। आज चार हजार के करीब सी. आय. बी. ब्लॉक्स है अुनमे से बहुत ही थोडी जगहों पर बेदखलिया हुआी है।

बाज ऑनरेबल मेंबरसने सी. आय्. बी. ब्लॉक्स के रेंट (Rent) में जो अिजाफा किया गया है अुसके बारे में भी अेतराज किया है। रेंट मे अिजाफा किया गया है, यह बात सही है। पहले जो रेंट मुकरर हुवा था वह कॅपिटल कास्ट (Capital Cost) पर सोचकर के तय किया गया था। अुस समय कॅपिटिल कास्ट कम होने से कम किराया रखा गया था। और रेंट का रेट (Rate) लो (Law) था। आज जो भी रेंट में अिजाफा किया गया है अुसका जो रेट (Rate) है वह दूसरे घरों के मुकाबले में तो काफी कम है। अिसमें अेक बात यह है की जो (अे) और (बी) ब्लॉक्स हैं अुन्ही का किराया बढाया गया है। (अ) और (बी) ब्लॉक्स में जो लोग रहते है वे जियादा तर मिडिल क्लास के ही होते है। अुन पर अिनका जियादा बार नहीं पडेगा। (सी) और (डी) क्लॉस में रेंट मे कोअी अिजाफा नहीं किया गया है। (अे) और (बी) ब्लॉक में रेंट मे अिजाफा करने के बाद और अिन पर अिलेक्ट्रिफिकेशन चार्जेस (Electrification Charges) वॉटर चारजेस (Water Charges) अॅमिनिटिज (Amenities) और डेव्हलमेंट चार्जेस (Development Charges) अिन सबकी अेव्हरेज कास्ट (Average Cost) मालूम किया जाता है और कॅपिटल कास्ट ७५ लाख के करीब लगाया गया है। अितना सब होने के बाद गव्हर्नमेंट को जो नेट-अिनकम होता है वह ४ पर्सेंट से जियादा नहीं होता।

जब यह रेट बढाया गया तो यहा के टेनन्टस असोसियेशन सेभी पूछा गया था। और अुन लोगों की यह राय रही की अब भी रेट्स बहुत जियादा नहीं है। जो मकानात वॉर के पहले बनाये गये हैं अुनका रिव्हॅल्युअेशन (Revaluation) भी करा लिया गया है ताकि सही तौर पर रेट असेस (Assess) किया जा सके। रिव्हॅल्युअेशन के वक्त कॉस्ट ऑफ दी लॅन्ड (Cost of the Land) डेव्हलपमेंट कास्ट सिच्युअेशन अॅन्ड साअीट (Situation and site) के बारे में विचार किया गया जिसके बाद रेंट के रेट्स (Rates) मे अिजाफा किया गया है। अैसे ब्लॉक्स ९०० के करीब हैं जिनमे रेंट का अिजाफा किया गया है। और यह जो अिजाफा हुवा है वह बिलकुल रिझनेबल (Reasonable) है। गव्हर्नमेंट जो रकम अिनव्हेस्ट (Invest) करती है अुस पर सिर्फ ४ पर्सेंट का मुनाफा हासील करती है। मै समझताहूं की यह मुनाफा जियादा नहीं है।

अिसके बाद सी. आय्. बी. अेक्टीविटीज (Activities) के बारे में और गुजिश्ता साल जो मकानात बनाये गये हैं अुसके बारे म सवालात अुठाये गये हे। मैं अर्ज करूंगा कि मकानात बनवाने का प्रोग्राम (Programme) गुजस्ता साल नही था। अब अिसके लिये ऐसा प्रोवाअीड (Provide) किया जारहा है। कुछ जमीन भी अेक्वायर (Acquire) की गअी है। और करीब १२ सौ मकानात बनाने की स्कीम गव्हर्नमेंट के सामने है। साथ साथ यह भी अर्ज करना चाहता हूं कि सिटी अिम्प्रूवमेन्ट बोर्ड के जो डिपाजिट्स हैं वे फाअीनान्स मिनिस्टर के हाथ में है। मैं अुनसे अिस्तदुआ करूंगा कि वे अुसमें से कुछ रक्कम दें तो मकानात बन सकते हैं। अगर (१२) सौ नही तो कम से कम (५) सौ बना लेंगे। फाअीनान्स डिपार्टमेंट को अेग्री (Agree) कराने का सवाल है। अिडस्ट्रियल हाअुसिंग (Industrial Housing) प्रोग्राम है वह भी आय्. बी. के जुम्मे है। और सी. आय्. बी. का टेकनीकल स्टाफ (Technical Staff) पुरा ओवरवर्क्ड (Over worked) है। रेंट कलेक्शन (Rent Collection) का जो स्टाफ है अुसमें हर चार सौ मकानात के लिये अेक कलेक्टर मुकर किया गया है और पूरे मकानात के लिये अेक नाजर है। अेस्टॉब्लिशमेंट (Establishment) का खर्च कुछ जियादा नही है। जैसा कि कहा जाता है कि फुजूल पैसा खर्च हो रहा है, यह सही नहीं है। अिसके बाद गुजिश्ता साल के मुकाबले में कम से कम ३० परसेंट अेस्टॉब्लिशमेंट का खर्च कम किया गया है और कुछ जाअिदादें जिनकी मंजूरी फाअीनान्स डिपार्टमेंट ने दे दी थी वे भी फिलअप (Fill-up) नहीं की गअी। अिसके अलावा अगर गव्हर्नमेंट को किसी जियादा स्टाफ का अिलम हो जाये तो अुसको दूसरी तरफ तबदील कर के अेबजार्ब (Absorb) करने की भी स्कीम है।

सिटी अिम्प्रूवमेन्ट बोर्ड के बारे में तो अेतराज करने की कोअी बात नहीं है। मकानात तो आअिंदा बनाये जायेंगे और अुनका किराया भी रीजनेबल (Reasonable) है। अुसमें शिकायत करने की कोअी गुंजाअिश नहीं है। हर चीज की मेरीट (Merit) देखकर फैसला करने की कोशिश की जाती है। जब कभी किसी मामले को रिप्रेजेन्ट (Represent) किया जाता है तो अुसकी तरफ पूरा ध्यान दिया जाता है। अिन्डिस्क्रीमिनेट पालिसी (Indiscriminate Policy) किसी जगह भी अडाप्ट (Adopt) करके किसी आदमी को घरसे निकालने की हमारी स्कीम नहीं है।

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—मैं कुछ तफसीलात चाहता हूं। पिछले साल हमने अेक बिल हाअुसिंग कारपोरेशन के बारे मे पास किया था। और यह जो अिडस्ट्रियल हाअुसिंग स्कीम है वह अुससे अलग है। अिसके लिये हमें सेंटर से फंड मिलनेवाला है। चूंकि अिसको हम मंजूरी देनेवाले हैं अिसलिये.

श्री. अण्णाराव गणमुखी :—मैं अुसका जवाब जब वक्त आयेगा तब दूंगा। मदिरा के ऑनरेबल मेंबर ने वेल सिंकिंग डिपार्टमेंट के बारे में अेतराज किया जैसा कि ऑनरेबल लीडर आफ दी अपोजीशन ने कहा हर साल फॅमिन रिलीफ फंड से कुछ रक्कम अलाहिदा रखी जाती थी और अिस महकमे के जरिये अुन अिलाकों में बावलियां बनाअी जाती थी जहां २५ अिंच से कम बारिश होती है और गरमी में जहां लोगों को पानी की तकलीफ होती है। लेकिन गुजिश्ता साल के जनरल रेवीन्यू (General Revenue) से पैसा प्रोवाअीड (Provide) किया जा रहा है। अब अिसका ताल्लुक फॅमिन रिलीफ फंड से नहीं रहा है। मैं अिस संबंध मे यह भी बताअूंगा कि वरंगल और करीमनगर की बावलियों का वेल सिंकिंग डिपार्टमेंट से कोअी ताल्लुक नहीं है, क्यों कि वहां वेल-सिंकिंग डिपार्टमेंट का प्रोग्राम ही नहीं है। करीमनगर और वरंगल के डिस्ट्रिक्ट बोर्ड में चंद

बावलियां खुदवाने के लिये सिफारिश की थी। अिसके लिये करीब ५६ हजार की रकम मंजूर की गअी है। वरगल मे ३१ बावलियां वेल-सिंकिंग डिपार्टमेंट की तरफ से खुदवाअी जा रही है। बीड जिले के लिये १ लाख ६० हजार के करीब रकम मंजूर हुअी है। अिस डिपार्टमेंट के के अिलावा नार्मल अेक्टीविटीज (Normal activities) के अलावा अिसके दूसरी अेक्टीविटीज भी है। वेल-सिंकिंग डिपार्टमेंट के पास बावलियां खोदने के जो साधन है वे जियादा है अिसलिये बीड, परभनी जिलो मे जहा पानी की जिल्लत है वहा बावलियां बनाने की स्कीम गव्हर्नमेंट के सामने है। अिस लिहाज से अिस डिपार्टमेंट के लिये जो बारह लाख का प्रोवीजन है अुसमे जितनी चीजे आ सकती है वह हर साल की जायेगी और तकरीबन ३०० बावलियां अिस साल बनेगी।

अेक माननीय सदस्य :—बावलियां बनाने की स्कीम मे क्या औरंगाबाद डिस्ट्रिक्ट भी शामिल किया गया है ?

श्री. अण्णाराव गणमुखी :—वह वेल-सिंकिंग डिपार्टमेंट के तहत नहीं है। वहां के डिस्ट्रिक्ट बोर्ड ने कुछ सिफारिश की थी और अुसके लिये अलग रकम मंजूर हो चुकी है। अिस तरह से औरंगा-बाद बीड परभनी आदि में जो बावलियों का काम है वह अुसके नार्मल अेक्टीविटीज में शामिल नही है। लेकिन अब अिस डिपार्टमेंट को अुसके नार्मल अेक्टीविटीज मे हटाकर अेक अेजन्सी के तौर पर अिस्तेमाल किया जा रहा है। चूंकि डिस्ट्रिक्ट बोर्डज् के पास अिस काम के लिये लोकल अिंजीनिअर्स या अेक्सपर्टस और जरूरी साधन भी नहीं है अिसलिये वेल-सिंकिंग डिपार्टमेंट की तरफ यह काम दिया गया है। यह जो प्रोविजन है वह वाकअी तौर पर कम है क्योंकि बावलियां तो बहुत कुछ खुदवानी हैं। अिसलिये यह कहा जा सकता है कि वेल-सिंकिंग डिपार्टमेंट का काम तसफीबख्श नहीं है। प्रोटे-क्टेड वाटर सप्लाय (?) मवाजियात को सप्लाअी करने का मसला है। अुसके लिये आज फाअीनान्स अितना कम है कि आज वह काम जियादा नही कर सकता।

मदिरा के आंनरेबल मेंबर ने कहा कि जब मिनिस्टर्स दौरे पर जाते है तो हाअुस के सदस्यों को अिसकि अित्तिला तक नहीं दी जाती। मैं यह बताना चाहता हूं कि आम तौर से जिस अिलाके में मिनिस्टरों का दौरा होता है अुस अिलाके के मेंबरों को अित्तिला दी जाती है। मुमकिन है, ऑनरेबल मेंबर को पता न होने से या और किसी कारण से अुनको अित्तिला न मिली हो। सदस्य अपोजिशन पार्टी के हों या और किसी पार्टी के हों अुनमें अिस दृष्टि से भेदभाव करने की गव्हर्नमेंट की या मिनि-स्टरों की बिल्कुल मन्शा नही है। हम तो चाहते है कि हर मेंबर को मिनिस्टर के दौरे की अितिला दी जानी चाहिये। ताकि अुस अिलाके के हालात मिनिस्टर्स को आसानी से मालूम हो सकें। ऑनरेबल मेंबर के अिस सजेशन (Suggestion) को तो वेलकम (Welcome) करना चाहिये। लेकिन डेप्युटी कलेक्टर्स के दौरे के बारे में मुझे कुछ कहना नही है। क्योंकि वे हर तालुके में हर वक्त दौरा करते रहते हैं और अुनके लिये हर सदस्य हर वक्त अितिला देना भी नामुमकिन होगा। यह भी अुमीद नहीं की जासकती की ऑनरेबल मेंबर अपने स्थान पर हमेशा रहेंगे और डेप्यूटी कलेक्टर से मिल सकेंगे।

अिसके बाद म्युनिसीपॉलिटीज के बारे में बहुत कुछ कहा गया है। हैदराबाद म्युनिसीपल कारपोरेशन को जो कान्ट्रीब्यूशन (Contribution) जिस वक्त मिल रहा है अुसके बारे में कुछ वजाहत करना चाहता हूं। हैदराबाद म्युनिसीपल कारपोरेशन के बहुत से क्लेम्स (Claims)

गव्हर्नमेंट के पास फार्वर्ड (Forward) कर दिये गये हैं। मसलन् आक्ट्राय ड्यूटी है। यह ड्यूटी कारपोरेशन ससूल नही करती बल्कि हुकूमत वसूल करती है। जब हम अुनका पैसा लेते है तो अुसका बकाया भी वह क्लेम कर सकती है। हैदराबाद वाटर वर्क्स और ड्रेनेज पी. डब्ल्यू. डी. के तहत है। यहां सिमेंट की जितनी भी सडकें बनीं है वह सब गव्हर्नमेंट के अखराजात से बनी है। कारपोरेशन के पास अितना पैसा भी नही है कि वह अिन चीजों को खुद कर सके। और दूसरी बात यह भी है कि यह अिस रियासत को केपीटल सिटी (Capital City) है। अिस लिहाज से भी कारपोरेशन को कुछ सहोलतें देना जरूरी है। .

सिटी अिम्प्रूवमेंट बोर्ड (City Improvement Board) के बारे में बताया गया है कि वह कारपोरेशन के हवाले करना चाहिये। गव्हर्नमेंट कारपोरेशन से अुसका कुछ अिनकम हासिल करती है अिसलिये कारपोरेशन अिस अिनकम के कुछ हिस्से का मुस्तहक है। फिर भी अिस साल यह सवाल हमने केबीनेट सब कमेटी की तरफ सोंप दिया है। वह सोचेगी कि अिसके फार रीचिंग कान्सीक्वेन्सेस (Far reaching consequences) क्या होते है और गव्हर्नमेंट के रेवेन्यू पर अिसका क्या असर होगा। अिन सारी बातों के बारे में कन्सीडरेशन (Consideration) हो रहा है। सच कहा जाय तो कान्ट्रीब्यूशन की यह चीज नअी नहीं है। पुराने जमाने से यह चीज यहां चली आ रही है।.

कुछ सदस्यों ने यह भी कहा कि अिस बजट को रूरल बायस (Rural bias) नही है। और अिसको अर्बन बायस (Urban bias) है। कुछ अर्बन बायस जरूर है, अिसको तो मुझे भी तसलीम करना पडेगा। अिस सिटी की रिक्वायरमेंटस (Requirements) बहुत जियादा हैं। यहां की अिलेक्ट्रिसिटी के बारे में जो रक्कम रखी गअी है अुसके बारे में कहा जाता है कि अिसमें गव्हर्नमेंट क्यों कान्ट्रीब्यूट करती है। बात यह है कि अिलेक्ट्रिक कंपनी आधे अखराजात देती है और गव्हर्नमेंट आधे अखराजात बर्दाश्त करती है। अिसकी वजह यह है कि रातभर यहां अिलेक्ट्रिसिटी चलाअी जाती है। अैसी हालत में अिसकी पूरी जिम्मेदारी कंपनी पर डालना ठीक नहीं है। सिकंदराबाद में अतराफ के कुछ अिलाके हैं जहां पर कुछ सेनीटरी स्टाफ है जिसके लिये करीब ७७ हजार रुपये की जरूरत है। और गव्हर्नमेंट अिमदाद के तौर पर कुछ रक्कम दे रही है ताकि वहां पर भी कुछ काम किया जा सके।

म्युनिसीपालिटियों के बारे में अेक बहुत बडी शिकायत यह की गअी कि जितनी म्युनिसीपल कमेटियां अपोजीशन पार्टी के हाथ में हैं अुनके साथ हुकूमत की तरफ से कुछ खास ट्रीटमेंट (Treatment) किया जा रहा है। मैं नहीं समझता कि यह सही है। आदिलाबाद के मेंबर ने और लीडर आफ दी अपोजिशन ने कहा कि म्युनिसीपालिटी के कारोबार में कलेक्टर साहब बहुत जियादा मदाखिलत करते हैं। लेकिन मैं तो अैसा नहीं समझता ऑनरेबल मेंबर फार अदिलाबाद से मेरी जो बात चीतहुअी थी अुसको अुन्होंने अलग ढंग से हाअुस में बतलाया है। वहां के कलेक्टर साहब के बारे में मैंने अुनसे यह कहा था कि कलेक्टर साहब बहुत काबिल आदमी हैं वे कम से कम कानून के खिलाफ कभी काम करेंगे अैसा मुझे नहीं लगता। मैंने यह कभी नहीं कहा था कि कलेक्टर साहब नाकाबिल आदमी हैं। अिसलिये वे बिला वजह अिंटरफिअर (Interfere) कर रहे हैं या करेंगे। कलेक्टर साहब को म्युनिसीपल कमेटी के बारे में बहुत से कंट्रोलिंग पावर्स (Controlling Powers) हैं। तामूल और बरतरफ़ के बारे में अुसके पास बहुत से मुराफे हैं। गव्हर्नमेंट की .

जानिब से ही ये अेख्तयारात अुनको वह अुसको दिये गये है। कान्स्टीटयूशन के तहत मैने कहा था कि ये पावर्स स्टेट को डेलीगेटेड (Delegated) है और ये हुकूमत की तरफ से म्युनिसीपालिटियों को दिये जाते हैं। कान्स्टीटयूशन मे अिसके बारे म कन्करन्ट लिस्ट बनाअी गअी है जिसमे यह बताया गया है कि स्टेट गव्हर्नमेंट अपने तहत क्या पावर्स रखने चाहिये और किन पावर्स (Powers) को वह डेलीगेट कर सकती है। अगर अिसका अिंटरप्रिटेशन (Interpretation) दूसरे तरीके से आपने किया हो या आपके प्रोग्रेसिव (Progressive) खियालात का जो रग है अुस नमूने का रंग देकर अगर अिस चीज के बारे में किस प्रकार कहा जाता है तो मेरे पास अिसका कोअी जवाब नही है। अिसके साथ साथ म्युनिसीपालिटी पर कुछ रिस्ट्रिक्शन्स (Restrictions) है। अिस संबध में कलेक्टर को कुछ पावर्स दिये गये है। म्युनिसीपालिटी में नामीनेशन की पालिसी है। लेकिन आपको मालूम होगा कि जो आकार अब अमल मे है वह अिस गव्हनमेंट का बना हुआ नही है। अिसमें मेरा या किसी और शक्स का या लीडर आफ दी अपोजिशन का भी हाथ नहीं है। अब अिस अॅक्ट में तरमीम लाने का सवाल है। की अिनजार कर रहा हूं की कब अिस की तरमीम की जायेगी।

अेक माननीय सदस्य :—क्या हुकूमत तरमीम लानेवाली है?

श्री. अण्णाराव गणमुखी :—जब अुसके लिये समय आयेगा या गव्हर्नमेंट अिसकी जरूरत समझेगी तब तरमीम लायेंगी। अभी तो यह पहली मंजिल है। अिसके बाद नामिनेशन निकाल देंगे। अिसलिये यह कहना कि नामिनेशन है, अैसा है और वैसा है, अिस प्रकार की बातें करना आसान है लेकिन हमको तो रिअेलिस्टिक (Realistic) बनकर कदम बढाना है। हमको शुअर स्टेप्स (Sure steps) लेना है। सिर्फ हवा में अुडना नहीं है। अगर अुडना भी चाहते हैं तो अडु लेकिन बाजू मजबूत रखकर अुडना होगा। अिसलिये नामिनेशन का जो तरीका है वह अच्छा है मैं समझता हूं कि नामिनेशन जो होना है अुसमे म्युनिसीपालिटियों का फंक्शनिंग (Functioning) अच्छी तरह से होने में काफी सहायता मिलेगी। घोडा स्टेबल में रहता है.

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—मालूम हुवा है की (७०) या (८०) म्युनिसीपल कमेटीज के लिये नामिनेशन्स होने बाकी हैं।

श्री. अण्णाराव गणमुखी :—अैसे (२३०) म्युन्सिपालिटीज है।

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—तो फिर घोडा अभी काफी स्टेबल में है।

श्री. अण्णाराव गणमुखी :—नहीं, जो अच्छे अच्छे घोडे थे वे तो निकल गये हैं, अब सिर्फ टट्टू बाकी रहे हैं। (Laughter).

मैं यह अर्ज कर रहा था कि म्युनिसीपल कमेटी का कारोबार अपोजीशन पार्टी के लोगों की तरफ हो या कॉंग्रेस पार्टी की तरफ हो, गव्हर्नमेंट को अुससे कोअी सरोकार नहीं है। लेकिन यह कहना कि अपोजीशन पार्टी से संबंध रखनेवाले मेंबर्स की मेजारीटी में है अिसलिये अिस तरह का बर्ताव हुकूमत की तरफ से होता है मैं समझता हूं कि यह बिल्कुल गलत है। जहां कॉंग्रेस की पार्टी पावर में है वहां से भी अिस तरह की शिकायतें आती हैं। अिसमें किसी खास पार्टी का कोअी सवाल नहीं है।

साडे बारा फीसदी का जो डोमीनियन कैडर बना है अुसके बारे में मैं सोच रहा हूं। लेकिन अेक चीज काबिल गौर यह है कि हमारे पास हैदराबाद स्टेट में दूसरे स्टेट में यह नहीं है सेंट्रल सर्विसेस है, लोकल सर्विसेस नहीं हैं। अिसके अलावा हमारे पास कोडीफिकेशन सेक्शन (Codification Section) है, अिंजिनिअरिंग डिपार्टमेंट है और टाअुन प्लानिंग डिपार्टमेंट है। अुनकी तनख्वाह के लिये अगर म्युनिसीपालिटी पर यह अिसरार करें कि म्युनिसीपालिटी में हमारे जितने मुलाजमीन हैं अुन्हीं के लिये यह रक्कम खर्च की जाय और बाकी पर्समेंटेज हमें दे दिया जाय तो दूसरे जो सर्विसेस है जैसे अिंजिनिअरिंग टाअून प्लानिंग वगैरा अुसके लिये तनख्वाह हम कहां से देंगे ? जनरल रेवीन्यू से तो यह नहीं मिलेगा। अिसके अलावा सेक्शन भी है। वह म्युनिसीपल कमेटी के अकाअुंटस आडिट करता है। प्लानिंग डिपार्टमेंट है, वो हमको मास्टर प्लान बनाकर देता है। अिन सब डिपार्टमेंट्स को तनख्वाह देनी है तो कहां से देसकेंगे ? म्युनिसीपालिटीजकी हालत मैं समझता हूं कि अच्छी नहीं है। अुनको आमदनी के जरिये भी बहुत कम हैं। टॅक्सेशन के बारे में भी बहुत कुछ कहा गया कि गव्हर्नमेंट ने क्या टक्सेस अहद किये हैं। यह भी कहा गया धोबी और हजाम पर भी टॅक्स लगाया जाता है। टॅक्स का रेट भी ठीक नहीं है। वह फ्लेट रेट (Flat rate) नहीं है अुसमें ग्रेडेशन (Gradation) नहीं है, अिस प्रकार की कअी अेतराजात किये गये। लेकिन अिसके बारे में हमने यह सोंचा है कि सारे म्युनिसीपल कमेटीज के प्रेसीडेंटस को अेक जगह बुलाकर अेक फिजीबल सजेशन (Feasible Suggestion) गव्हर्नमेंट के सामने रखा जाय। वे सुझा सकते हैं कि रूल्स में क्या तरमीम करनी चाहिये, टॅक्सेशन किस तरह से कम करना है। जो टॅक्सेस वसूल किये जाते हैं वे सब म्युनिसीपल कमेटीज को ही दिये जाते हैं। अगर टॅक्सेस ही वसूल नहीं करना चाहते तो म्युनिसीपल कमेटीज का फंक्शनिंग (Functioning) ही बंद हो जायगा। अगर अुसको रेशनलाअीज (Rationalise) करना चाहते हैं तो गव्हर्नमेंट को कोअी अेतराज नहीं है। अगर अेक कमेटी टॅक्सेशन का अक रेट आयद करती है और दूसरी कमेटी दूसरा रेट आयद करती है तो अेक दूसरे में काम्पीटीशन होकर मुफस्सल का कुछ भी काम वह नहीं कर सकेगी। रेटस फ्लाट हो या ग्रेडेड (Graded) अुनमें युनिफार्मिटी (Uniformity) होनी चाहिये। अुस्मानाबाद के मेंबर ने कहा कि प्रोफेशन टॅक्स बहुत जियादा लगाया गया है। हो सकता है कि अिंडीवीजुअल केसेस (Individual Cases) में कहीं अैसा हुआ हो लेकिन मैं यह साफ बता देना चाहता हूं कि सब म्युनिसीपालिटीज से मैंने दरख्वास्त की थी कि आप अपनी अेक सबकमेटी कायम कर के गव्हर्नमेंट के पास सिफारिश भेजें ताकी टॅक्सेस के रिविजन (Revision) में हमें मदद मिल सके अुस सूरत में हमको कोती तेतराज नहीं है और हम लोगों का आड़े आने का भी कोअी सवाल बाकी नहीं रहेगा। मैं यह भी बताना चाहता हूं कि गव्हर्नमेंट जो कुछ अॅक्शन लेती है वह म्युनिसीपल कमेटीज के अिंटरेस्ट में ही लेती है। कहीं पर अिंडीवीजुअल केसेस में नाअिन्साफी हुअी हो और अगर म्युनिसीपालिटी खुद रेक्टीफाअी (Rectify) नहीं कर सकती तो वह अुसे गव्हर्नमेंट के पास पेश किया जासकता है। अैसी कअी केसेस हमारे सामने आयें तो अेक सब-कमेटी कायम कर के हम अुसका फैसला कर देंगे। कडपल्ली के ऑनरेबल मेंबर ने जिसके बारे में रिप्रेजेंटेशन किया था कि हुकूमत का [illegible] अनहेल्पफुल (Unhelpful) है। हमारी अेटीटयूड अच्छी होने पर भी अुसकी अगर तनकी की जारी हो तो अुसके लिये हम मजबूर हैं। लेकिन हम तो हर अेक ऑनरेबल मेंबर का अिसमें कोआपरेशन लेना चाहते हैं। कोअी चीफ औट आफ वे (out of way) जाकर या म्युनिसीपालिटी के अिंटरेस्ट के खिलाफ करने में तामुल है और सब मेंबरों को तामुल नहो चाहिये

यहां पर अेक ऑनरेबल मेंबर फार जवरगी ने यह अेतराज किया कि शोरापूर में पानी की बहुत खिल्लत है। अुन्होंने यह भी कहा कि यहां पर मांग और धेड अेक ही बावली पर पानी भरते है। अिनके लिये अेक ही बावली रहती है। यह अेक ही जगह तो नही रहते है फिर भी अेक ही बावली रहती है। अिसके वास्ते अुनको काफी दिक्कत होती है। अिस लिये सरकार ने वे लोग जहा रहते है वही पर बावलियों का अितजाम करना चाहिये। अुनके लिये दो तीन बावलिया खोदी जानी चाहिये और अुसी तरह शोरापूर मे वाटर सप्लाअी (Water Supply) का अच्छा अितजाम होना चाहिये। जब मैं दौरे पर गया तब यह कहा गया था कि वाटर वर्क्स की स्कीम पर वहा अमल नही हो रहा है। अभी अिस वाटर वर्क्स के बारे मे कोअी डेफिनेट (Definite) जवाब नही दे सकता। टाअून प्लॅनिंग कमेटी (Town Planning Committee) अिसके बारे में सोंच रही है। अेक्सिक्युटिव्ह अिंजिनियर अिसका प्लॅन (Plan) वर्कआअूट (Workout) कर रहे है कि अिसकेलिये कितना खर्चा आयेगा। अिसके बारे मे अभी से डेफीनेटली कुछ नही कहा जा सकता बावलियों के न होने के बारे मे भी अेतराज है। मै कह सकता हू की बावलियों मे अिजाफा करने की हम कोशिस करेंगे।

अब मैं समझता हूं कि मैंने बहुत से पॉअिंट्स (Points) अपने जवानी तकरीर में कव्हर कर लिये हैं। अलबत्ता अेक जो अेतराज कियां गया है वह अेक्सिक्युटिव्ह ऑफिसर्स के मुताल्लुक है कि यह अेक्सीक्युटिव्ह ऑफिसर म्युनिसीपाल्टिी का कहना नहीं मानते। यह अेतराज ठीक नहीं है बात यह है कि अेक्सिक्युटिव्ह ऑफिसर म्युनिसीपालिटीज के तहत नही है। लेकिन म्युनिसीपालिटीज जो काम करती है या जो कोअी चीज करना चाहती है अुनि पर अॅक्शन लेना और अुनके रेजोल्यूशन्स या डेसिशन्स को अिंपलिमेंट (Implement) करना यह काम काअेक्सिक्युटिव्ह ऑफिसर क होता है। लेकिन म्युनिसीपल मेंबर्स अिन्डीव्हिज्युअल (Individual) तौर पर कुछ करना चाहते हैं या कुछ हुकुम देना चाहते हैं तो अैसा काम अेक्सिक्युटिव्ह ऑफिसर नहीं करेगा यह बात तो साफ है। अेक्सिक्युटिव्ह ऑफिसर तो गव्हर्नमेंट के तहत होता है। गव्हर्नमेंट और म्युनिसीपालिटीज का काम ठीक तरह से चलाने की गरज से अिन ऑफिसर को रखा जाता है। अिसलिये अेक्सिक्युटिव्ह ऑफिसर और म्युनिसिपालिटी का काम अेक दूसरे के कोपरेशन (Co-operative) से चलना चाहिये। अगर म्युनिसिपालटी के कहने पर भी अेक्सिक्युटिव्ह ऑफिसर जानबूझकर किसी चीज को अमल मे न ला रहा हो और अगर अैसे केसेस मेरे पास भेजी जायें तो यकीनन् अैसी गलतियों को मै रेटिफाय (Rectify) करने के लिये तैयार हूं।

अिसके बाद अब मै हाअुसिंग (Housing) के बारे में कुछ अर्ज कर देना चाहता हूं। सिटि अिम्प्रूव्हमेंट बोर्ड ने गुजस्ता साल क्या क्या किया है मै अुसे अब डिटेल (Detail) मैं तो नहीं बता सकता क्योंकि अिन कामों के बारे में कोअी पॅाफलेट तो नहीं निकाला गया है। लेकिन मै सरसरी तौर पर यह कहना चाहता हूं कि सिटी अिम्प्रूव्हमेंट बोर्ड की जानिब से अिस वर्ष जो काम हुवे है वे मुक्तलिफ किसम के हैं। बाज जगहों पर सडके अेक्सटेंड (Extend) भी की गयी हैं।
हुवे है वे मुक्तलिफ किसम के हैं। बाज जगहों पर सडकें अेक्सटेंड (Extend) की गयी हैं।
रोड्स बनाये गये हैं। चंद जगे घर बनाने के लिये लॅन्ड अक्विजेशन (Land acquisition) हुवा है। और पुराने घरों का डेव्हलपमेंट (Development) किया गया है। कहीं कहीं अिलेक्ट्रिफिकेशन (Electrification) और वॉटर सप्लाय (Water Supply) का अितजाम भी किया

गया है। जिससे ऑनरेबल मेंबर्स को रफ आअिडीया (Rough Idea) आजायेगा कि सिटी अिम्प्रूव्हमेंट बोर्ड ने क्या क्या काम किया है। बहरहाल अिस वक्त पूरा रिव्हू (Review) तो नही किया जा सकता अगर फाअीनान्स परमिट (Permit) करें तो अिस वर्ष सिटी अिम्प्रूव्हमेंट बोर्ड ५०० मकान बनाने के अिरादे में यशस्वी हो सकेगी।

अब अिंडस्ट्रियल फायनान्स (Industrial Finance) के तहत जो अिंडस्ट्रियल लेबर हाअुसिंग स्कीम (Industrial Labour Housing Scheme) बनाअी गअी है अुसके बारे में कुछ अर्ज करना चाहता हूं। अिंडस्ट्रियल लेबर हाअुसिंग स्कीम के तहत जो खर्चा होनेवाला है अुसके दो तिहाअी हिस्सा सेन्ट्रल गव्हर्नमेंट बर्दाश्त करनेवाली है और अेक तिहाअी हिस्सा स्टेट गव्हर्नमेंट को बर्दाश्त करना पडेगा। अैसा रेशो (Ratio) तय हुवा है। १९५१-५२ में सेन्ट्रल गव्हर्नमेंट के २० लाख रुपये और हैदराबाद स्टेट गव्हर्नमेंट के १० लाख रुपये अैसे कुल ३० लाख रुपये मिले हैं। अुसमे से १२ लाख रुपये खर्च करके ३०० मकानात जो बनाये गये हैं, १९५२ फरवरी के प्रोग्राम के तहत अिन घरों को अिलक्ट्रिफिकेशन ड्रेनेज (Drainage) स्ट्रीट लाअीट आदि का काम किया गया। जो घर बने है अुनको ड्रेनेज का काम अभी तक पूरा नही हुवा है। ये ३०० मकानात बनाये गये हैं। अिसमें सिंगल टेननट्स और डबल टेनेंट्स अैसे दो किसम के हाअुसेस हैं। गव्हर्नमेंट ऑफ अिंडियाने हाल ही में अेक पॉलिसी अख्तयार की है कि सिंगल टेननेंट हाअुसेस ही जियादा बनाये जायें। और जो लो-पेड फॅक्टरी वर्कर्स (Low-paid Factory workers) हैं अुन्ही को ये हाअुसेस दिये जायें। सेन्ट्रल गव्हर्नमेंट अिसके लिये दो तिहाअी रकम देती है। चुनांचे यह अेक प्रकार की सबसिडी ही है। स्टेट गव्हर्नमेंट को अिसमें जियादा खर्च नही करना पडता है। अनयूज्ड बॅलनसेस (unused balances) और कॅरिड ओव्हर अमौंट्स (Carried over amounts) जो जुमला ४३ लाख रुपये के करीब हैं अुनको खर्च करने के लिये गव्हर्नमेंट ने अेक स्कीम बनाअी है। यह ४३ लाख रुपये खर्च करके अिस साल करंट अियम (Current year) में १७२० सिंगल टेनमेंट्स रूम्स लेबरर्स के लिये बनाये जायेंगे। बाज मकानात की तामीर आरंभ हो चुकी है बाज घरों की दिवारें मुकम्मिल हो गअी हैं और बाज के रूफस तैयार हो रहे हैं। अिस तरह से यह काम मुक्तलिफ स्टेजेस पर है।

जहां जहां लेबर कोऑपरेटिव्हज (Labour Co-operative) शुरू किये गये हैं अुसके बारे में भी मैं कुछ कहना चाहता हूं। यह काम तो बहुत ही अच्छी तरह चल रहा है। और सिटी अिम्प्रूव्हमेंट बोर्ड का अमला अिसमे काम कर रहा है। लेबर डिपार्टमेंट का जॉअिंट सेक्रटरी भी अिसमें है। अिंजिनियर्स, स्पेशॅलिस्टस अैसे सब तरह के लोग अिसमें हैं। अिन लोगों ने अपना अेक फेडरेशन बनाया है और फेडरेशन के पूरे लोग अिसमें काम करते हैं। और हफ्तेवारी पेमेंट्स (Payments) हो रहे हैं। मेडिकल हेल्प (Medical help) भी वर्कर्स को दी जाती है।

अिस किसम के लेबर कोऑपरेटिव्हज अिंडिया के दूसरे किसी हिस्से में है या नही मुझको मालूम नही है। मेरा खियाल है कि यहां यह पहला अेक्सपरिमेंट है। यह कोऑपरेटिव्हज बहुत पाप्युलर (Popular) बनते जा रहे हैं। अैसे कोऑपरेटिव्हज में १०० लोगों का अेक युनिट रहता है। अुसमें सब-ओव्हरसियर्स, मेसन्स (Masons) कारपेन्टर्स लेबर का अेक युनिटी हो जाती है। और यह पूरी तरह से सेल्फ सफिशियंट (Self-sufficient) होती है। जिन्होंने अभी महीने में पूरे मकानात बनाये हैं। अन लोगों को बराबर हफ्तेवारी पेमेंट दिये जाते हैं।

गव्हर्नमेंट ८३ लाख रुपये अिस तरह खर्च करके १७२० मकानात बनाने का अिरादा रखती है। आअिंदा बजेट मे जो रक्कम अिसके लिये मिलेगी वह हाअुसिंग स्कीम पर ही खर्च की जायेगी

ऑनरेबल लिडर ऑफ अपोजिशन ने लेबर हाअुसिंग कोरपोरेशन के बारे में पूछा है। मै अिसके जवाब मे यह कहना चाहता हू कि यह वोल्ड स्कीम (Old Scheme) है वह आअुट ऑफ डेट (Out-of-date) है। अिसी की जगह पर लेबर कोऑपरेटिव्हज की स्कीम आअी है। युनिसिपालिटी यह स्टेटुचटरी बॉडीज है और कोपोरेटिव्हज अुनकी अेजन्सीज है। अिंडस्ट्रियल हाअुसिंग कोरपोरेशन यह भी अेक गव्हर्नमेंट की अेजन्सी है। जैसे गव्हर्नमेंट की दूसरी मुक्तलिफ अेजन्सीज हुवा करती है हमने भी स्टेट मे अिस तरह की अेक अेजन्सी कायम की है।

आज स्टेट गव्हर्नमेंट लेबर हाअुसिंग के लिये सेन्ट्रल गव्हर्नमेंट से जो लोन ले रही है अुसके रिपेमेंट (Repayment) के लिये २५ साल की मुदत रखी गअी है। अिस हाअुसिंग स्कीम के लिये ८३ लाख रुपये रखे गये है। अिससे मजदूरों का बहुत सा फायदा होगा। मैं समझता हू कि अितनी वजाहत के बाद ऑनरेबल मेंबर्स जिन्होंने कट मोशनस पेश किये है अुनको वापस लेंगे और मेरे डिमाड्स पास करेंगे।

شری عبدالرحمن - ایوان کے معلومات کی غرض سے یہ بتایا جائے تو مناسب ہے کہ کرایہ کے اضافہ کا جو بل ہے وہ ایوان میں لایا جائیگا یا نہیں -

श्री. अण्णाराव गणमुखी :–किरायें में जो अिजाफा हुवा है वह मै समझता हूं कि जियादा से जियादा डबल हुवा है। मुमकिन है कुछ मकानात में अिससे जियादा हुवा हो और किसी में कम लेकिन ऑन दी होल (On the whole) वह डबल से जियादा नही है। अिससे गव्हर्नमेंट को जो नेट प्रॉफिट (Net Profit) होगा वह चार परसेंट से जियादा नही है।

Mr. Speaker : Now I shall put the motions for reductions of grants to vote.

INADEQUACY OF WELLS IN WARANGL DISTRICT

Shri K. Venkaiah : Sir, I would like my cut motion to be put to vote.

Mr. Speaker : The question is :

"That the grant under Demand No. 25 be reduced by Rs. 100."

The Motion was negatived.

POLICY AND ADMINISTRATION OF WELL-SINKING DEPARTMENT.

Shri Sharanguoda Inamdar: Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

UNSATISFACTORY WORKING OF CITY IMPROVEMENT

Shri Gopidi Ganga Reddy : Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

ECONOMY IN CITY IMPROVEMENT BOARD

Shri V. D. Deshpande : Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

EXISTING RENT ON C.I.B. QUARTERS.

Shri Abdul Rahman : Sir, I want my cut motion to be put to vote.

Mr. Speaker : The question is :

"That the grant under Demand No. 46 be reduced by Rs. 100."

The Motion was negatived.

MAINTENANCE OF GARDENS (CITY).

Shri Gopidi Ganga Reddy : Sir, I want my cut motion to be put to vote.

Mr. Speaker : The question is :

"That the grant under Demand No. 47 be reduced by Rs. 50."

The Motion was negatived.

CONTRIBUTION TO HYDERABAD MUNICIPAL CORPORATION

Shri Udhava Rao Patil : Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

CONTRIBUTION TO DISTRICT MUNICIPALITIES

Shri Daji Shanker Rao : Sir, I want my cut motion to be put to vote.

Mr. Speaker : The question is :

" That the grant under Demand No. 56 be reduced by Rs. 100."

The motion was negatived.

WORKING OF VILLAGE PANCHAYATS

Shri K. Ram Reddy : Sir, I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

INEFFICIENT FUNCTIONING OF PANCHAYATS IN NIRMAL TALUQA.

Shri Gopidi Ganga Reddy : Sir, I beg leave of the House of withdraw my cut motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

INDUSTRIAL HOUSING SCHEME

Shri V.D. Deshpande : Sir, I beg leave of he House to withdraw my cut motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker : Now I shall put the Demands to vote. The question is :

" That a sum not exceeding Rs. 1,20,53,954 be granted to the Rajpramukh to complete the sums necessary to defray the several charges which will come in course of payment during the year ending the 31st day of March, 1954 in respect of Demands Nos. 24, 44, 46, 47, 56, 59, 71, 74, 77 and 25."

The Motion was adopted.

[As directed by Mr. Speaker, the motions for demands for grants which were adopted by the House are reproduced below—E.D.]

DEMAND NO. 24—HYDERABAD DRAINAGE AND WATER WORKS DEPARTMENT

" That a sum not exceeding Rs. 15,85,210 be granted to the Rajpramukh to complete the sum necessary to defray

the charges which will come in course of payment during the year ending the 31st day of March, 1951 in respect of 'Hyderabad Drainage and Water Works Department'."

DEMAND NO. 44— FIRE SERVICES

" That a sum not exceeding Rs. 3,92,6000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment during the year ending the 31st day of March, 1954 in respect of 'FIRE SERVICES'."

DEMAND NO. 46—CITY IMPROVEMENT BOARD

" That a sum not exceeding Rs. 5,33,440 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment during the year ending the 31st day of March 1954 in respect of ' City Improvement Board '."

DEMAND NO. 47—GARDENS (CITY)

" That a sum not exceeding Rs. 3,99,390 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment during the year ending the 31st day of March, 1954 in respect of ' Gardens City '."

DEMAND NO. 56—CONTRIBUTIONS

" That a sum not exceeding Rs. 12,69,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment during the year ending the 31st day of March, 1954 in respect of ' Contributions '."

DEMAND NO. 59—VILLAGE PANCHAYATS

" That a sum not exceeding Rs. 5,74,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment during the year ending the 31st day of March, 1954 in respect of 'Village Panchayats'."

DEMAND NO. 71—CAPITAL OUTLAY ON IMPROVEMENT OF PUBLIC HEALTH.

" That a sum not exceeding Rs. 12,86,000 be granted to the Rajpramukh to complete the sum necessary to defray the charges which will come in course of payment during the year ending the 31st day of March 1954 in respect of ' Capital outlay on Improvement of Public Health '."

DEMAND NO. 74—CITY IMPROVEMENT BOARD.

" That a sum not exceeding Rs. 4,28,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment during the year ending the 31st day of March 1954 in respect of 'City Improvement Board'."

DEMAND NO. 77 -CAPITAL ACCOUNT OF OTHER STATE WORKS

" That a sum not exceeding Rs. 43,00,000 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment during the year ending the 31st day of March 1954 in respect of 'Capital Account of other State Works'."

DEMAND NO. 25 -WELL-SINKING DEPARTMENT.

" That a sum not exceeding Rs. 12,85,714 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges which will come in course of payment during the year ending the 31st day of March, 1954, in 'respect of Well-Sinking Department'."

Mr. Speaker : Now we adjourn till 3 P.M. tomorrow.

The House then adjourned till Three of the Clock on Friday, the 20th March, 1953.